يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

قرآن اور سنن دار قطنی

(سنن دار قطنی، قرآن کی بارگاہ میں)

تحقیق و تدوین

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

ابتدائیہ

سنن دار قطنی کا مطالعہ مکمل ہوا۔ میں نے اس کتاب کو بہت معلوماتی پایا۔اس میں بہت سی باتیں ہیں جو قرآنی تعلیم سے مطابقت رکھتی ہیں اور بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں جو قرآنی تعلیم سے متصادم ہیں ، دوران مطالعہ میں ان دونوں قسم کی باتوں کے نوٹس لکھتا رہا اور آج جب میں یہ کتاب پڑھ چکا ہوں تو میرے پاس میرے نوٹس پر مشتمل دو کتابیں مکمل ہو چکی ہیں، ایک وہ جس میں سنن دار قطنی کی وہ تمام روایتیں ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں اور دوسری وہ کہ جس میں تمام ایسی روایتیں جمع ہو گئیں جو میری تحقیق کے مطابق قرآن سے متصادم ہیں۔ زیر نظر کتاب ذکر ثانی سے متعلقہ ہے۔ یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ میرا تعلق سنی و شیعہ سمیت کسی فرقہ سے نہیں ہے، میں مسلمانوں کے اندر فرقہ بندی کو قرآن کی ہدایت کی روشنی میں درست نہیں مانتا، اللہ نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور اسے شرک قرار دیا ہے۔ میرے پاس کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کی کوئی اتھارٹی نہیں، میں اتحاد بین المسلمین کا قائل ہوں۔ زیر نظر کتاب کی دونوں جلدیں (موافق و متصادم کتاب اللہ) آنے والے محققین کیلئے بطور ہدیہ پیش خدمت ہیں اس وضاحت کے ساتھ کہ میری کوئی تحریر حرفِ آخر نہیں، اس کتاب میں جو درست لکھا گیا وہ میرے اللہ کا فضل ہے اور جہاں کوئی لغزش دیکھیں اسے میری کم علمی سمجھ کر مجھے آگاہ کریں تا کہ میں اسے درست کرلوں۔ دوران مطالعہ میں صاحبان علم سے مسلسل رابطے میں رہا اور ڈھیروں موضوعات پر بات ہوئی۔ میں ان تمام دوستوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ان مختصر کلمات کے ساتھ دعا ہے کہ اللہ کریم حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

فہرست

باب نمبر	باب کا نام	صفحہ نمبر
1	جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے	7
2	رفع حاجت کے وقت رُخ	15
3	مقام حدیث	24
4	سنگسار	35
5	معجزات	51
6	جنت کیسے ملتی ہے؟	59
7	وضو میں پہلے دایاں ہاتھ دھویا جائے یا بایاں؟	70
8	سونا چاندی ریشم کا استعمال	73
9	عذاب قبر	77
10	انزال نہ ہو تو غسل لازم نہیں	79
11	موزوں پر مسح	81
12	جو اسلام قبول نہ کریں ان سے جنگ کرو	87
13	قتل مرتد	90
14	بوسہ لینے سے وضو برقرار	100
15	خون پینا	104
16	سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان	107
17	قبلہ اوّل	109
18	غیر محرم عورت سے بوس و کنار کی سزا	112
19	حالت جنابت میں نماز	114
20	القابات	117
21	فوت ہونے والے کے روزے اس کا وارث رکھے	119
22	آیت منسوخ	122
23	حج بدل	127
24	صحابہؓ کے سر میں جوئیں	133
25	زمین ٹھیکے پر دینا جائز ہے	137
26	وارث کیلئے وصیت نہیں	139
27	جھاڑ پھونک	141

28	کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جا سکتا	145
29	چوری کی سزا پاؤں کاٹنا	149
30	نبیذ	153
31	شرمگاہ پر پانی چھڑکنا وضو کا حصہ ؟	157
32	تیمم کی اجازت نہیں	159
33	نماز قصر	163
34	گستاخ رسول کی سزا، سر تن سے جدا	164
35	شفاعت	167
36	قتل کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی	169
37	زانی لونڈی کی سزا، اسے فروخت کردو	171
38	عورت کی حیثیت	173
39	متعہ	182
40	چار سالہ حمل	184
41	جونیہ کا قصہ	188
42	صحابہؓ کا اخلاق ؟	195
43	حضور ﷺ نے اپنے پیچھے قرآن اور سنت چھوڑی	198
44	قیافہ شناسی	206
45	کسی بھی دیہاتی شخص کی گواہی شہر میں رہنے والے شخص کے خلاف درست نہیں ہوگی	208
46	شان نزول	210
47	کتے بلی کے جوٹھے برتن	214
48	جس برتن سے عورت غسل یا وضو کرے۔۔۔	223
49	جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں	226
50	نبیذ سے وضو کرنا جائز ہے	229
51	اعضائے وضو کتنی دفعہ دھوئے جائیں ؟	231
52	ایڑیوں میں جہنم	233
53	پیشاب	235
54	مستحاضہ	237
55	شرمگاہ چھونے سے وضو لازم	241
56	قہقہہ لگانے یا ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے	246
57	اذان	249

251	حالت روزہ میں بوس و کنار	58
254	دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟	59
257	نمازی کے سامنے سے گزرنا	60
260	چھٹی نماز	61
261	نماز عید کی تکبیریں	62
263	نماز جنازہ کی تکبیریں	63
265	دوران نماز اشارہ کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا نہیں؟	64
267	زیورات میں زکوٰۃ ہوتی ہے یا نہیں؟	65
269	اعتکاف کیلئے روزہ لازم ہے یا نہیں؟	66
270	معتکف بیمار کی عیادت اور جنازے میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟	67
272	حج میں شرط مقرر کرنا سنت کے خلاف ہے	68
274	حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے	69
279	جو جانور مر کر تیرنے لگے	70
281	گھوڑا حلال ہے	71
282	اگرچہ خون کے قطرے گر رہے ہوں۔۔۔!	72
284	شرمگاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	73
286	احتلام ہو اور تری نظر نہ آئے تو غسل لازم نہیں	74
287	بغیر عذر کے نمازیں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے	75
288	سورۃ ص اور سورۃ نجم میں سجدہ	76
290	پہلے نماز پھر خطبہ	77
291	مردے کو غسل دینے والے پر غسل کرنا لازم نہیں	78
293	نماز درست نہیں ہوتی اگر سامنے کوئی انسان ہو	79
295	حالت روزہ میں پچھنے لگوانا درست ہے	80
297	عورت بغیر محرم تین دن کا سفر نہیں کر سکتی	81
300	رفع یدین	82
303	نماز میں بسم اللہ پڑھنا	83
307	اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کرو	84
308	جنازے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے چلتے تھے	85
311	حالت روزہ میں صحبت کا فتویٰ	86
312	کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟	87

313	اب کیا کیا جائے؟؟؟	88
314	گدھا حلال	89
315	تیس یا چھتیس؟	90
316	پچھنے لگانے کا معاوضہ حرام ہے	91
319	تلوار کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتل خطاء شمار ہوگا	92
320	متفرق	93

باب نمبر۔1

جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے

اِسلام اور پاکیزگی دونوں لازم وملزوم ہیں۔ پاکیزگی خواہ جسمانی ہو یا قلبی، اِسلام دونوں کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن :

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ {222/2}

ترجمہ : ”بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور مطہرین کو دوست رکھتا ہے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 222}

قرآن :

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ {4/74}

ترجمہ : ”اپنے کپڑے پاک رکھو۔“

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 4}

قرآن :

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ {125/2}

ترجمہ : ” ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125}

قرآن :

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ {42/3}

ترجمہ : ” اے مریم! بے شک اللہ نے تجھ کو چُن لیا اور تجھ کو پاک کیا۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 42}

قرآن :

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ {103/9}

ترجمہ : ” آپ اِن کے مالوں سے زکوٰۃ لے لیں، آپ اِنہیں پاک اور صاف کر دیں اس سے۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 103}

قرآن :

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ {108/9}

ترجمہ : ”اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 108}

قرآن :

" اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے رِجس دُور کر کے تمہیں پاک وصاف کرے۔" {سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 33}

قرآن :

" رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پرائیویٹ مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینا اَطہر بنا دیتا ہے۔"
{سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 12}

قرآن :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

اے انسانو! زمین میں جو کچھ بھی حلال وطیب ہے اسے استعمال کرو اور شیطانی اقدامات کا اتباع نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے

(سورۃ البقرہ 2، آیت نمبر۔168)

یہ اوران جیسی بہت سی دوسری آیات جن کا یہاں ذکر نہ ہو سکا،اِس بات پر دَلالت کرتی ہیں کہ اِسلام میں پاکیزگی کی بڑی اہمیت ہے۔اِن آیات کے متعلق،اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم دیا کہ آپؐ اِن کی پیروی کریں چنانچہ قرآن میں ہے: اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ {106/6} "اِس وحی کی پیروی کریں جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ کی طرف آئے۔" حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ :

قرآن :

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (15/10)

" میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے، اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" {سورۃ یونس 10 آیت 15}

خلاصہ یہ کہ اللہ نے قرآنِ کریم میں پاکیزگی اِختیار کرنے کا حکم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا کہ میرے اس حکم کی پیروی کرو {106/6} حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں وحی کے سوا کسی کی پیروی نہیں کرتا {15/10} ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پاکیزگی کے پیکر تھے اور قیامت تک کیلئے آپؐ کی سیرت ہمارے لیے نمونہ ہے {21/33} لیکن اس کے برعکس سنن دار قطنی میں لکھا ہے کہ :

قرآن کی درج ذیل دو آیت کو نہایت غور سے پڑھیں :

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

ترجمہ :

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ نماز اُس وقت پڑھنی چاہیے، جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کر لو، الا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے، یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو، اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو، بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔ 43)

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو، اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے کام لو، بس اُس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے، شاید کہ تم شکر گزار بنو

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔ 6)

سورۃ النساء آیت 43 اور سورۃ المائدہ آیت 6 کا مکمل ترجمہ آپ نے پڑھا جس میں اللہ نے وُضو کے متعلق بھی تفصیلاً بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے۔ تیمم کا ذِکر بھی اُن دو آیات میں آیا ہے جس میں فرمایا کہ تیمم کیلئے بھی "پاک مٹی" کا اِنتخاب ضروری ہے لیکن اِن روایات کا کیا کیا جائے جن میں تعلیم یہ دی جا رہی ہے کہ جس پانی میں حیض کے کپڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں ملی ہوں اس سے وضو کرنا درست ہے، مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجئے :

جس کنویں میں مردار ڈال دیئے جائیں اور کتے پانی پئیں، وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ السُّلَمِيُّ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَلِيبِ يُلْقَى فِيهِ الْجِيَفُ وَيَشْرَبُ مِنْهُ الْكِلَابُ وَالدَّوَابُّ، فَقَالَ: " مَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ ". كَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَالْمَحْفُوظُ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے کنویں کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں مردار ڈال دیئے جاتے ہیں اور جس میں سے کتے اور دیگر جانور پانی پیتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب پانی دو قلے ہو یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔" یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے (سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 20)

جس پانی میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہو وہ پانی پاک ہے

حدیث :

فَأَمَّا حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، فَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بُسْتَانًا فِيهِ مُقْرَاةُ مَاءٍ فِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ؟ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ".

عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں: میں عبید اللہ بن عبد اللہ کے ہمراہ ایک باغ میں داخل ہوا، جس میں پانی کا ایک تالاب تھا جس میں ایک مردہ اونٹ کی کھال پڑی تھی تو عبید اللہ بن عبد اللہ نے اس سے وضو کر لیا، میں نے ان سے کہا: آپ اس سے وضو کر رہے ہیں؟ اس کے اندر ایک مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہے، تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان مجھے بتایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "جب پانی دو قلے ہو جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین قلے ہو جائے تو اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔"

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 22)

جس پانی میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہو وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَفَّانُ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: كُنَّا فِي بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ فَقَامَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى مُقْرًى فِي الْبُسْتَانِ

فَجَعَلَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ، فَقُلْتُ: أَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ هَذَا الْجِلْدُ؟ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجَّسْ".

عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں: ہم ایک باغ میں موجود تھے راوی کو شک ہے، یہ الفاظ ہیں: وہ ہمارا تھا یا شاید یہ الفاظ ہیں، وہ سیدنا عبداللہ بن عبداللہ کا تھا، اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو عبداللہ اٹھے، اور باغ میں موجود حوض کے پاس گئے اور اس سے وضو کرنا شروع کر دیا، حالانکہ اس حوض میں اونٹ کی کھال پڑی ہوئی تھی، میں نے کہا: آپ اس سے وضو کر رہے ہیں، اس میں کھال پڑی ہوئی ہے تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 25)

جس پانی سے کتے پئیں وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، سَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُدْرَانِ وَالْحِيَاضِ تَلِغُ فِيهَا الْكِلَابُ، قَالَ: "أنزل الْمَاءُ طَهُورًا لا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: ہم نے سعید بن مسیب سے کنویں اور ایسے حوض کے بارے میں دریافت کیا جس میں سے کتے بھی پی لیتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: پانی تو پاک چیز کے طور پر نازل کیا گیا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 52)

جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے، دیگر گندی چیزیں اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو أُسَامَةَ. ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، قَالا: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ. ح وثنا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا الْمَحِيضُ وَالنَّتْنُ، وَقَالَ يُوسُفُ: وَالْجِيَفُ، وَقَالُوا: وَلُحُومُ الْكِلابِ، فَقَالَ: "إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ". وَالْحَدِيثُ عَلَى لَفْظِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، وَقَالَ يُوسُفُ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم لوگ ”بضاعہ“ کنویں سے وضو کر لیتے ہیں، حالانکہ اس میں حائضہ عورتوں کے کپڑے اور دیگر گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”مردار“ ڈالا جاتا ہے۔ بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کتے کا گوشت ڈال دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔“ حدیث کے یہ الفاظ ابن ابوعون نامی راوی کے نقل کردہ الفاظ کے مطابق ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 54)

جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے، دیگر گندی چیزیں اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ لَيُسْتَقَى الْمَاءُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعُذَرُ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ". خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، رَوَاهُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطٍ، فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ قَالَهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، جب آپ سے یہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ہم لوگ ”بضاعہ“ کے کنویں سے پانی پیتے ہیں، حالانکہ اس میں کتوں کا گوشت، حیض والی عورتوں کے کپڑے اور لوگوں کی گندگی ڈال دی جاتی ہے (تو اس کا کیا حکم ہے)؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔“ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 55)

جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے، دیگر گندی چیزیں اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ. ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، بِئْرِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا مَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَعُذَرُ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ کے لیے ''بضاعہ'' نامی کنویں سے پانی لایا جاتا ہے، جو ''بنو ساعدہ'' کا کنواں ہے، اس کنویں میں حیض والی عورتوں کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور لوگوں کی گندگی ڈالی جاتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 57)

جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے، دیگر گندی چیزیں اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 58)

جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے، دیگر گندی چیزیں اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالا: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْمَحَائِضُ وَلُحُومُ الْكِلابِ وَالنَّتْنُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ہم لوگ بضاعہ نامی کنویں سے وضو کر لیا کریں؟ جس میں حیض والی عورتوں کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی ڈال دی جاتی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 59)

جس پانی میں حائضہ عورتوں کے کپڑے، دیگر گندی چیزیں اور کتوں کا گوشت ڈالا جائے وہ پانی پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 60)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ”بضاعہ“ کنویں کا پانی پیا تھا

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، نا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: "شَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ".

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ”بضاعہ“ کنویں کا پانی پیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 61)

باب نمبر۔2

رفع حاجت کے وقت رُخ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

خدا نے عزت کے گھر (یعنی) کعبے کو لوگوں کے لیے موجب امن مقرر فرمایا ہے اور عزت کے مہینوں کو اور قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں یہ اس لیے کہ تم جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے خدا سب کو جانتا ہے اور یہ کہ خدا کو ہر چیز کا علم ہے

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔97)

اللہ نے کعبہ کو عزت کا گھر قرار دیا ہے لیکن درج ذیل روایتوں میں اس کے متعلق کیا کچھ کہا گیا؟ ملاحظہ کیجئے:

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے

حدیث :

نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "مَرَّ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ التَّغَوُّطِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَنَكَّبَ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَقْبِلُهَا وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا، وَلَا يَسْتَقْبِلُ الرِّيحَ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ، أَوْ ثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ، أَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنْ تُرَابٍ". لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ. وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سراقہ بن مالک مدلجی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ سے قضائے حاجت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی: ”وہ قبلہ کی طرف سے ہٹ کر بیٹھے، اس کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے اور جس طرف ہوا چل رہی ہو اس طرف منہ نہ کرے، اور وہ تین پتھروں کے ذریعے استنجا کرے، جس میں کوئی مینگنی شامل نہ ہو یا تین لکڑیوں کے ذریعے کرے یا مٹی کے تین لپ کے ذریعے کرے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:154)

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے

حدیث :

نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْبَرَازَ فَلْيُكْرِمْ قِبْلَةَ اللَّهِ فَلا يَسْتَقْبِلْهَا وَلا يَسْتَدْبِرْهَا، ثُمَّ لِيَسْتَطِبْ بِثَلاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ ثَلاثَةِ أَعْوَادٍ أَوْ ثَلاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ لِيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي".

سلمہ بن وہرام بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا: ”جب کوئی شخص پاخانہ کرنے لگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قبلے کا احترام کرے اور اس کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے، پھر تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرے یا تین لکڑیوں کے ذریعے کرے یا پھر تین مرتبہ مٹھی بھر مٹی کے ذریعہ طہارت حاصل کرے اور پھر یہ پڑھے: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے میرے اندر سے اس چیز کو باہر نکال دیا جو مجھے اذیت دے سکتی تھی اور میرے اندر اس چیز کو باقی رکھا جو میرے لیے فائدہ مند ہے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:156)

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے

حدیث :

نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، مُرْسَلا.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:157)

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے

حدیث :

نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:158)

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے

حدیث :

نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ ,وَحَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ,قَالا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ ,نا عَلِيٌّ ,نا سُفْيَانُ ,نا سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ ,أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا ,يَقُولُ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَكَانَ زَمْعَةُ يَرْفَعُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ,فَسَأَلْتُ سَلَمَةَ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ ,يَعْنِي لَمْ يَرْفَعْهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس سے منقول ہے اوران کے قول کے طور پر منقول ہے ،انہوں نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔ علی نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے دریافت کیا: کیا زمعہ نامی راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''جی ہاں!'' پھر میں نے سلمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ اس چیز سے واقف نہیں تھے ،یعنی یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:159)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ مت کرو

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ,نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ ,نا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ ,نا وَرْقَاءُ ,عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ,عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ ,عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ,قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلا تَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ وَلا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا".

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پاخانہ کرتے ہوئے یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو، اس کی طرف پیٹھ نہ کرو، بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:170)

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔ اگر سامنے رکاوٹ ہو تو کوئی حرج نہیں

حدیث :

نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ,نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ,نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ,عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ ,عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ ,قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا ,فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ

هٰذَا؟ فَقَالَ: "بَلَى، إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ، فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ". هٰذَا صَحِيحٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

مروان اصفر بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف رخ کر کے بٹھایا اور پھر بیٹھ کر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے۔ میں نے کہا: ''اے ابو عبدالرحمن! کیا اس بات سے منع نہیں کیا گیا؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''ہاں! لیکن کھلی فضا میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے، جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' یہ روایت مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 161)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَبُو سَهْلٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْضِعِ خَلَائِهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ". بَيْنَ خَالِدٍ وَعِرَاكٍ، خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، کچھ لوگ پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے اور پیٹھ کرنے کو ناپسند کرتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پاخانہ کی ایسی جگہ پر جا کر قضائے حاجت کرنے کی ہدایت کی جس کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔ امام دار قطنی بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند میں خالد نامی راوی اور عراک نامی راوی کے درمیان خالد بن ابو صلت نامی راوی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 163)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: كَانُوا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ مُنْذُ كُنْتُ رَجُلًا. وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عِنْدَهُ، فَقَالَ عِرَاكٌ: قَالَتْ عَائِشَةُ: "بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَهُ فَأَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَحُوِّلَتْ إِلَى الْقِبْلَةِ". وَهَذَا مِثْلُهُ. تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ، عَنْ خَالِدٍ.

خالد جزء بیان کرتے ہیں: وہ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے، انہوں نے یہ فرمایا: ''میں جب سے جوان ہوا ہوں، میں نے کبھی بھی قبلہ کی طرف رخ کر کے پاخانہ نہیں کیا۔'' عراک بن مالک ان کے پاس موجود تھے، عراک نے کہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا کہ کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بیت الخلا کے بارے میں یہ حکم دیا، تو اس بیت الخلا کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا۔ اسی کی مانند ایک اور روایت منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 164)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا عَمِّي، نا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ، نا يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَحَوَّلَ مَقْعَدَتَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ". هَذَا الْقَوْلُ أَصَحُّ، هَكَذَا رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ وَيَحْيَى بْنُ مَطَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِرَاكٍ. وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ عِرَاكٍ، وَتَابَعَهُمَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، إِلا إِنَّهُ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ بات سنی کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں، پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے پاخانے کے لیے بیٹھنے کی جگہ کو قبلہ کے رخ کی طرف پھیر دیا گیا۔ یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ اس روایت کو بعض دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 165)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلافَتِهِ، وَعِنْدَهُ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ وَلا اسْتَدْبَرْتُهَا بِبَوْلٍ وَلا غَائِطٍ مُذْ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ عِرَاكٌ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ النَّاسِ فِي ذَلِكَ أَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ ". هَذَا أَضْبَطُ إِسْنَادٍ، وَزَادَ فِيهِ خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ، وَهُوَ الصَّوَابُ.

خالد بن ابوصلت بیان کرتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس عراک بن مالک بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا: "میں نے اتنے عرصے سے کبھی بھی پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہیں کیا اور پیٹھ نہیں کی۔" تو عراک نے کہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی، وہ فرماتی ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض لوگوں کی اس رائے کے بارے میں پتہ چلا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے پاخانے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا۔ اس روایت کی سند میں زیادہ ضبط پایا جاتا ہے اور اس میں خالد بن ابوصلت نامی راوی کا اضافہ ہے اور یہ درست ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:166)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ. كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ.

مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

(سورۃ الصف 61، آیت نمبر۔2تا3)

قرآن کریم کی اس آیت کے برعکس درج ذیل روایتوں میں نبی کریم ﷺ پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ آپ نعوذ باللہ ایسے احکام صادر فرماتے تھے جن پر خود آپ عمل نہیں کرتے تھے:

حضور ﷺ خود قبلہ کی طرف رخ کر کے رفع حاجت فرماتے تھے

حدیث :

نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوجِنَا إِذَا أَهْرَقْنَا الْمَاءَ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ". كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ: أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ يَسْتَدْبِرَهَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے، ''ہم (پاخانہ کرتے ہوئے اور اس کے بعد) اپنی شرمگاہوں پر پانی ڈالیں تو اس وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کریں یا رخ کریں۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری سے ایک سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کر رہے تھے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ابن شوکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہم قبلہ کی طرف رخ کریں یا پیٹھ کریں۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 162)

حضور ﷺ خود قبلہ کی طرف منہ کر کے رفع حاجت فرماتے تھے

حدیث :

نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. ح وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، بِهَذَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْتَقْبِلُوا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ". وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَذْكُرُونَ كَرَاهِيَةَ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ فَعَلُوهَا حَوِّلُوا مَقْعَدَتِي إِلَى الْقِبْلَةِ". وَهَذَا مِثْلُهُ

عراک بن مالک، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا: ''میرے بیت الخلا کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔'' یحییٰ بن اسحاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو لوگ پیشاب یا پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کے ناپسندیدہ ہونے کا تذکرہ کر رہے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ لوگ ایسا کہہ رہے ہیں، تم میرے بیت الخلا کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 167)

حضور ﷺ خود قبلہ کی طرف منہ کر کے رفع حاجت فرماتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَرَ بِخَلَائِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ كَرِهُوا ذَلِكَ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے بیت الخلا کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا تھا، جب آپ کو اس بات کا پتہ چلا تھا کہ کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:168)

حضور ﷺ خود قبلہ کی طرف منہ کر کے رفع حاجت فرماتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الأَحْوَلُ، قَالا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَحْمَسِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، فَلَمَّا دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرَجِ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ". عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطُ ضَعِيفٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں کسی کام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں داخل ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بیت الخلا میں دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے قضائے حاجت کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔ شیخ ابوالحسن (امام دار قطنی) فرماتے ہیں: عیسیٰ بن ابو عیسیٰ حناط نامی راوی ضعیف ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:169)

قضائے حاجت کے وقت حضور ﷺ کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا تھا

حدیث :

نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى، قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: عَجِبْتُ لِقَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَمَا قَالا؟ قُلْتُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "لا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلا تَسْتَدْبِرُوهَا". وَقَالَ وَقَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ مَذْهَبًا مُوَاجِهَ الْقِبْلَةِ" فَقَالَ: أَمَّا قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَفِي الصَّحْرَاءِ: "إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى خَلْقًا مِنْ عِبَادِهِ يُصَلُّونَ فِي الصَّحْرَاءِ فَلا تَسْتَقْبِلُوهُمْ وَلا تَسْتَدْبِرُوهُمْ، وَأَمَّا بُيُوتُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يَتَّخِذُونَهَا لِلنَّتْنِ فَإِنَّهُ لا قِبْلَةَ لَهَا". عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطُ وَهُوَ عِيسَى بْنُ مَيْسَرَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

عیسیٰ بن ابو عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے یہ کہا: مجھے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول، اور نافع کی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت، پر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ امام شعبی نے دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے کیا بات بیان کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو یہ فرماتے ہیں: "(قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو۔" جبکہ نافع نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: "میں نے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا: آپ قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا تشریف لے گئے، جس کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔" تو امام شعبی نے یہ بات ارشاد فرمائی: "جہاں تک سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا تعلق ہے، تو وہ صحرا کے بارے میں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو صحرا میں نماز ادا کرتے ہیں، تو تم لوگوں کو استنجا کرتے ہوئے ان کی طرف رخ یا پیٹھ نہیں کرنی چاہیے، لیکن جہاں تک گھروں میں بنائے جانے والے بیت الخلا کا تعلق ہے، تو ان میں قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔"

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 171)

حضور ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے رفع حاجت فرماتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ ، قَالَا : نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُولُ : " ظَهَرْتُ عَلَى إِجَّارٍ عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فِي سَاعَةٍ لَمْ أَظُنَّ أَحَدًا يَخْرُجُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ ، فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ".

واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا، ایک ایسے وقت میں جب مجھے یہ گمان تھا کہ اس وقت میں کوئی گھر سے نہیں نکلتا۔ جب میں نے توجہ کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے (قضائے حاجت) کر رہے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 172)

باب نمبر۔3

مقام حدیث

فرمان خداوندی ہے کہ جب کوئی بات تم تک پہنچے تو اس کی تحقیق و تصدیق کر لیا کرو، ملاحظہ کیجئے:

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔

(سورۃ الحجرات 49،آیت نمبر۔6)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ

پس ہلاکت اور تباہی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے شرع کا نوشتہ لکھتے ہیں، پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے تاکہ اس کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیں ان کے ہاتھوں کا لکھا بھی ان کے لیے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لیے موجب ہلاکت۔

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔79)

درج بالا آیت کی روشنی میں کتب روایات میں بعض روایتیں خود ان کتب کی پوزیشن واضح کر دینے کیلئے کافی ہیں، ملاحظہ کیجئے:

مقام حدیث

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ، أَوْ قَالَ: شَرَابِهَا". قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ ". أَبُو حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ جَرِيرٍ , وَغَزْوَانُ بْنُ حُجَيْرٍ السَّدُوسِيُّ عَنْهُ مَوْقُوفًا , مِنْ قَوْلِ الْحَكَمِ غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، مرد، عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) عورت کے پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے (وضو کرے)۔ شعبہ نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: سلیمان تیمی نے یہ بات بیان کی ہے: ابوحاجب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا جائے۔ ابوحاجب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم ہے، ان کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے، بعض راویوں نے اسے حکم کے قول کے طور پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 142)

مقام حدیث

حدیث :

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ , نا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي , نا الْمُسَيِّبُ بْنُ وَاضِحٍ , نا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ , عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ , عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ , عَنْ عِكْرِمَةَ , عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " النَّبِيذُ وَضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ ". قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: يَعْنِي الَّذِي لا يُسْكِرُ , كَذَا قَالَ , وَوَهِمَ فِيهِ الْمُسَيِّبُ بْنُ وَاضِحٍ فِي مَوْضِعَيْنِ: فِي ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ , وَفِي ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى الْمُسَيِّبِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص پانی نہ پائے اس کے لیے نبیذ وضو کا ذریعہ ہے۔'' امام ابومحمد بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ نبیذ ہے جو نشہ آور نہ ہو۔ امام نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اس روایت میں مسیب نامی راوی کو وہم ہوا ہے اور یہ وہم دو جگہ پر ہے، ایک یہ کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کیا ہے اور دوسرا یہ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ اس روایت میں مسیب کے حوالے سے کچھ الفاظ میں اختلاف ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 234)

مقام حدیث

حديث :

فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا الْمُسَيِّبُ بِهَذَا الإِسْنَادِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمُسَيِّبُ ضَعِيفٌ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مسیب کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے، ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نہیں ہے۔ زیادہ مستند طور پر یہ بات ثابت ہے: یہ عکرمہ کا قول ہے، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے، نہ ہی اس کی نسبت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف درست ہے۔ مسیب نامی راوی ضعیف ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 235)

عبداللہ بن مسعودؓ موجود ہی نہ تھے (مقام حدیث)

حديث :

نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو الأَشْعَثِ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: " أَشَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَيْلَةَ أَتَاهُ دَاعِي الْجِنِّ؟ قَالَ: لا ". هَذَا الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ''جنات کے نمائندے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، اس رات آپ میں سے کوئی ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟'' تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''نہیں!'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 245)

عبداللہ بن مسعودؓ موجود ہی نہ تھے (مقام حدیث)

حديث :

نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي عُبَيْدَةَ: حَضَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لا ".

ہم سے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا، کہا: ہم سے علی بن الجعد نے بیان کیا، انہیں شعبہ نے خبر دی، وہ عمرو بن مرہ سے، انہوں نے کہا: میں نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''کیا عبداللہ بن مسعود جنات کی رات میں شریک ہوئے تھے؟'' اس نے کہا: ''نہیں''۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 246)

عبداللہ بن مسعودؓ موجود ہی نہ تھے (مقام حدیث)

نبیذ سے وضو درست

حدیث :

قُرِءَ عَلَى أَبِي قَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ: "أَمَعَكَ مَاءٌ؟ قَالَ: لا، قَالَ: أَمَعَكَ نَبِيذٌ؟ أَحْسَبُهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَتَوَضَّأَ بِهِ". لا يُثْبَتُ مِنْ وَجْهَيْنِ وَنُكْتَةٌ ذَكَرْتُهَا فِيهِ.

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ سے دریافت کیا: ''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنات سے ملاقات کی رات موجود تھے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''نہیں!'' ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: ''کیا تمہارے پاس پانی ہے؟'' تو انہوں نے عرض کی: ''نہیں!'' آپ نے پھر دریافت کیا: ''کیا تمہارے پاس نبیذ ہے؟'' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''جی ہاں!'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نبیذ کے ذریعے وضو کر لیا۔

امام دار قطنی بیان کرتے ہیں: یہ روایت دو حوالوں سے ثابت نہیں ہے، اس کو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 247)

عبداللہ بن مسعودؓ موجود ہی نہ تھے (مقام حدیث)

نبیذ سے وضو درست

حدیث :

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسَ بْنِ كَامِلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ، وَأَبُو رَافِعٍ لَمْ يُثْبَتْ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَلَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ فِي مُصَنَّفَاتِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَلَيْسَ هُوَ بِقَوِيٍّ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس کے مختلف راویوں پر جرح کی گئی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:248)

دسویں بات میں بھول گیا ہوں، البتہ وہ کلی کرنا ہو گی۔ مقام حدیث

حدیث :

نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَالاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ، وَقَصُّ الأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ". قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: نَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلا أَنْ يَكُونَ الْمَضْمَضَةُ. رَوَاهُ خَارِجَةُ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَقَالَ: "وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ، يَعْنِي الاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ". تَفَرَّدَ بِهِ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ. وَخَالَفَهُ أَبُو بِشْرٍ، وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، فَرَوَيَاهُ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَوْلَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ”دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: مونچھیں چھوٹی کروانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی کے ذریعہ ناک صاف کرنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا اور پانی کے ذریعے استنجاء کرنا۔“ زکریا نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مصعب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ”دسویں بات میں بھول گیا ہوں، البتہ وہ کلی کرنا ہو گی۔“ خارجہ نامی راوی نے اس بات کو زکریا نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”انتقاص الماء“ کا مطلب پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہے۔ اس بات کو نقل کرنے میں مصعب بن شبہ نامی راوی منفرد ہیں۔ ابو بشر اور سلیمان نامی راوی نے اس بات کو مختلف طور پر نقل کیا ہے، انہوں نے اس روایت کو طلق بن حبیب کے حوالے سے، ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:315)

مقام حدیث

حدیث :

حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ، عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ فِيهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَشَهْرٌ ضَعِيفٌ، وَالْحَدِيثُ فِي رَفْعِهِ شَكٌّ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ أَبِي: سِنَانُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو رَبِيعَةَ، مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ.

درعلج بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن ہارون سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ”اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے اور شہر نامی راوی ضعیف ہے اور اس حدیث کے ’مرفوع‘ ہونے کے بارے میں شک پایا جاتا ہے۔“ ابن ابو حاتم نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: ابو ربیعہ سنان بن ربیعہ نامی راوی حدیث نقل کرنے میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 362)

یہ راوی اپنی طرف سے حدیثیں بنایا کرتا تھا۔ مقام حدیث

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ بَحْرٍ الْعَسْكَرِيُّ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: نا بَرَكَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَضْمَضَةَ وَالاسْتِنْشَاقَ لِلْجُنُبِ ثَلاثًا فَرِيضَةً". هَذَا بَاطِلٌ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلا بَرَكَةُ، وَبَرَكَةُ هَذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَالصَّوَابُ حَدِيثُ وَكِيعٍ، الَّذِي كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هَذَا مُرْسَلا، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ الاسْتِنْشَاقَ فِي الْجَنَابَةِ ثَلاثًا"، وَتَابَعَ وَكِيعًا، عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، وَغَيْرُهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت میں) تین مرتبہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو فرض قرار دیا ہے۔ امام دار قطنی بیان کرتے ہیں: یہ روایت باطل ہے۔ برقہ نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اسے بیان نہیں کیا اور برقہ نامی یہ راوی اپنی طرف سے حدیثیں بنایا کرتا تھا۔ صحیح روایت وہ ہے، جسے وکیع نامی راوی نے نقل کیا ہے، جسے ہم اس سے پہلے ”مرسل“ روایت کے طور پر ابن سیرین کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل جنابت کی حالت میں ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنے کو سنت قرار دیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 409)

مقام حدیث

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالا: نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: " كَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ مُضْطَجِعًا إِلَى جَنْبِ امْرَأَتِهِ، فَقَامَ إِلَى جَارِيَةٍ لَهُ فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، وَفَزِعَتِ امْرَأَتُهُ فَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَضْجَعِهِ، فَقَامَتْ وَخَرَجَتْ فَرَأَتْهُ عَلَى جَارِيَتِهِ، فَرَجَعَتْ إِلَى الْبَيْتِ فَأَخَذَتِ الشَّفْرَةَ ثُمَّ خَرَجَتْ، وَفَرَغَ فَقَامَ

فَلَقِيَهَا تَحْمِلُ الشَّفْرَةَ فَقَالَ: مَهْيَمْ؟ فَقَالَتْ: مَهْيَمْ. لَوْ أَدْرَكْتُكَ حَيْثُ رَأَيْتُكَ لَوَجَأْتُ بَيْنَ كَتِفَيْكَ بِهَذِهِ الشَّفْرَةِ قَالَ: وَأَيْنَ رَأَيْتِنِي؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ عَلَى الْجَارِيَةِ فَقَالَ: مَا رَأَيْتِنِي. وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ: فَاقْرَأْ فَقَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ كَمَا لَاحَ مَشْهُورٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ أَتَى بِالْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ فَقَالَتْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ الْبَصَرَ. ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْبَرَهُ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پہلو میں سو رہے تھے، وہ اٹھے اور گھر کے کنارے میں موجود اپنی کنیز کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے ساتھ صحبت کرنے لگے، ان کی اہلیہ خواب میں ڈر گئیں، وہ بیدار ہوئیں تو انہیں سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بستر پر نہیں ملے، وہ اٹھیں اور باہر آئیں تو دیکھا کہ وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کر رہے ہیں، وہ خاتون گھر کے اندر گئی، اس نے چھری لی اور باہر نکلی تو اس دوران سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ صحبت کر کے فارغ ہو چکے تھے اور واپس آ رہے تھے۔ ان کا اپنی اہلیہ سے سامنا ہوا جس نے چھری اٹھائی ہوئی تھی، تو سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا ہوا؟'' تو ان کی اہلیہ نے جواب دیا: ''ہونا کیا ہے، اگر میں آپ کو اس حالت میں پاتی جس حالت میں، میں نے آپ کو پہلے دیکھا ہے، تو میں نے یہ چھری آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مار دینی تھی۔'' ابن رواحہ نے دریافت کیا: ''تم نے مجھے کہاں دیکھ لیا؟'' تو اہلیہ نے جواب دیا: ''میں نے آپ کو کنیز کے ساتھ صحبت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' تو ابن رواحہ نے یہ فرمایا: ''تم نے مجھے نہیں دیکھا۔'' پھر سیدنا ابن رواحہ نے فرمایا: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کوئی شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے۔'' تو اہلیہ نے کہا: ''پھر آپ تلاوت کریں۔'' تو سیدنا ابن رواحہ نے یہ اشعار پڑھے: ''ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جو چمکدار اور روشن صبح سے بھی زیادہ مشہور اور روشن ہے، وہ ہمارے پاس ہدایت لے کر آئے، اس کے بعد کہ ہمارے دل نابینا ہو چکے تھے، وہ ایسی ہدایت تھی جو یقین دلانے والی تھی اور انہوں نے جو فرمایا وہ واقع ہوا، وہ رات ایسی حالت میں بسر کرتے تھے کہ ان کا پہلو بستر سے الگ ہوتا تھا، اس وقت جب مشرکوں کے بستر ان کے وزن سے بوجھل ہوتے تھے۔'' تو اس خاتون نے کہا: ''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی ہوں اور اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی بات کو غلط قرار دیتی ہوں۔'' پھر اگلے دن سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ مجھے آپ کے اطراف کے دانت دکھائی دیے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 432)

مقام حدیث

حدیث :

، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ L5792 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ، مُرْسَلا ؟ فَقَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ رَجَعَ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الَّذِي أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، لأَنَّ أَبَا هَاشِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ بِهِ عَنْهُ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: رَجَعَتْ هَذِهِ الأَحَادِيثُ كُلُّهَا الَّتِي قَدَّمْتُ ذِكْرَهَا فِي هَذَا الْبَابِ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، وَأَبُو الْعَالِيَةِ، فَأَرْسَلَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُسَمِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ رَجُلا سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْهُ، وَقَدْ رَوَى عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، وَكَانَ عَالِمًا بِأَبِي الْعَالِيَةِ وَبِالْحَسَنِ، فَقَالَ: لا تَأْخُذُوا بِمَرَاسِيلِ الْحَسَنِ وَلا أَبِي الْعَالِيَةِ فَإِنَّهُمَا لا يُبَالِيَانِ عَنْ مَنْ أَخَذَا.

یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے، جبکہ ایک اور سند کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل ہوئی ہے جبکہ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔ محمد بن سیرین، جو ابوالعالیہ اور حسن بصری سے زیادہ واقف تھے، وہ یہ فرماتے تھے: ابوالعالیہ کی نقل کردہ "مرسل" روایت کو قبول نہ کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ انہوں نے اس روایت کو کس سے لیا ہے؟

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 644)

مقام حدیث

حدیث :

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، سَمِعْتُ جَرِيرًا، وَذَكَرَ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ: "مَا حَدَّثْتَنِي، فَلا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، وَالْحَسَنِ، فَإِنَّهُمَا كَانَا لا يُبَالِيَانِ عَنْ مَنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا".

عاصم بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھ سے یہ کہا: تم نے جو حدیث سنانی ہے وہ سناؤ! لیکن بصرہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے حوالے سے مجھے کوئی حدیث نہ سنانا: ابوالعالیہ اور حسن، کیونکہ یہ دونوں اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ انہوں نے اپنی حدیث کو کس سے حاصل کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 645)

مقام حدیث

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَحْضُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ارْكَبْ دَابَّتَكَ وَسِرْ أَمَامَهَا، فَإِنَّكَ إِذَا كُنْتَ أَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا ". أَبُو مَعْشَرٍ ضَعِيفٌ.

عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ' انہوں نے بتایا ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جو عیسائی تھی اور وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنی والدہ کی آخری رسومات میں شریک ہوں ' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی سواری پر سوار ہو جاؤ اور جنازے کے آگے چلو ' اگر تم اس کے آگے چل رہے ہو گے تو تم اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔ (امام دار قطنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں) یہ روایت ثابت نہیں ہے ' اس روایت کا ایک راوی معشر ضعیف ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1835)

مقام حدیث

حدیث :

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنِ ابْنٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، بَعْدَمَا قَالَ: " أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ ". هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، وَاخْتُلِفَ عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

ایوب بن محمد عجلی ' سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن پچھنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس روایت کے یسین نامی راوی سے روایت کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2264)

مقام حدیث

حدیث :

نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ، بَعْدَمَا قَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے' حالانکہ پہلے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا ''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2265)

مقام حدیث

حديث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَحْمَدَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ "وَسَلَّمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، بَعْدَ قَوْلِهِ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن پچھنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2266)

مقام حدیث

حديث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا يَاسِينُ أَبُو خَلَفٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ "مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ، بَعْدَمَا قَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2267)

مقام حدیث

حديث :

ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، قَالا: نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحی کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحی کرتے ہو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2445)

مقام حدیث

حدیث :

نا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، قَالا: نا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ". لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے "تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحی کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحی کرتے ہو" یہ الفاظ ابن صاعد نامی راوی کے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2446)

مقام حدیث

حدیث :

ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ أَبُو هِشَامٍ: أَظُنُّهُ رَفَعَهُ، قَالَ: "الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ، وَالأَضْحَى يَوْمَ تُضَحِّي النَّاسُ".

محمد بن منکدر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے، ابوہشام نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے یہ مرفوع حدیث ہے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا) "عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحی اس دن ہوتی ہے جس دن لوگ عید الاضحی کرتے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2447)

باب نمبر۔4

سنگسار

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد و عورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن :

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ:”زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو،اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو،اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو،اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت“۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن،اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں،اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زِناکا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ملاحظہ کیجیے :

زانی کی سزا سنگسار کرنا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ،نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ،نَا أَبُو مُوسَى،نَا عَامِرٌ،ح وَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ،نَا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ،نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ،قَالَا:نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ،عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ،عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،عَنْ عَائِشَةَ،أَنَّهَا قَالَتْ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ:زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ،وَرَجُلٍ يَقْتُلُ مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ بِهِ،وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَيُقْتَلُ،أَوْ يُصْلَبُ،أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ"..

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:کسی بھی مسلمان کو صرف تین صورتوں میں قتل کرنا جائز ہے شادی شدہ زانی کہ اسے سنگسار کر دیا جائے گا،وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا،وہ شخص جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا،یا مصلوب کر دیا جائے گا،یا جلاوطن کر دیا جائے گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3087)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3088)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3089)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3090)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3091)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3092)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3095)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3096)

زنا کی سزا نہیں دی

حدیث :

نَا ابْنُ غَيْلَانَ، نَا أَبُو هِشَامٍ، نَا عَبْدُ السَّلامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَلَمْ يَحُدَّهُ".

سیدنا سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کیا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر حد جاری نہیں کی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3100)

غلام پر اور یہودی یا عیسائی پر حد جاری نہیں ہو گی

حدیث :

نَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَاضِي خُوَارَزْمَ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ "كَانَ لا يَرَى عَلَى الْعَبْدِ حَدًّا، وَلا عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصَارَى حَدًّا".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں کہ غلام پر حد جاری نہیں ہو گی، یہودی یا عیسائی سر زمین پر رہنے والے پر بھی حد جاری نہیں ہو گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3107)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3108)

حضور ﷺ نے سنگسار کروادیا

حدیث :

نَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الأَسْكَافِيُّ، قَالا: نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ الصَّائِغُ، قَالا: نَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، نَا أَبِي، عَنْ غَيْلانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، "طَهِّرْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ، قَالَ لَهُ: مِمَّا أُطَهِّرُكَ، قَالَ: مِنَ الزِّنَا، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهِ جُنُونٌ؟، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ، فَقَالَ: أَشَرِبَ خَمْرًا؟، فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَثَيِّبٌ أَنْتَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ، تَقُولُ فِرْقَةٌ: لَقَدْ هَلَكَ مَاعِزٌ عَلَى أَسْوَأِ عَمَلِهِ، لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَتَوْبَةٌ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ، فَقَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَلَبِثُوا عَلَى ذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلاثَةً، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهَا، قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِي، قَالَ: وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكِ، قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَا، قَالَ: أَثَيِّبٌ أَنْتِ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: إِذًا لا نَرْجُمُكِ حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ، قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ، فَقَالَ: إِذًا لا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَرَجَمَهَا".

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ماعز بن مالک، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، مجھے پاک کر دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا استیاناس ہو تم واپس جاؤ، اللہ سے مغفرت طلب کرو اس کی بارگاہ میں توبہ کرو راوی بیان کرتے ہیں: وہ واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر پھر واپس آ گئے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ، مجھے پاک کر دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا استیاناس ہو، تم واپس جاؤ اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو راوی بیان کرتے ہیں: وہ واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر پھر واپس آ گئے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے پاک کر دیجئے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی کی مانند فرمایا یہاں تک کہ چوتھی مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، میں کس چیز سے تمہیں پاک کروں؟ انہوں نے عرض کی: زنا سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اسے کیا جنون لاحق ہے؟ تو آپ کو بتایا گیا یہ مجنون نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کیا اس نے شراب پیغمبر رکھی ہے؟ تو ایک شخص اٹھا اس نے انہیں سونگھا تو اسے شراب کی بو محسوس نہیں ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) ان کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کا یہ کہنا تھا، ماعز اپنے سب سے برے عمل کے ذریعہ ہلاکت کا شکار ہوئے، ان کے گناہ نے انہیں گھیر لیا، دوسرے گروہ کا کہنا تھا، کیا ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ ہو سکتی ہے؟ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اپنا ہاتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس میں دیا اور عرض کی: آپ مجھے پتھروں ک ذریعہ قتل کروادیں، دو تین دن تک یہی صورت حال رہی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، لوگ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا، اور تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے فرمایا ماعز بن مالک کے لیے دعائے مغفرت کرو اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ ایک امت (اس سے مراد گروہ بھی ہو سکتا ہے) کے درمیان تقسیم کی جائے تو ان سب کے لیے کافی ہو گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ازد قبیلے کی شاخ غامد قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ مجھے پاک کر دیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا ستیاناس ہو، تم واپس جاؤ، اللہ سے مغفرت طلب کرو، اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، اس خاتون نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بھی اسی طرح واپس کرنا چاہتے ہو، جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کیا تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کیوں؟ تو اس نے بتایا: وہ زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہو چکی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہم تمہیں اس وقت تک سنگسار نہیں کریں گے، جب تک تم اپنے پیٹ میں موجود (بچے کو) جنم نہیں دیتی پھر ایک انصاری شخص اس عورت کا سرپرست مقرر ہوا، یہاں تک کہ اس عورت نے بچے کو جنم دیا، وہ انصاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا، اس غامدی عورت نے بچے کو جنم دے دیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی ہم اسے سنگسار نہیں کر سکتے، اور اس کے بچے کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے اسے دودھ پلانے کے لیے کوئی نہ ہو تو ایک انصاری نے عرض کی: اے اللہ کے نبی اس بچے کی رضاعت میرے ذمہ ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو سنگسار کروادیا۔ یہ حدیث صحیح ہے، امام مسلم نے اسے ابو کریب کے حوالے سے، یحییٰ بن یعلی، کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے غیلان سے نقل کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3129)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3240)

حضور ﷺ نے سنگسار کروادیا

حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ. ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ، نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ. ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نَا عُمَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، نَا عَبَّادُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، "إِنَّهُ زَنَى بِفُلَانَةَ، امْرَأَةٌ سَمَّاهَا، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا، فَأَنْكَرَتْ فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَهَا".

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے، اس نے اس خاتون کا نام بھی لیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خاتون کے پاس آدمی بھیجا جس نے اس سے (اس الزام کے) بارے میں دریافت کیا، اس خاتون نے انکار کر دیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد کو سنگسار کروادیا اور اس خاتون کو ترک کر دیا (یعنی) اسے سزا نہیں دی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3155)

حضور ﷺ کے حکم پر ایک عورت کو سنگسار کر دیا گیا

حدیث :

نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، "أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا وَلِيَّهَا، فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَأْتِنِي، فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ أَوْ شُكَّتْ ثِيَابُهَا عَلَيْهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقِيلَ لَهُ: رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا سَبْعُونَ مُذْنِبًا لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا!".

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہوگئی تھی، اس نے عرض کی یارسول اللہ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کریں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلایا اور ہدایت کی: تم اس کا خیال رکھو جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے میرے پاس لے آنا، اس شخص نے ایسا ہی کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے جسم پر لباس کو اچھی طرح باندھ دیا گیا پھر اسے سنگسار کر دیا گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی پہلے آپ نے اسے سنگسار کر دیا اور پھر اس

کی نماز جنازہ بھی ادا کر لی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر 70 گناہ گار توبہ کرتے تو ان کے لیے کافی ہوتی، کیا تمہیں اس سے افضل کوئی شخص مل سکتا ہے؟ جو اپنے آپ کو (اللہ کے حکم کی فرماں برداری میں) قربان کر دے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3160)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3161)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3162)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3238)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3239)

زنا کی سزا سنگسار

حدیث :

نَا نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَنَّاطِ، نَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْسَرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَأُمُّهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: "إِنَّ ابْنِي هَذَا قَتَلَ زَوْجِي، فَقَالَ الابْنُ: إِنَّ عَبْدِي وَقَعَ عَلَى أُمِّي، فَقَالَ عَلِيٌّ: خِبْتُمَا وَخَسِرْتُمَا، إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً يُقْتَلُ ابْنُكِ، وَإِنْ يَكُنِ ابْنُكِ صَادِقًا نَرْجُمْكِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلصَّلاةِ، فَقَالَ الْغُلامُ لأُمِّهِ: مَا تَنْظُرِينَ أَنْ يَقْتُلَنِي أَوْ يَرْجُمَكِ؟ فَانْصَرَفَا، فَلَمَّا صَلَّى سَأَلَ عَنْهُمَا فَقِيلَ: انْطَلَقَا".

میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اور اس کی والدہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ عورت بولی: میرے اس بیٹے نے میرے شوہر کو قتل کر دیا ہے، تو بیٹا بولا: (مقتول) میرا غلام تھا، جس نے میری ماں کے ساتھ زنا کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم دونوں رسوا ہوئے اور خسارے کا شکار ہو گئے (اے عورت) اگر تم سچی ہو تو تمہارے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر تمہارا بیٹا سچا ہے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے تو اس لڑکے نے اپنی والدہ سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے یہ مجھے قتل کروا دیں گے یا آپ کو سنگسار کروا دیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر وہ دونوں چلے گئے جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا وہ دونوں جا چکے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3167)

حضور ﷺ کے حکم پر سنگسار کیا گیا

حديث :

نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نَا أَبِي، سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِمَاعِزٍ: "لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ، لَعَلَّكَ لَمَسْتَ، قَالَ: لا، قَالَ: فَلَعَلَّكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: أَمَرَ بِرَجْمِهِ".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ماعذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہو سکتا ہے تم نے چھوا ہو؟ اس نے عرض کی جی نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے (زنا ہی کیا ہے) اس نے عرض کی جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3225)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3226)

حضور ﷺ کے حکم پر ایک عورت کو سنگسار کر دیا گیا

حديث :

نَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نَا أَبِي، نَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: "إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: انْطَلِقِي حَتَّى تَفْطِمِي وَلَدَكِ، فَلَمَّا فَطَمَتْ وَلَدَهَا أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: هَاتِ مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَكِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَنَا أَكْفُلُ وَلَدَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَجَمَهَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد جاری کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جاؤ اور اس وقت آنا جب تمہارا بچہ دودھ پینا چھوڑ دے جب اس عورت کے بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا، تو وہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، آپ مجھ پر حد جاری کر دیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص لے کر آؤ جو تمہارے بچے کا کفیل بن سکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس کے بچے کا کفیل بنتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو سنگسار کروا دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3228)

زانی کو سو کوڑے لگوائے اور پھر سنگسار کر دیا، فرمایا کہ ہم نے قرآن وحدیث دونوں پر عمل کیا ہے

حديث :

نَا أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، وَابْنُ قَحْطَبَةَ قَالَا: نَا مَحْمُودُ بْنُ خِرَاشٍ، أَنَا هُشَيْمٌ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِزَانٍ مُحْصَنٍ فَجَلَدَهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ، ثُمَّ رَجَمَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقِيلَ لَهُ "جَمَعْتَ عَلَيْهِ حَدَّيْنِ، فَقَالَ: جَلَدْتُهُ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَرَجَمْتُهُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

شعبی بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شادی شدہ زانی کو لایا گیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اسے کوڑے لگوائے، اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کروادیا توان سے کہا گیا آپ نے دو سزائیں اکٹھی کیوں کردی ہیں تو انہوں نے فرمایا میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3229)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3231)

زانی کو سو کوڑے لگوائے اور پھر سنگسار کردیا، فرمایا کہ ہم نے قرآن وحدیث دونوں پر عمل کیا ہے

حدیث :

نَا أَنَا الْحُسَيْنُ، وَابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: نَا مَحْمُودُ بْنُ خِرَاشٍ، نَا هِشَامٌ، نَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةٍ لِسَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ قَدْ فَجَرَتْ فَضَرَبَهَا مِائَةً ثُمَّ رَجَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: "جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

شعبی بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سعید بن قیس کی کنیز کو لایا گیا، جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے سو کوڑے لگوائے، پھر اسے سنگسار بھی کروادیا، پھر انہوں نے فرمایا میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3230)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3232)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3233)

بغیر تحقیق کے سزائے موت؟

حدیث :

نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِمَجْنُونَةِ بَنِي فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ، فَأَمَرَ

عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عَلِيٌّ، وَقَالَ لِعُمَرَ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ، عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ، قَالَ: صَدَقْتَ، فَخَلَّى عَنْهَا".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گزر فلاں قبیلہ کی پاگل عورت کے پاس سے ہوا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسے لے کر واپس آئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:۔"تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، ایسا پاگل جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے اور بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ؛ نے ٹھیک کہا: ہے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3267)

تحقیق کی پوزیشن

حدیث :

نَا ابْنُ صَاعِدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، "أَنَّ رَجُلا زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أُحْصِنَ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت اسے حد کے طور پر کوڑے لگائے گئے پھر بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا وہ شخص، محصن، ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3351)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3352)

سنگسار

حدیث :

نَا أَبُو صَالِحٍ الأَصْبَهَانِيُّ، نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: "جَاءَ الأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ، فَقَالَ كَلِمَةً: أَنِكْتَهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ، وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ

تَدْرِي مَا الزِّنَى؟، قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ حَلالا، قَالَ: فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟، قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ، يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكِلابِ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ فُلانٌ وَفُلانٌ، قَالا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: انْزِلا فَكُلا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ، قَالا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟، قَالَ: مَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ الْمَيْتَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے چار مرتبہ اپنے بارے میں یہ گواہی دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کیا ہے ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سے منہ پھیر لیا، جب وہ پانچویں مرتبہ آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، (اس طرح سے کہ) تمہاری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں یوں داخل ہوگئی جیسے سلائی سرمہ دانی کے اندر چلی جاتی ہے یا ڈول کنوئیں کے اندر چلا جاتا ہے اس نے عرض کی جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم جانتے ہو زنا کسے کہتے ہیں / اس نے جواب دیا جی ہاں میں نے اس عورت کے ساتھ حرام طریقے سے وہ عمل کیا ہے جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر کرتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم اس بات کے ذریعہ کیا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے پاک کردیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب میں دو آدمیوں کو گفتگو کرتے ہوئے سنا ان میں سے ایک نے دوسرے سے یہ کہا: بھلا اس شخص کو دیکھو اللہ نے اس کا پردہ رکھا لیکن اس نے خود اسے نہیں رہنے دیا اور اسے کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے کچھ دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کی ایک ٹانگ اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم یہاں ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں یہاں اترو، تم دونوں نے اس مردار گدھے میں سے اپنے حصے کو گوشت لینا ہے ان دونوں نے عرض کی اے اللہ کی نبی اللہ آپ کی مغفرت کرے، اس کا گوشت کون کھائے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے بھائی کی عزت پر جو حملہ کیا ہے، وہ مردار کھانے سے زیادہ شدید ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ شخص اسوقت جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3442)

حضور ﷺ کے حکم پر عورت کو سنگسار کر دیا گیا

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: "تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا " قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ، هُوَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ

سعید بن مسیب ایک انصاری صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ اسے دیکھے بغیر شادی کرلی، (رخصتی کے بعد) جب میں اس کے پاس آیا تو وہ حاملہ تھی، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی شرمگاہ کو جو حلال کیا گیا ہے اس کی وجہ سے اسے مہر ملے گا، اور اس کا بچہ تمہارا غلام ہوگا اور جب یہ بچے کو جنم دے تو لوگ اسے سنگسار کردینا۔ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے صفوان بن سلیم سے منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3616)

حضور ﷺ نے سنگسار کرادیا

حدیث :

نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِ: "مَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُقِيمُوا عَلَيْهِمَا الْحَدَّ؟، فَقَالُوا: كُنَّا نَفْعَلُ إِذْ كَانَ ذَلِكَ فِينَا فَلَمَّا ذَهَبَ مُلْكُنَا فَلا نَجْتَرِئُ عَلَى الْفِعْلِ، فَقَالَ لَهُمْ: ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلٍ فِيكُمْ، فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا، فَقَالَ لَهُمَا: أَنْتُمْ أَعْلَمُ مَنْ وَرَاءَكُمَا، قَالا: يَقُولُونَ، قَالَ: فَأَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي أنزل التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى كَيْفَ تَجِدُونَ حَدَّهُمَا فِي التَّوْرَاةِ؟، فَقَالا: الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ زِنْيَةٌ، وَفِيهِ عُقُوبَةٌ، وَالرَّجُل عَلَى بَطْنِ الْمَرْأَةِ زِنْيَةٌ، وَفِيهِ عُقُوبَةٌ، فَإِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُدْخِلُهُ فِيهَا كَمَا يَدْخُلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَ، قَالَ: ائْتُونِي بِالشُّهُودِ، فَشَهِدَ أَرْبَعَةٌ فَرَجَمَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ". تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا ' ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا: تم لوگوں نے ان دونوں پر حد جاری کیوں نہیں کی؟ یہودیوں نے کہا: ایسا ہم اس وقت کرتے کہ جب یہ ہماری ملکیت میں ہوتے ' لیکن جب ہماری ملکیت ختم ہوگئی تو اب یہ ہمارے بس میں نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنے سب سے بڑے دو عالموں کو میرے پاس لے کر آؤ' تو وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ''صوریا'' کے دو بیٹوں کو لے کر آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: باقی سب لوگوں کے مقابلے میں تم زیادہ بڑے عالم ہو' انہوں نے جواب دیا: لوگ یہی کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تم دونوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں جس نے سیدنا موسیٰ پر تورات نازل کی تھی ، تم نے ان دونوں (مجرموں) کی سزا تورات میں کیا پائی ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ ہوتا ہے' اس کو سزا دی جاتی ہے' جو شخص کسی عورت کے پیٹ پر نظر آتا ہے اس کو سزا دی جاتی ہے لیکن جب چار آدمی یہ گواہی دے دیں گے کہ انہوں نے اس شخص کو اس عورت کے اندر اپنی شرمگاہ کو داخل کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس طرح سرمہ دانی کے اندر سلائی کو داخل کیا جاتا ہے (تو ان کو سنگسار کیا جائے گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گواہوں کو لے کر آؤ! پھر چار آدمیوں نے گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو سنگسار کروا دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4350)

حضور ﷺ نے زنا کی سزا نہ دی

حدیث :

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكُوفِيُّ، قَالَا: ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ، فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا أَتَى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا أُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ أَنَّهُ لَا يَنْتَهِي حَتَّى يُهْرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، وَقَالَ الْقَاضِي: فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، قَالَ: "مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ؟"، قَالَ: فَيَبْتَدِرُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: "كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ". فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوا الشِّعْبَ مِنَ الْوَادِي، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى فَمِ الشِّعْبِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: أَيُّ اللَّيْلِ تُحِبُّ أَنْ أَكْفِيكَ أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ؟ قَالَ: بَلِ اكْفِنِي أَوَّلَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ، وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي، وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ عَادَ لَهُ بِالثَّالِثِ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ أَهَبَّ صَاحِبَهُ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَقَدْ أُثْبِتَ فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ فَهَرَبَ، فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَفَلَا أَهْبَبْتَنِي، وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: أَفَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَأُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتَّى أُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَأَذَنْتُكَ، وَأَيْمُ اللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أُضِيعُ ثَغْرًا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهِ لَقَطَعَ نَفْسِي قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا أَوْ أُنْفِذَهَا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں شریک ہوئے اس دوران ایک شخص نے ایک مشرک عورت کے ساتھ صحبت کر لی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لارہے تھے تو اس کا شوہر بھی آگیا جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کا خون نہیں بہائے گا، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے روانہ ہوگا جہاں کہیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑاؤ کرتے (قاضی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا آج رات کو ہماری پہرے داری کون کرے گا، تو ایک انصاری اور ایک مہاجر شخص آگے بڑھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دونوں گھاٹی کے کنارے پر رہنا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے وادی کی گھاٹی میں پڑاؤ کیا جب یہ دونوں حضرات گھاٹی کے سرے پر پہنچے تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا: تم رات کے کون سے حصے میں (سونا پسند کرو گے پہلے حصے میں یا آخری حصہ میں)؟ اس نے کہا: پہلے حصے میں، راوی بیان کرتے ہیں وہ مہاجر شخص ہٹ کر سو گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا، وہی شخص (مشرک) آیا جب اس نے ایک شخص کا چہرہ دیکھا تو اسے پتہ چل گیا کہ یہ لوگوں کی حفاظت کے لیے ہے، تو اس نے اس انصاری کو تیر مارا جو اسے لگا اس انصاری نے اس تیر کو نکالا، کھڑا رہا، پھر اس شخص نے دوسرا تیر مارا جو اسے لگا، تو انصاری نے اسے بھی نکال دیا اور خود نماز پڑھتا رہا اس شخص نے تیسرا تیر مارا جو اس انصاری کو لگا تو اس انصاری نے اسے نکال کر رکھ دیا، پھر وہ انصاری رکوع میں گیا پھر سجدے میں گیا پھر اس نے اپنی ساتھی کو اٹھا دیا (اور اس سے کہا) اٹھ جاؤ کیونکہ میرا بہت خون بہہ گیا ہے جب اس مشرک نے ان دونوں حضرات کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اب یہ اسے ماریں گے جب مہاجر نے انصاری کا خون بہتا ہوا دیکھا تو بولا: سبحان اللہ تم نے مجھے پہلے بیدار کیوں نہیں کیا، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب اس نے تمہیں پہلے تیر مارا تھا تم نے اس وقت مجھے کیوں نہیں بتایا تو اس انصاری نے کہا: میں ایک ایسی سورت پڑھ رہا تھا اسے ختم کرنے سے پہلے مجھے درمیان میں چھوڑنا اچھا نہیں لگا لیکن جب اس شخص نے مسلسل میری طرف تیر اندازی کی تو پھر میں رکوع میں چلا گیا (نماز ختم کرنے کے بعد) پھر میں نے تمہیں بیدار کیا اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جس چیز کی حفاظت کی ہدایت کی تھی اگر میں اس کو ضائع کرنے والا نہ ہوتا تو (میری یہ خواہش تھی) اس کو ختم کرنے سے پہلے مر جاتا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 869)

قارئین کرام! اِن احادیث کے وضعی ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے :

قرآن :

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ:"زِناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت"۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے :

قرآن :

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ (3/24)

ترجمہ:" زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔"

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن :

فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ:" پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی ہے (2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4۔ مجموعہ احادیث میں بعض ایسی روایتیں بھی موجود ہیں جن میں رجم کی آیت بھی لکھ دی گئی ہے (سنن ابن ماجہ۔2553، موطا امام مالک۔1549) اور اس کے متعلق کہا گیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی، ہم اس کی تلاوت کرتے رہے اور اس کے مطابق عمل بھی کرتے رہے لیکن میں اسے قرآن میں شامل نہیں کر رہا کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے قرآن میں اضافہ کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ قرآن میں ہے :

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (9/15)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ {سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9}۔

(الف) ان احادیث کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب) ان احادیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج) اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے؟۔۔۔۔۔۔ یقیناً نہیں۔۔۔۔۔۔ تو پھر ”لوگوں کا ڈر“ چہ معنی دارد۔

رجم گمراہ قوموں کا عمل :

☆ حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو آپؑ کے والد نے کہا :

قرآن :

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا (46/19)

ترجمہ: ” اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تُو ہمارے معبودوں سے رُو گردانی کر رہا ہے، سُن اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے رجم کر دوں گا ، جا، ایک مدّتِ دراز تک مجھ سے الگ رہ۔“ (سورۃ مریم 19 آیت نمبر 46)

☆ اصحاب قریہ نے رسولوں سے کہا :

قرآن :

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (18/36)

ترجمہ: ” اُنہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔“ (سورۃ یاسین 36 آیت نمبر 18)

☆ اصحاب کہف میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا :

قرآن :

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ

بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا (20-19/18)

ترجمہ: ”اور ہم نے اِسی طرح اُنہیں اُٹھایا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں، اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم یہاں کتنی دیر رہے ہے؟ اُنہوں نے کہا ہم رہے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، اُنہوں نے کہا تمہارا ربّ خوب جانتا ہے تم کتنی مدت رہے ہو، پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر بھیجو شہر کی طرف، پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، تو وہ اس سے تمہارے لئے لے آئے اور نرمی کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ دے بیٹھے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں لوٹا لیں گے اپنی ملت میں اور اس صورت میں تم ہرگز کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔“ (سورۃ الکھف 18 آیت نمبر 19 تا 20)

معجزات

قرآنِ مجید میں ہے کہ کُفّار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے معجزات کا تقاضہ کرتے تھے مثلاً :

کفار کا تقاضہ:

قرآن :

(1)''خُدا ہم سے خود بات کیوں نہیں کرتا۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر118)

(2)''ایسی قربانی دِکھائی جائے جسے آگ کھا جائے۔''(سورۃ آل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر183)

(3)ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے لائو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر4آیت نمبر153)

(4)اِس پر فرشتہ کیوں نہیں اُترتا(جو ہمیں دکھائی دے)۔''(8/6)

(5)فرشتے اِس کے جلو میں کیوں نہیں ہوتے یا اس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اِس کیلئے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اس سے کھاتا۔''(7/25-8)

(6)زمین سے کوئی چشمہ جاری کردیں۔''(90/17)

(7)آپ ﷺ کیلئے کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اُس کے درمیان آپ ﷺ بہت سی نہریں جاری کردیں۔''(91/17)

(8)آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہم پر گرادیں۔''(92/17)

(9)آپ ﷺ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔''(92/17)

(10)آپ ﷺ کیلئے کوئی سونے کا گھر ہو۔''(93/17)

(11)آپ ﷺ آسمان پر چڑھ جائیں۔''(93/17)

(12)ہم آپ ﷺ کے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی یقین نہ کریں گے جب تک آپ ﷺ ہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔'' (93/17)

اللہ کا جواب :

''اگر ہم چاہتے تو اِن پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ اُتارتے کہ جس کے سامنے اِن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔''

نیز دیکھیے(11/14)اور(78/40)

لیکن کُفّار کو دَرج بالا مطالبات میں سے کوئی ایک معجزہ بھی نہ دکھایا گیا بلکہ اِس کے جواب میں فرمایا :

(1)آپؐ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو صرف ایک اِنسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔"(93/17)

(2)کافر کہتے ہیں کہ اِس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اُتاری گئی، بات یہ ہے کہ آپؐ تو آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں۔"(7/13)

(3)انہوں نے کہا اِس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اِس کے ربّ کی طرف سے کیوں نہیں اُتارے گئے، آپؐ فرما دیجیے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔"(50/29)

(4)یہ تمام آیات دیکھ کر بھی اِیمان نہیں لائیں گے۔"(25/6) (58/30)

(5)اگر اِن پر فرشتے بھی نازل ہو جاتے اور مُردے بھی بولنے لگ جاتے تو بھی یہ اِیمان نہ لاتے۔"(111/6)

(6)اور اگر ہم اِن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اِس میں (دن بھر) چڑھتے رہیں تو (یہی) کہیں گے کہ اِس کے سوا نہیں کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ ہم جادُو زدہ ہیں۔"(15-14/15)

(7)معجزات اِس لیے نہیں دیئے جاتے کہ لوگوں نے پہلے بھی اِن کی تکذیب کی تھی۔"(59/17)(6-5/21)

قارئینِ کرام! یہ تھے قرآنی حقائق، کہ کُفّار معجزات مانگتے رہے لیکن اُنہیں کوئی معجزہ نہ دِکھایا گیا، اِس کے برعکس سنن دار قطنی میں قرآن کی اِن آیات کی نفی کرتے ہوئے متعدد معجزات درج کیے گئے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

معجزہ۔ پانی زیادہ ہو گیا

حدیث :

نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَظَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءًا فَلَمْ يَجِدُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَا هُنَا مَاءٌ"، فَأُتِيَ بِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ، ثُمَّ قَالَ: "تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللَّهِ". فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ حَتَّى فَرَغُوا مِنْ آخِرِهِمْ، قَالَ ثَابِتٌ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ رَجُلًا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا تو انہیں پانی نہیں ملا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: ''کہیں تھوڑا سا پانی بھی ہے؟'' (وہ موجود تھا)، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا جس میں پانی موجود تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے اور لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ''اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟'' سیدنا ''انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''(ہم) ستر کے قریب لوگ تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 221)

معجزہ

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ فَنَامُوا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ، قَالَ: " ارْتَحِلُوا "، فَسَارَ شَيْئًا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا، وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: " يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ "، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ الصَّعِيدَ ثُمَّ صَلَّى، فَعَجَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ أَطْلُبُ الْمَاءَ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، قُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: إِيهَاتٌ إِيهَاتٌ لَا مَاءَ، قُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، قُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللَّهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، قَالَ: فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَتَصَدَّعُ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: " هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ "، فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى صَرَّ لَهَا صُرَّةً، فَقَالَ: " اذْهَبِي فَأَطْعِمِي عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا "، فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقَدْ

لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا ، فَهَدَى اللهُ ذٰلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ ، وَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الدَّارِمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ زُرَيْرٍ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، یہاں تک کہ صبح کا وقت قریب آیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو وہ سو گئے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا۔ سب سے پہلے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی نیند سے بیدار نہیں کرتا تھا جب تک آپ خود بیدار نہ ہوتے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، آپ نے دیکھا کہ سورج بلند ہو گیا ہے۔ تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ سورج بلند ہو گیا ہے۔ تو آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ نے کچھ سفر کیا، یہاں تک کہ سورج اچھی طرح چمکدار ہو گیا۔ تو آپ نے پڑاؤ کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک شخص الگ رہا۔ اس نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہ کی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپ نے دریافت کیا، "تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے؟" اس نے عرض کیا، "یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے۔" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ مٹی کے ذریعہ تیمم کر کے نماز ادا کر لے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ سواروں کے ساتھ مجھے آگے بھیج دیا تاکہ ہم پانی تلاش کریں، کیونکہ ہم شدید پیاسے تھے۔ ہم سفر کر رہے تھے، وہاں ہمیں ایک عورت نظر آئی جس کے پاس دو مشکیزے تھے۔ ہم نے اس سے دریافت کیا، "پانی کہاں ہے؟" اس نے بتایا، "یہاں کہیں پانی نہیں ہے۔" ہم نے دریافت کیا، "ہمارے اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟" اس نے جواب دیا، "ایک دن اور ایک رات کا۔" ہم نے کہا، "تم اللہ کے رسول کے پاس چلو۔" اس نے کہا، "اللہ کے رسول کہاں ہیں؟" تو ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی وہی بات بتائی جو اس نے ہمیں بتائی تھی، تاہم اس نے یہ اضافی بات بتائی کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مشکیزوں کے بارے میں حکم دیا، جن کا منہ نیچے کی طرف سے کھول دیا گیا۔ تو ہم چالیس پیاسے لوگوں نے اس میں سے پانی پیا، یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے۔ ہم نے اپنے پاس موجود ہر برتن اور پیالے کو بھر لیا۔ ہم نے اپنے ساتھی کو غسل کے لیے پانی دیا، البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا، "تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے لے آؤ۔" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے روٹی کے ٹکڑے، کھجور وغیرہ اکٹھے کروائے اور اسے ایک توڑا باندھ دیا اور ارشاد فرمایا، "تم جاؤ اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ، اور یہ بات جان لو کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی۔" جب وہ اپنے گھر گئی تو اس نے بتایا، "میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں یا پھر وہ نبی ہے، جیسا کہ لوگوں نے بیان کیا ہے۔" راوی کہتے ہیں کہ اس عورت کی وجہ سے اللہ نے اس کے قبیلے والوں کو ہدایت نصیب کی۔ وہ عورت بھی مسلمان ہو گئی اور اس کے قبیلے والے بھی مسلمان ہو گئے۔ امام

بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو ابوالولید کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے، جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 771)

معجزہ

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَارَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلا بِحَرِّ الشَّمْسِ، فَاسْتَيْقَظَ مِنَّا سِتَّةٌ قَدْ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمْ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَعَلَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُ: لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ احْتَبَسَهُ فِي حَاجَتِهِ، فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ، فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتْ صَلاتُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمْ تَذْهَبْ صَلاتُكُمُ ارْتَحِلُوا مِنْ هَذَا الْمَكَانِ"، فَارْتَحَلَ فَسَارَ قَرِيبًا، ثُمَّ نزل فَصَلَّى، فَقَالَ: " أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَتَمَّ صَلاتَكُمْ "، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فُلانًا لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَقَالَ لَهُ: "مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ؟"، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، قَالَ: "فَتَيَمَّمِ الصَّعِيدَ وَصَلِّهِ فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ"، وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي طَلَبِ الْمَاءِ، وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا إِدَاوَةٌ مثل أُذُنِ الأَرْنَبِ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثَوْبِهِ، إِذَا عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَدَرْنَاهُ بِالْمَاءِ، فَانْطَلَقَ حَتَّى ارْتَفَعَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَإِذَا شَخْصٌ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَكَانَكُمْ حَتَّى نَنْظُرَ مَا هَذَا، قَالَ: فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ، فَقِيلَ لَهَا: يَا أَمَةَ اللَّهِ أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: لا مَاءَ وَاللَّهِ لَكُمُ اسْتَقَيْتُ أَمْسِ، فَسِرْتُ نَهَارِي وَلَيْلِي جَمِيعًا وَقَدْ أَصْبَحْنَا إِلَى هَذِهِ السَّاعَةِ، قَالُوا لَهَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: مَجْنُونُ قُرَيْشٍ؟ قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ، وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: يَا هَؤُلاءِ دَعُونِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ تَرَكْتُ صِبْيَةً لِي صِغَارًا فِي غُنَيْمَةٍ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لا أُدْرِكَهُمْ حَتَّى يَمُوتَ بَعْضُهُمْ مِنَ الْعَطَشِ، فَلَمْ يُمَلِّكُوهَا مِنْ نَفْسِهَا شَيْئًا حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَأَمَرَ بِالْبَعِيرِ فَأُنِيخَ ثُمَّ حَلَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلاهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ عَظِيمٍ فَمَلأَهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْجُنُبِ، فَقَالَ: "اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ"، قَالُوا: أَيْمُ اللَّهِ مَا تَرَكْنَا مِنْ إِدَاوَةٍ وَلا قِرْبَةِ مَاءٍ وَلا إِنَاءٍ إِلا مَلأْهُ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَنْظُرُ ثُمَّ شَدَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلاهَا وَبَعَثَ بِالْبَعِيرِ، وَقَالَ: "يَا هَذِهِ دُونَكِ مَاءَكِ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ زَادَ فِيهِ مَا نَقَصَ مِنْ مَائِكِ قَطْرَةٌ"، وَدَعَا لَهَا بِكِسَاءٍ فَبُسِطَ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: "مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَأْتِ بِهِ"، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِخُلْقِ النَّعْلِ، وَبِخُلْقِ الثَّوْبِ، وَالْقَبْضَةِ مِنَ الشَّعِيرِ، وَالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ، وَالْفَلْقَةِ مِنَ الْخُبْزِ حَتَّى جَمَعَ لَهَا ذَلِكَ، ثُمَّ أَوْكَاهُ لَهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قَوْمِهَا فَأَخْبَرَتْهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَتْ حَتَّى أَتَتْ قَوْمَهَا، قَالُوا: مَا حَبَسَكِ؟ قَالَتْ: أَخَذَنِي مَجْنُونُ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ إِنَّهُ لأَحَدُ

الرَّجُلَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ أَسْحَرَ مَا بَيْنَ هَذِهِ وَهَذِهِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالأَرْضَ، أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، قَالَ: فَجَعَلَ خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُغِيرُ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمْ وَهُمْ آمِنُونَ، قَالَ: فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِقَوْمِهَا: أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا الرَّجُلَ إِلا قَدْ شَكَرَ لَكُمْ مَا أَخَذَ مِنْ مَائِكُمْ أَلا تَرَوْنَ يُغَارُ عَلَى مَنْ حَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ لا يُغَارُ عَلَيْكُمْ هَلْ لَكُمْ فِي خَيْرٍ؟ قَالُوا: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنُسْلِمُ، قَالَ: فَجَاءَتْ تَسُوقُ بِثَلاثِينَ أَهْلَ بَيْتٍ حَتَّى بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمُوا.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر سفر کرتے رہے۔ پھر ہم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا اور سو گئے، تو ہم سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے۔ ہم میں سے چھ لوگ بیدار ہوئے، ان کے نام میں بھول گیا ہوں۔ پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیدار کرنے سے منع کیا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے اللہ نے کسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں ٹھہرایا ہو۔ پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے رہے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے۔ لوگوں نے عرض کی، "ہماری نماز قضا ہو گئی ہے۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "تمہاری نماز رخصت نہیں ہوئی۔ تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔" پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سفر کرتے رہے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "اب تمہاری نماز مکمل ہو گئی ہے۔" لوگوں نے عرض کی، "یارسول اللہ! فلاں شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا، "تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟" اس نے عرض کیا، "مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "تم مٹی سے تیمم کر کے نماز ادا کر لو، جب تم پانی پر قادر ہو جاؤ گے تو غسل کر لینا۔" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کی تلاش میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ہم میں سے ہر ایک شخص کے پاس خرگوش کے کانوں جتنا برتن تھا، جو اس کے کپڑوں اور جسم کے درمیان تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو ہم تیزی سے آگے بڑھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا۔ ایک شخص نظر آیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا، "تم لوگ یہاں ٹھہرو، میں دیکھتا ہوں کہ یہ کون ہے؟" راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک عورت تھی جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے۔ اس سے دریافت کیا گیا، "اے اللہ کی بندی! یہاں پانی کہاں ہے؟" اس نے جواب دیا، "یہاں کوئی پانی نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میں گزشتہ کل پانی کی تلاش میں نکلی تھی۔ میں نے پورا دن اور پوری رات سفر کیا ہے، اب یہ وقت آ گیا ہے۔" تو ان لوگوں نے کہا، "تم اللہ کے رسول کے پاس چلو۔" تو اس نے کہا، "اللہ کا رسول کون ہے؟" لوگوں نے بتایا، "سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اللہ کے رسول ہیں۔" اس نے کہا، "جو مجنون ہیں جو قریش سے تعلق رکھتے ہیں؟" لوگوں نے کہا، "وہ مجنون نہیں ہیں، وہ اللہ کے رسول ہیں۔" اس عورت نے کہا، "مجھے چھوڑ دو، میں اپنے چھوٹے بچوں اور بکریوں کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ ان میں سے کوئی ایک پیاس کی وجہ سے مر نہ جائے۔" لیکن ان لوگوں نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق اس کا اونٹ بٹھا دیا گیا۔ پھر اس کے مشکیزے کو اوپر کی طرف سے کھولا گیا۔ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑا برتن منگوایا، اسے پانی سے بھر دیا، وہ جنبی شخص کو دیا گیا۔ آپ نے فرمایا، "تم جاؤ اور غسل کرو۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نے وہاں موجود ہر برتن اور ہر مشکیزہ کو پانی سے بھر لیا۔ وہ عورت دیکھتی رہی۔ پھر اس کے مشکیزے کا منہ اوپر کر کے بند کر دیا گیا، پھر اونٹ کو کھڑا کر دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "اے عورت! یہ تمہارا پانی ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ نے اس میں اضافہ کیا ہے، تمہارے پانی میں سے ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا۔" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت اس عورت کے لیے ایک چادر لائی گئی۔ آپ نے فرمایا، "جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہو وہ لائے۔" کوئی شخص جوتا لے کر آیا، کوئی شخص کپڑا لے کر آیا، کوئی شخص مٹھی بھر جو لے آیا، کوئی شخص مٹھی بھر گندم لے آیا، یہاں تک کہ وہ سب کچھ اس کے لیے لایا گیا اور اسے باندھ کر دے دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اس کی قوم کے بارے میں دریافت کیا، تو اس نے بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ عورت چلی گئی اور اپنی قوم میں چلی گئی۔ ان لوگوں نے دریافت کیا، "تم کہاں رہ گئی تھی؟" اس نے بتایا، "مجھے قریش سے تعلق رکھنے والے مجنون نے پکڑ لیا تھا۔ اللہ کی قسم! اس میں ایک چیز ہے، یا تو وہ اس اور اس کے درمیان جادو گر ہے۔" اس عورت کی مراد آسمان اور زمین تھی، "یا وہ واقعی ہی اللہ کے رسول ہیں۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوئے فوجی دستے اس کی قوم کے آس پاس لوگوں پر حملے کرتے رہے، لیکن وہ محفوظ لوگ رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس عورت نے اپنی قوم سے کہا، "اے قوم! اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے کہ یہ صاحب تمہارے شکریہ کے طور پر ایسا کر رہے ہیں، جو انہوں نے تمہارا پانی استعمال کیا تھا۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تمہارے آس پاس کے لوگوں پر حملہ کیا جا رہا ہے اور تم لوگ محفوظ ہو، تم پر حملہ نہیں کیا جاتا؟ کیا تم لوگ بھلائی چاہتے ہو؟" لوگوں نے دریافت کیا، "وہ کیا ہے؟" اس عورت نے کہا، "ہم اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیں۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ تیس خاندانوں کو لے کر آئی، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 772)

معجزہ

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، نا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، نا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا فُلَانُ، مَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ مَعَنَا؟"، قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا مَاءَ، فَقَالَ: "عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ"، وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي أَفْوَاهِهِمَا وَأَوْكَاهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقَى

مَنْ سَقَى، وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى، وَآخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنَ الْمَاءِ، فَقَالَ: " أَفْرِغْهُ عَلَيْكَ "، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَصْنَعُ بِمَائِهَا، وَأَيْمُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا حِينَ أَقْلَعَ وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مَلأً مِمَّا كَانَتْ حَيْثُ ابْتَدَأَ فِيهَا، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَهُ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ ہم رات بھر چلتے رہے۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم اس وقت سو گئے۔ اس وقت سونے سے زیادہ لطف انگیز چیز کوئی نہیں ہے۔ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کر دیا۔ انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا، "اے فلاں شخص! تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟" اس نے عرض کیا، "یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے۔" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "تم مٹی استعمال کرو، وہ تمہارے لیے بہتر ہو گی۔" اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن منگوایا، مشکیزوں کے منہ کے ذریعہ برتنوں میں پانی ڈالا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلی کی، برتن میں دوبارہ اس پانی کو ڈال دیا، پھر آپ نے وہ برتن پانی دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا اور ان کا منہ اوپر سے بند کر دیا اور نیچے کی طرف سے کھول دیا۔ پھر لوگوں میں یہ اعلان کیا، "وہ خود بھی پانی پی لیں اور اپنے جانوروں کو بھی پلا دیں۔" جس نے خود پینا تھا خود پی لیا، جس نے جانوروں کو پلانا تھا ان کو بھی پلا دیا۔ آخر میں اس شخص کو پانی دیا تھا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی۔ اسے پانی کا ایک برتن دیا اور فرمایا، "اسے اپنے جسم پر بہا لو۔" وہ عورت کھڑی ہوئی اور دیکھتی رہی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب ان کے منہ کو بند کیا گیا تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں جتنے آغاز میں تھے۔ انہوں نے باقی حدیث اسی کی مانند نقل کی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 773)

باب نمبر-6

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن :

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن :

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“ (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن :

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ:" سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔"

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

"جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔"

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

"لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔"

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن :

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکھف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن سنن دار قطنی کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے:

دو رکعات پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مثل ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى مثل ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ". قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ: هَذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلاةِ.

حمران بیان کرتے ہیں: سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر انہوں نے وضو کیا، دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، پھر کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا اور پھر بائیں بازو کو بھی اسی طرح دھویا، پھر انہوں نے سر کا مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا اور پھر بائیں پاؤں کو بھی اس طرح دھویا، اور یہ بات بیان کی: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے وضو کیا ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: 'جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر اٹھ کر دو نفل ادا کرلے، جن میں وہ اپنے خیالوں میں گم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔''' ابن شہاب زہری ''بیان کرتے ہیں: ہمارے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ''نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 271)

دو رکعات پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث:

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا يَوْمًا بِوُضُوءٍ ثُمَّ دَعَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ رِجْلَيْهِ فَأَنْقَاهُمَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مثل هَذَا الْوُضُوءِ الَّذِي رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ". ثُمَّ قَالَ: أَكَذَلِكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: أَكَذَلِكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ حَتَّى اسْتَشْهَدَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَافَقْتُمُونِي عَلَى هَذَا.

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک دن وضو کا پانی منگوایا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کو بلایا، پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین مرتبہ دھویا۔ انہوں نے تین مرتبہ کلی کی، اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین، تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور انہیں اچھی طرح صاف کیا، پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اسی طرح وضو کیا، جیسے ابھی آپ لوگوں نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: 'جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر اس کے بعد وہ دو رکعت نماز ادا کرے تو اپنے گناہوں کے حوالے سے وہ اس طرح ہو جاتا ہے، جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔'''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 283)

وضو کرنے سے سابقہ وضو تک کے گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ، بِمَكَّةَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ، وَالْمَقَاعِدُ بِالْمَدِينَةِ حَيْثُ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ، فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمَهُ مُعْتَذِرًا إِلَيْهِ، وَقَالَ: لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ".

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مقاعد (کھلی جگہ) میں وضو کیا، مدینہ منورہ میں مقاعد (کھلی جگہ) وہ ہے جہاں مسجد کے قریب نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنے دونوں ہاتھ تین، تین مرتبہ دھوئے، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ کلی کی، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا، پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے۔ ایک شخص نے انہیں سلام کیا، وہ ابھی وضو کر رہے تھے، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ وہ وضو کر کے فارغ ہو گئے، فارغ ہوئے تو اس کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس کے سامنے عذر پیش کیا اور فرمایا: ''میں نے تمہیں اس لیے سلام کا جواب نہیں دیا، کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: 'جو شخص اس طرح وضو کرے اور وضو کے دوران کوئی کلام نہ کرے اور یہ (وضو کے بعد) پڑھے: ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے اور خاص رسول ہیں'' تو اس شخص کے دو مرتبہ وضو کرنے کے درمیان کیے جانے والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 305)

وضو کرنے سے سابقہ وضو تک کے گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحَضْرَمِيُّ، وَعَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صُبَيْحٍ، قَالا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے، تین مرتبہ کلی کرے، اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو تین، تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کرے، اپنے دونوں پاؤں تین، تین مرتبہ دھوئے، پھر یہ پڑھے: 'میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔' کسی بھی شخص سے بات کرنے سے پہلے وہ ایسا کرے تو اس شخص کے اس وضو اور (سابقہ یا اگلے) وضو کے درمیان والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 307)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، وثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، نا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نا شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ، وَقَدْ أَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ أَبُو أُمَامَةَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَدَّعِي أَنَّكَ رُبُعُ الْإِسْلَامِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يُقَرِّبُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ إِلَا خَرَّتْ خَطَايَا فِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مَعَ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى مِرْفَقَيْهِ إِلَا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ إِلَا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَقُومُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ إِلَا انْصَرَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ".

ابو عمار بیان کرتے ہیں: انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''آپ کس بات کے دعوے دار ہیں؟ آپ کو بہت پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے؟'' (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے)۔ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: ''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتایئے!'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی شخص وضو کرنے لگے تو وہ پہلے کلی کرے، پھر ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے تو اس میں اس سے اس کے تمام گناہ، یہاں تک کہ اس کے ناک کے بانسے سے، تمام گناہ پانی سمیت باہر نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے، تو اس کے چہرے میں سے تمام گناہ، یہاں تک کہ اس کی داڑھی کے کناروں میں سے بھی، پانی کے ہمراہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتا ہے، تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے، یہاں تک کہ ناخنوں میں سے بھی، تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے، تو اس کے بالوں کے کناروں سمیت، اس کے سر کے تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے، تو اس کے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کناروں میں سے بھی تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں، پھر وہ اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق اس کی حمد بیان کرتا ہے، اس کی ثناء بیان کرتا ہے، پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے، تو وہ اپنے گناہوں سے (اس طرح پاک) ہو جاتا ہے، جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 378)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حديث :

حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ. هَذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔اس کی سند ''ثابت'' اور ''صحیح'' ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:379)

حج یا عمرہ کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حديث :

ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عَبْدُ الْحَكِيمِ أَبُو سُفْيَانَ الْخُزَاعِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ يَرْجِعُ كَهَيْئَةِ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے اور اس دوران کوئی رفث اور فسق نہ کرے تو جب وہ واپس آئے گا تو اس طرح ہو گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2714)

بیت المقدس سے حج کا احرام باندھنے سے تمام گناہ معاف

حديث :

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الأَخْنَسِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ".

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح ہو جائے گا جس طرح وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2712)

بیت المقدس سے حج کا احرام باندھنے سے تمام گناہ معاف

حديث :

ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمَيَّةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2713)

بارہ سال اذان دینے سے جنت

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ أَذَانٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس اذان دیتا رہے گا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی، اور ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی ہر ایک اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 929)

بارہ سال اذان دینے سے جنت

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَبِإِقَامَتِهِ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے گا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اس کے اذان دینے کی وجہ سے، ہر اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:930)

حالت احرام میں مرنے سے جنت

حدیث :

ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ، نا عَائِذٌ الْمُكْتِبُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ فِي هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ، وَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ".

سیدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو بھی حاجی یا عمرہ کرنے والے شخص اس حالت میں (یعنی حالت احرام) میں فوت ہو جائے گا تو اس کی پیشی نہیں ہو گی اور اس سے حساب نہیں لیا جائے گا، اور اس سے کہا: جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2779)

حج کرنے سے جنت

حدیث :

ثنا ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ، قَالُوا: نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ عَدَدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَأَنَّهُ لَيَدْنُو عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اللہ عرفہ کے دن بہت لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور کسی دن میں اس سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا اللہ کی رحمت اس دن زیادہ قریب ہو جاتی ہے پھر اللہ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2792)

مسجد اقصیٰ سے حج کا احرام باندھنے پر جنت واجب

حدیث :

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ".

سیدہ ام سلمہ بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص مسجد اقصی سے مسجد حرام تک جانے کے لیے حج اور عمرے کا احرام باندھے گا اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا، اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2711)

باب نمبر۔7

وضو میں پہلے دایاں ہاتھ دھویا جائے یا بایاں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگرتم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

آپ نے غور کیا کہ اللہ کریم نے وضو کے سلسلے میں کسی ترتیب کا پابند نہیں کیا لیکن درج ذیل روایتوں میں کیا بحث چل رہی ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

وضو میں پہلے بائیں ہاتھ کو دھویا جائے

حدیث :

نا نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا مَرْوَانُ، نا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ، فَقَالَ: أَبْدَأُ بِالْيَمِينِ أَوْ بِالشِّمَالِ؟ "فَأَضْرَطَ عَلِيٌّ بِهِ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَأَ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ".

زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں :ایک شخص سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اوران سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور بولا:''میں دائیں ہاتھ کے ذریعہ آغاز کروں یا بائیں ہاتھ کے ذریعے آغاز کروں؟'' توسیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے جھڑکا اور پھر آپ نے پانی منگوایا اور (وضو کرتے ہوئے) دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھولیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:290)

وضو میں پہلے بائیں ہاتھ کو دھویا جائے

حدیث :

نا نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا أَبْدَأُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ فِي الْوُضُوءِ؟ "فَأَضْرَطَ بِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَأَ بِشِمَالِهِ قَبْلَ يَمِينِهِ".

زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ''میں وضو کے دوران اپنے دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھو سکتا ہوں؟'' تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا، پھر انہوں نے پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھو لیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:291)

پہلے دایاں یا بایاں؟

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ فِي الْوُضُوءِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَبَدَأَ بِمَيَاسِرِهِ".

زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو میں ہمیشہ دائیں عضو کو پہلے دھوتے ہیں؟'' تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے بائیں طرف سے آغاز کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:292)

پہلے بایاں یا دایاں، اس میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

نا نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "مَا أُبَالِي إِذَا أَتْمَمْتُ وُضُوئِي بِأَيِّ أَعْضَائِي بَدَأْتُ".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''جب میں وضو پورا کرتا ہوں تو میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے (دائیں یا بائیں) کون سے عضو سے آغاز کیا ہے؟''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:293)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:294)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:295)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:296)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:297)

باب نمبر۔8

سونا چاندی ریشم کا استعمال

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بھوک اللہ کا عذاب

قرآن :

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ
غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن
سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾

ترجمہ: درحقیقت (قومِ) سبا کے لئے ان کے وطن ہی میں نشانی موجود تھی۔ (وہ) دو باغ تھے، دائیں طرف اور بائیں طرف۔ (اُن سے ارشاد ہوا:) تم اپنے رب کے رزق سے کھایا کرو اور اس کا شکر بجالایا کرو۔ (تمہارا) شہر (کتنا) پاکیزہ ہے اور رب بڑا بخشنے والا ہے۔۔۔ پھر انہوں نے (طاعت سے) مُنہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زور دار سیلاب بھیج دیا اور ہم نے اُن کے دونوں باغوں کو دو (ایسے) باغوں سے بدل دیا جن میں بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ اور کچھ تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے تھے۔۔۔ یہ ہم نے انہیں ان کے کفرو ناشکری کا بدلہ دیا، اور ہم بڑے ناشکر گزار کے سوا (کسی کو ایسی) سزا نہیں دیتے۔

(سورۃ السبا 34، آیت نمبر 15 تا 17)

قرآن :

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ
لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾

ترجمہ: اور اللہ نے ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جو (بڑے) امن اور اطمینان سے (آباد) تھی اس کا رزق اس کے (مکینوں کے) پاس ہر طرف سے بڑی وسعت و فراغت کے ساتھ آتا تھا پھر اس بستی (والوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کے عذاب کا لباس پہنا دیا ان اعمال کے سبب سے جو وہ کرتے تھے،

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر 112)

مومنوں کیلئے عزت کی روزی ہے

قرآن :

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 74)

قرآن :

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾

ترجمہ: پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے مغفرت ہے اور (مزید) بزرگی والی عطا ہے،
(سورۃ الحج 22، آیت نمبر 50)

نیز سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 4۔ سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر 31۔ سورۃ السبا 34، آیت 4

قرآن کی رُو سے مومن کا صاحبِ مال و دولت ہونا کوئی بُرائی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قرآن :

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (124/20)

ترجمہ: " جس نے میرے ذِکر (احکامِ خُداوندی) سے اِعراض برتا تو بے شک اُس کی روزی تنگ ہو جائے گی۔"

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 124}

لیکن اِس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب مال و دولت تمہاری ضروریات سے زائد ہو جائے تو اُس "زائد از ضرورت" دولت کو اللہ کی راہ، میں خرچ کر دو جیسا کہ قرآن میں ہے کہ :

قرآن :

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ ط (219/2)

ترجمہ: " اور آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں، آپؐ فرما دیں جو بھی تمہاری ضروریات سے زائد ہو۔"

{سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 219}

قرآن :

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ط قُلۡ هِیَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ(32/7)

ترجمہ:'' (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر اِنہیں کیلئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا :

قرآن :

يٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ(31/7)

ترجمہ:'' اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

لیکن مسلمانوں کو معاشی طور پر بے دست و پا کرنے کیلئے ایسی روایات وضع کی گئیں جس سے انہیں نماز روزہ میں لگا کر دوسری قوموں کا دست نگر بنا دیا جائے۔ دنیا میں مسلمانوں کی موجودہ معاشی حالت سے معاشی استحکام کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے چند ایسی روایتیں جن میں سونے چاندی ریشم وغیرہ کو حرام قرار دیا جارہا ہے:

سونے یا چاندی کے برتن میں پینے سے جہنم

حدیث :

نا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ إِسۡحَاقَ الۡفَاكِهِيُّ، نا أَبُو يَحۡيَى بۡنُ أَبِي مَسَرَّةَ، نا يَحۡيَى بۡنُ مُحَمَّدٍ الۡجَارِيُّ، نا زَكَرِيَّا بۡنُ إِبۡرَاهِيمَ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مُطِيعٍ، عَنۡ أَبِيهِ، عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنۡ شَرِبَ مِنۡ إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوۡ فِضَّةٍ، أَوۡ إِنَاءٍ فِيهِ شَيۡءٌ مِنۡ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا يُجَرۡجِرُ فِي بَطۡنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ". إِسۡنَادُهُ حَسَنٌ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں، یا کسی ایسے برتن میں، جس میں سونا یا چاندی لگا ہوا ہو، کچھ پیئے گا، تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرے گا۔'' اس کی سند ''حسن'' ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:96)

سونا اور ریشم منع ہے

حدیث :

نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الأَنْصَارِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: " انْطَلَقْتُ أنا وَأَبِي إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لَنَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ أَنْ يُشْرَبَ فِيهَا، وَأَنْ يُؤْكَلَ فِيهَا، وَنَهَى عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ، وَعَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ ".

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں اور میرے والد (سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیا جائے یا اس میں کچھ کھایا جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسی، میرثہ، ریشمی کپڑے (ریشم کی مختلف اقسام ہیں) کو استعمال کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:97)

عذاب قبر

انسان کے مرنے کے فوراً بعد اس کے جسم میں تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو کہ زندہ لوگوں کی زندگی اور صحت کیلئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے لٰہذا دنیا کے تمام مذاہب اور کمیونٹیز کے ہاں لاش کو ڈسٹروئے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔ اسلام نے لاش کو دفن کرنے کا طریقہ اپنایا ہے۔ جہاں تک عذاب قبر کا تعلق ہے تو قرآن کی مجموعی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں کیونکہ جس لاش کو دفن کیا جاتا ہے اس میں احساس و شعور نہیں ہوتا، قرآن میں ہے کہ انسان نے مرنے کے بعد قیامت کے دن اگلی زندگی کیلئے اٹھنا ہے:

قرآن :

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بیشک تم اس (زندگی) کے بعد ضرور مرنے والے ہو، پھر بیشک تم قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23، آیت نمبر۔15 تا 16)

قرآن میں قبر یا قبور کا جو ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مردے قبروں سے اٹھیں گے تو یہ بات سمجھانے کا تشبیہی و تمثیلی انداز ہے جو کہ قرآن کے اسلوب بیان میں سے ایک انداز ہے لیکن سنن دار قطنی میں اس ضمن میں کیا کچھ کہا گیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

عذاب قبر

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ". الْمَحْفُوظُ مُرْسَلٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''پیشاب سے بچو، کیونکہ عام طور پر قبر میں عذاب اس وجہ سے ہوتا ہے۔'' یہ روایت ''مرسل'' ہونے کے طور پر زیادہ محفوظ ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:459)

عذاب قبر

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ السَّمَّانُ الْبَصْرِيُّ، نا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ". الصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''پیشاب سے بچو، کیونکہ عام طور پر قبر میں عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' زیادہ درست یہ ہے کہ روایت ''مرسل'' ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:464)

عذاب قبر

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا عَفَّانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ". صَحِيحٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' یہ روایت مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:465)

عذاب قبر

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَتَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ". لا بَأْسَ بِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے، تو تم لوگ پیشاب سے بچو۔'' اس روایت کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:466)

باب نمبر۔10

انزال نہ ہو تو غسل لازم نہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق قرآن میں ہے:

قرآن :

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کیا جاتا ہے۔

(9/46)(15/10)(203/7)(50/6)

اور قرآن میں ہے:

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔“

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ

أَوْ لَٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو!جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

درج بالا آیات قرآنی کی موجودگی میں یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور ﷺ نے قرآنی حکم کے خلاف کام کیا ہوگا؟ لیکن سنن دار قطنی میں یہ الزام لگایا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

انزال نہ ہو تو غسل لازم نہیں، حضور ﷺ بھی پہلے اس پہلے ایسا ہی کرتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدَانُ، نا أَبُو حَمْزَةَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الَّذِي يُجَامِعُ وَلا يُنْزِلُ؟ فَقَالَ: قَوْلُ أَنْ يَأْخُذُوا بِالآخِرَةِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَلا يَغْتَسِلُ وَذَلِكَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ، ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ".

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صحبت کرتا ہے، لیکن اسے انزال نہیں ہوتا تو عروہ نے جواب دیا: ”لوگوں کی رائے یہ ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری حکم کو اختیار کرتے ہیں۔“ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ایسا ہی کیا کرتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے، لیکن یہ مکہ فتح ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد آپ نے غسل کرنا شروع کیا اور لوگوں کو بھی (ایسی صورتحال میں) غسل کرنے کی ہدایت کی“۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 457)

باب نمبر۔11

موزوں پر مسح

قرآن میں صرف ہاتھ، منہ اور سر کے مسح کا ذکر آتا ہے، فرمان خداوندی ہے:

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔“

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

لیکن سنن دار قطنی نے چند نئے مسحے متعارف کرائے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

پیشانی، عمامے اور دونوں موزوں کا مسح کرنا سنت ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، "أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ".

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیشانی، عمامے اور دونوں موزوں کا مسح کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر :737)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر :738)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر :740)

پیشانی، عمامے اور دونوں موزوں اور اپنی چادر کا مسح کرنا سنت ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ. وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَسَحَ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَمُقَدَّمِ نَاصِيَتِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ".

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے آگے والے حصے، پیشانی کے آگے والے حصے، اپنے دونوں موزوں اور اپنی چادر پر مسح کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر :739)

موزوں پر مسح کرنا سنت ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالا: نا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: بَالَ جَرِيرٌ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ قَالَ: " نَعَمْ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ". قَالَ الأَعْمَشُ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ؛ لأَنَّ جَرِيرًا كَانَ إِسْلامُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ، هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ". وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ ذَلِكَ، لأَنَّ إِسْلامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا۔ تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے، آپ پہلے پیشاب کر چکے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے پیشاب کیا، پھر اس کے بعد آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ عیسیٰ بن یونس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ ان سے کہا گیا، "اے ابو عمرو! آپ ایسا کر رہے ہیں، آپ نے پہلے پیشاب کیا ہے؟" تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات سے کون سی چیز منع کرے گی جب کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ روایت بہت پسند تھی کیونکہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 741)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 742)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 743)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 744)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 745)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 746)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 749)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 756)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 757)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 763)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:779)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:780)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:781)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:784)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:785)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:786)

موزوں پر مسح کی مدت تین دن ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، قَالا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، قَالا: ثنا وَكِيعٌ، نا مِسْعَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَقَالَ الْحَسَّانِيُّ: "رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ لِلْمُسَافِرِ ثَلاثًا إِلا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ رِيحٍ". لَمْ يَقُلْ فِي هَذَا: أَوْ رِيحٍ، غَيْرُ وَكِيعٍ، عَنْ مِسْعَرٍ.

سیدنا صفوان بن عسال بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ’’ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر شخص کے لیے تین دنوں تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے۔ البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے (تو یہ حکم صرف) پاخانہ کرنے، پیشاب کرنے یا ہوا خارج ہونے کے بارے میں ہے (یعنی اس کے بعد آدمی وضو کے دوران موزوں پر مسح کر سکتا ہے)۔‘‘ ہوا خارج ہونے کا حکم صرف ایک روایت میں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:480)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:747)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:748)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:761)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:764)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:782)

موزوں کے اوپر والے حصے کا مسح کیا جائے گا

حديث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: "الْمَسْحُ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ خُطَطٌ بِالْأَصَابِعِ".

سیدنا حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا جائے گا، جیسے انگلیوں کے ذریعہ لکیریں بنائی جائیں گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:750)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:751)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:754)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:755)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:769)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:770)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:783)

موزوں کے اوپر والے اور نیچے والے حصے کا مسح کیا جائے گا

حديث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، نا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: "وَضَّأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ".

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غزوہ تبوک کے موقع پر وضو کروایا تو آپ نے موزوں کے اوپر والے حصے پر اور نیچے والے حصے پر مسح کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:752)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:753)

موزوں پر مسح کرنے کی کوئی میعاد نہیں ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا رَوْحٌ. ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا: نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ " كَانَ لَا يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتًا ".

نافع، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میعاد مقرر نہیں کی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:758)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:759)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:760)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:765)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:766)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:767)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:768)

باب نمبر۔12

جو اسلام قبول نہ کریں ان سے جنگ کرو

قرآن :

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر256}

قرآن :

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18 آیت نمبر29}

قرآن :

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (108/10)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“

(سورۃ یونس سورہ نمبر10 آیت نمبر108)

قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن :

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط (108/12)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر12 آیت نمبر108}

اس لیے وہ اُس اِیمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قرآن :

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط (14/49)

ترجمہ:" دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔"

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟

جو اسلام قبول نہ کریں ان سے جنگ کرو

حدیث :

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَفَّانُ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، ثُمَّ قَدْ حُرِّمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ". وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَذَلِكَ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں، اس وقت تک جب وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، تو پھر ان کے خون اور مال مجھ پر حرام ہو جائیں ان کا حساب اللہ کے ذمے ہو گا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے جبکہ ایک سند کے ہمراہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 892)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:893)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:894)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:895)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:896)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:897)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:898)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:899)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:900)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1883)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1884)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1885)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1886)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2143)

باب نمبر۔13

قتل مرتد

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قرآن :

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر256}

قرآن :

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے،پس جو چاہے سو اِیمان لائے اور جو چاہے اِنکار کردے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18آیت نمبر29}

قرآن :

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ(108/10)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں،اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی،صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“ {سورۃ یونس سورہ نمبر 10آیت نمبر108

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے،اُس کی سزا قتل ہے۔اللہ کریم،قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

قرآن :

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۰ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۰ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ

عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ۙ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡ م بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا قف فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (89-85/3)

ترجمہ: ” اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں سے ہو گا، اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آ گئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی، مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89}

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔ قرآن کے اِن الفاظ ” مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی “ نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

قرآن :

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ سَبِيۡلًا (137/4)

ترجمہ: ” بے شک جو لوگ اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہر گز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔“

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137}

اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو ” ثُمَّ کَفَرُو “ کے بعد ” ثُمَّ آمَنُو “ کے الفاظ ہر گز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا، اِس کے بعد ” ثُمَّ آمَنُو “ اور پھر ” ثُمَّ کَفَرُو “ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن :

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ ط (108/12)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس ایمان کو ایمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قرآن :

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط (14/49)

ترجمہ: '' دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔''

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

قرآن :

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (124-123/7)

ترجمہ: '' فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰؑ پر ایمان لائے ہو بغیر اِس کے کہ میں تم کو اجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124}

قرآن :

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ط لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (49/26)

ترجمہ: '' فرعون نے کہا کہ میری اِجازت سے پہلے تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔''

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49}

قرآن :

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَہٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَکُمۡ ط اِنَّہٗ لَکَبِیۡرُکُمُ الَّذِیۡ عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ ج فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّکُمۡ فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ ز وَلَتَعۡلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰی (71/20)

ترجمہ: " فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوادوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔"

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71}

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا :

قرآن :

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖ لَنُخۡرِجَنَّکَ یٰشُعَیۡبُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَکَ مِنۡ قَرۡیَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ط قَالَ اَوَلَوۡ کُنَّا کٰرِہِیۡنَ (88/7)

ترجمہ: " ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اِس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88}

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی :

قرآن :

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِرُسُلِہِمۡ لَنُخۡرِجَنَّکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ط فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ لَنُہۡلِکَنَّ الظّٰلِمِیۡنَ (13/14)

ترجمہ: " کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ تو اُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔"

{ سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13 }

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اِس ملک میں پُرامن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔ قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اِس کی سزا مقرر کی ہے۔ قرآن میں ہے :

قرآن :

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوٓا أَوْ يُصَلَّبُوٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (33/5)

ترجمہ: ”جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33}

اِسلام کے معنیٰ ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کر لیتا ہے تو اُسے معاف کیا جا سکتا ہے چنانچہ فرمایا۔“

قرآن :

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ج فَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (34/5)

” مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پا لو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34}

قرآن کی وضاحت کے بعد ملاحظہ کیجئے سنن دار قطنی کا موقف :

جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کر لے اسے قتل کر دو

حدیث :

نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نَا أَبِي، نَا يَزِيدُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ"، قَالَ يَزِيدُ: تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کر لے اسے قتل کر دو (اس روایت کے ایک راوی) یزید نے یہ بات بیان کی ہے: مرتد عورت کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3200)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3201)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3202)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3203)

جب عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہ کیا جائے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى الْجَزَرِيُّ، نَا عَفَّانُ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ". عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى كَذَّابٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلَى عَفَّانَ وَغَيْرِهِ، وَهَذَا لا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلا رَوَاهُ شُعْبَةُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہ کیا جائے۔ اس روایت کا راوی عبداللہ بن عیسیٰ، کذاب، ہے اس نے عفان اور دیگر راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بھی درست روایت منقول نہیں ہے شعبہ نے بھی اسے روایت نہیں کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3211)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3212)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3213)

عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل کر دو

حدیث :

وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَاتِمٍ الطَّوِيلُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، نَا أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الأَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: "ارْتَدَّتِ امْرَأَةٌ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسْتَتَابَ، فَإِنْ تَابَتْ وَإِلا قُتِلَتْ"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوہ احد کے موقع پر ایک عورت مرتد ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اسے توبہ کرنے کے لیے کہا جائے، اگر وہ توبہ کر لیتی تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3214)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3200)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3215)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3216)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3218)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3219)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3220)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3221)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3222)

عورت مرتد ہو جائے تو اسے ذبح کر دو

حدیث :

نَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ الْقَرَاطِيسِيُّ، نَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَجَلِيُّ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، نَا خَالِدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فِي الْمَرْأَةِ: إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ أَنْ تُذْبَحَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام چھوڑ کر مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اسے ذبح کر دیا جائے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3217)

حضرت علیؓ نے مرتد کو آگ میں جلوا دیا

حدیث :

نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "حَرَّقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ بِالنَّارِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ، وَكُنْتُ أَقْتُلُهُمْ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ"، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ. هَذَا ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

عکرمہ بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے کچھ لوگوں کو جلوادیا، اس بات کی اطلاع سیدنا ابن عباس کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں ان لوگوں کو آگ میں نہ جلواتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اللہ کے عذاب دینے کے طریقے کی طرح (یعنی آگ میں جلا کر) کسی کو عذاب (یعنی سزا) نہ دو۔ (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا) میں ان لوگوں کو قتل کروادیتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:۔"جو شخص اپنا دین (یعنی اسلام) تبدیل کرلے اسے قتل کردو"۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ستیاناس ہو۔ یہ روایت ثابت ہے اور صحیح ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3182)

کفر، شرک اور ارتداد پر قتل

حدیث :

نَا أَبُو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَضْرَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأُتِيَ بِأَخِي بَنِي عِجْلٍ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ قَبِيصَةَ تَنَصَّرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: "مَا حُدِّثْتُ عَنْكَ؟، قَالَ: مَا حُدِّثْتَ عَنِّي؟، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْكَ أَنَّكَ تَنَصَّرْتَ، فَقَالَ: أَنَا عَلَى دِينِ الْمَسِيحِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: "وَأَنَا عَلَى دِينِ الْمَسِيحِ". فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا تَقُولُ فِيهِ؟، فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: طَئُوهُ، فَوُطِئَ حَتَّى مَاتَ، فَقُلْتُ لِلَّذِي يَلِينِي: مَا قَالَ؟، قَالَ: الْمَسِيحُ رَبُّهُ".

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان کے پاس بنو عجل کا ایک شخص مستورد بن قبیصہ لایا گیا جو اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو گیا تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا تمہارے بارے میں مجھے کیا بتایا گیا ہے؟ اس نے دریافت کیا آپ کو میرے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم عیسائی ہوگئے ہو، اس نے کہا:، میں سیدنا مسیح (علیہ الصلوۃ والسلام) کے دین پر قائم ہوں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا میں بھی سیدنا مسیح (علیہ الصلوۃ والسلام) کے دین پر قائم ہوں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا تم ان (یعنی سیدنا مسیح (علیہ الصلوۃ والسلام)) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اس شخص نے جو جواب دیا وہ مجھے سمجھ نہیں آئی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اسے قتل کردو،

اسے قتل کر دیا گیا (راوی کہتے ہیں) میں نے اپنے ساتھ والے سے پوچھا: اس نے کیا کہا: تھا، تو اس نے جواب دیا: اس نے کہا: تھا، سیدنا مسیح (علیہ الصلوۃ والسلام) اس کے پروردگار ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3193)

سنن دار قطنی اور قتل مرتد کا ماخذ

قرآن کی رو سے مرتد کی سزا قتل نہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر سنن دار قطنی کے مصنف نے یہ سزا کہاں سے مستعار لی؟ آیئے سنن دار قطنی کا ماخذ ملاحظہ فرمایئے:

بائیبل کا بیان:

بائیبل عہد نامہ قدیم، کتاب احبار آیات نمبر 10 تا 23 تک کا غور سے مطالعہ فرمایئے:

(10) اور ایک اِسرائیلی عَورت کا بیٹا جِس کا باپ مصری تھا اِسرائیلیوں کے بیچ چلا گیا اور وہ اِسرائیلی عَورت کا بیٹا اور ایک اِسرائیلی لشکر گاہ میں آپس میں مارپیٹ کرنے لگے۔

(11) اور اِسرائیلی عَورت کے بیٹے نے پاک نام پر کُفر بکا اور لَعنت کی۔ تب لوگ اُسے موسیٰ کے پاس لے گئے۔ اُس کی ماں کا نام سلومیت تھا جو دِبری کی بیٹی تھی جو دان کے قبیلہ کا تھا۔

(12) اور اُنہوں نے اُسے حوالات میں ڈال دِیا تاکہ خداوند کی جانب سے اِس بات کا فَیصلہ اُن پر ظاہِر کیا جائے۔

(13) تب خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ۔

(14) اُس لَعنت کرنے والے کو لشکر گاہ کے باہر نِکال کر لے جا اور جِتنوں نے اُسے لَعنت کرتے سُنا وہ سب اپنے اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھیں اور ساری جماعت اُسے سنگسار کرے۔

(15) اور تُو بنی اِسرائیل سے کہہ دے کہ جو کوئی اپنے خُدا پر لَعنت کرے اُس کا گناہ اُسی کے سر لگے گا۔

(16) اور وہ جو خُداوند کے نام پر کُفر بکے ضرُور جان سے مارا جائے۔ ساری جماعت اُسے قطعی سنگسار کرے۔ خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی جب وہ پاک نام پر کُفر بکے تو وہ ضرُور جان سے مارا جائے۔

(17) اور جو کوئی کسی آدمی کو مار ڈالے وہ ضرُور جان سے مارا جائے۔

(18) اور جو کوئی کسی چوپائے کو مار ڈالے وہ اُس کا مُعاوضہ جان کے بدلے جان دے۔

(19) اور اگر کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو عَیب دار بنادے تو جَیسا اُس نے کیا وَیسا ہی اُس سے کیا جائے۔

(20) یعنی عُضو توڑنے کے بدلے عُضو توڑنا ہو اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ جَیسا عَیب اُس نے دُوسرے آدمی میں پَیدا کر دِیا ہے وَیسا ہی اُس میں بھی کر دِیا جائے۔

(21) الغرض جو کوئی کسی چوپائے کو مار ڈالے وہ اُس کا مُعاوضہ دے پر اِنسان کا قاتِل جان سے مارا جائے۔

(22)تُم ایک ہی طرح کا قانُون دیسی اور پردیسی دونوں کے لئے رکھنا کیونکہ میں خُداوند تُمہارا خُدا ہُوں۔

(23)اور موسیٰ نے یہ بنی اِسرائیل کو بتایا۔ پس وہ اُس لعنت کرنے والے کو نِکال کر لشکر گاہ کے باہر لے گئے اور اُسے سنگسار کر دِیا۔ سو بنی اِسرائیل نے جَیسا خُداوند نے موسیٰ کو حکم دِیا تھا وَیسا ہی کیا۔

باب نمبر۔14

بوسہ لینے سے وضو برقرار

وضو اور غسل کے متعلق قرآن کی رہنمائی میں دو آیات ملاحظہ کیجئے:

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔“

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

قرآن کی واضح رہنمائی کے باوجود روایتوں میں کس طرح کی بحثیں ہو رہی ہیں؟ ملاحظہ کیجئے:

بوسہ لینے سے وضو برقرار رہتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الطَّرَسُوسِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَسَارٍ مَدِينِيٌّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لا تُعَادُ الصَّلاةُ مِنَ الْقُبْلَةِ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَيُصَلِّي وَلا يَتَوَضَّأُ". خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ فِي إِسْنَادِهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''بوسہ لینے کی وجہ سے نماز کو دہرایا نہیں جائے گا۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور بعد میں نماز ادا کر لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔ اس روایت کی سند میں منصور بن ڈاذان نامی راوی نے اس طرح کی بات نقل کی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 484)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 485)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 490)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 491)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 492)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 493)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 494)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 495)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 496)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 497)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 500)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 501)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:502)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:503)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:505)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:506)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:507)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:508)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:509)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:511)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:512)

بوسہ لینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ".

''امام مالک، ابن شہاب زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ''اگر شوہر اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر وضو کرنا لازم ہو گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:487)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:486)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:489)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:516)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:517)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:518)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:519)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:520)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:523)

خون پینا

اللہ نے قرآن میں خون پینے سے منع فرمایا ہے، ملاحظہ کیجئے:

قرآن :

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے (چوپایوں میں سے) صرف تمہارے اوپر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ (ذبیحہ) جسے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ حرام قرار دیا ہے۔ پس جو شخص (شدت گرسنگی سے) مجبور ہو جائے درآنحالیکہ وہ بغاوت یا سرکشی کرنے والا نہ ہو۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے بے شک خدا بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔173)

قرآن :

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تم پر حرام کیا گیا ہے۔ مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جائے۔ اور گلا گھوٹا ہوا، یا جو چوٹ لگنے سے یا بلندی سے گر کر، یا سینگ لگنے سے مر جائے یا جسے کسی درندہ نے کھایا ہو۔ سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا ہو۔ اور وہ (بھی حرام ہے) جو قربان کیا جائے بتوں پر (یا کسی آستانے پر) نیز (وہ بھی حرام ہے) جو قرعہ کے تیروں سے تقسیم کیا جائے۔ یہ سب کام فسق (گناہ) ہیں۔ آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے ہاں جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو جائے (اور حرام چیزوں سے کوئی کھا لے) جبکہ گناہ کی طرف راغب نہ ہو تو اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5،آیت نمبر۔3)

قرآن :

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا ہو حرام کیا ہے۔ پس جو (ان کے کھانے پر) مجبور ہو جائے نہ باغی ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا (تو کوئی مضائقہ نہیں) بے شک خدا بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔115)

قرآن کے مقابلے میں درج ذیل حدیث میں حضور ﷺ نے اس صحابی کی حوصلہ افزائی فرمائی جس نے خون پیا تھا، ملاحظہ کیجئے:

کیا انسانی خون پینے والے کیلئے حضور ﷺ نے دعا فرمائی؟

حدیث:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، ثنا رَبَاحٌ النُّوبِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، تَقُولُ لِلْحَجَّاجِ: "إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَدَفَعَ دَمَهُ إِلَى ابْنِي فَشَرِبَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَصُبَّ دَمَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمَسُّكَ النَّارُ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ، وَقَالَ: وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ".

سیدہ اسماء بنت ابو بکر نے حجاج بن یوسف سے یہ کہا: تھا ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے آپ نے اپنا (نکلا ہوا خون) میرے بیٹے کو دیا تو میرے بیٹے نے اسے پی لیا، سیدنا جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (میرے بیٹے) سے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے عرض کیا مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کا خون بہادوں نبی نے فرمایا جہنم تمہیں کبھی بھی نہیں چھوئے گی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا ارشاد فرمایا، ان لوگوں کے لیے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کر دیں گے) ان لوگوں کے لیے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کریں گے)۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 882)

مسند احمد میں تو حضور ﷺ پر الزام لگا دیا گیا ہے کہ آپ نے بھی خون پیا تھا، ملاحظہ کیجئے:

حضور ﷺ نے اسامہ کا خون چوس لیا

حدیث:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ. أَنَّ أُسَامَةَ عَثَرَ بِعَتَبَةِ الْبَابِ فَدَمِيَ. قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمُصُّهُ، وَيَقُولُ: "لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً لَحَلَّيْتُهَا وَلَكَسَوْتُهَا حَتَّى أُنْفِقَهَا".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکھٹ پر لڑکھڑا کر گر پڑے اور ان کے خون نکل آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چوسنے اور فرمانے لگے اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے خوب زیورات اور عمدہ کپڑے پہناتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:25082)

حضور ﷺ نے اسامہ کے زخم کا خون چوس لیا

حدیث :

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ, قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ, عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ, عَنِ الْبَهِيِّ, عَنْ عَائِشَةَ, أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَثَرَ بِأُسْكُفَّةِ, أَوْ عَتَبَةِ الْبَابِ, فَشُجَّ فِي جَبْهَتِهِ, فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمِيطِي عَنْهُ, أَوْ نَحِّي عَنْهُ الْأَذَى" قَالَتْ: فَتَقَذَّرْتُهُ, قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّهُ, ثُمَّ يَمُجُّهُ, وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً, لَكَسَوْتُهُ, وَحَلَّيْتُهُ, حَتَّى أُنَفِّقَهُ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اسامہ بن زید دروازے کی چوکھٹ پر لڑکھڑا کر گر پڑے اور ان کے خون نکل آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی گندگی صاف کر دو، مجھے وہ کام اچھا نہ لگا تو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چوسنے اور فرمانے لگے لڑکی ہوتی تو میں اسے خوب زیورات اور عمدہ کپڑے پہناتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:25861)

باب نمبر۔16

سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان

اللہ تعالیٰ نے سورج کے متعلق قرآن میں فرمایا کہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اپنے مدار میں تیر رہا ہے:

قرآن :

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

وہ وہی خدا ہے جس نے رات دن اور آفتاب وماہتاب سب کو پیدا کیا ہے اور سب اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت 33)

قرآن :

الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے.... اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں

(سورۃ یاسین 36، آیت 40)

قرآن :

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾

اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز و علیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے۔

(سورۃ یاسین 36، آیت 38)

لیکن سنن دار قطنی میں سورج کے متعلق عجیب وغریب باتیں کی جارہی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان

حدیث :

وَقَالَ الْعَلاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلا أُخْبِرُكُمْ بِصَلاةِ الْمُنَافِقِ، يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلا قَلِيلا".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں، وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:999)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1000)

باب نمبر۔17

قبلہ اوّل

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالٰی کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن :

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (96/3)

ترجمہ : ” بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96}

قرآن :

مزید:(33/29,22/26,22/37,22/145,14-142/125,2/2)

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانہ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے، اِسی کو قبلۂ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔ مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلۂ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ گو کہ یہ طبقہ قرآن ہیں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کر سکا لیکن وضع احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کر کے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرا دیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آ گیا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمِ کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس {یروشلم} دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ آپؐ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؐ نے خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا کیں۔ اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنا دیا گیا۔ قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کر دی جائے :

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آ رہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالٰی کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ

آیا۔ بعدازاں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک، قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا :

قرآن :

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (142/2)

ترجمہ: ''اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔ آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔''(مفہوم القرآن)

قرآن :

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ (143/2)

ترجمہ: '' اوراسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تاکہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔''(مفہوم القرآن)

جس نظام کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لے کر آئے اس کا مرکز خانہ کعبہ تھا اور یہ جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس تصوّر سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے :

قرآن :

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص (144/2)

ترجمہ: '' ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ و تصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔''(مفہوم القرآن)

یہ تھی مختصر اًساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ

پہلے سے موجود قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنالیا گیا۔ یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل حدیث میں کہا گیا ہے :

ابتدا میں مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا، بعد میں خانہ کعبہ مقرر ہوا

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى، نا أَبُو هَاشِمٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: " صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ عَلِمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ هَوَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فنزلت: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سورة البقرة آية 144، فَأَمَرَهُ أَنْ يُوَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَمَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَتَوَجَّهْنَا إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ".

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد تقریبا سولہ ماہ تک ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش سے واقف تھا اس نے یہ آیت نازل کی :۔ "ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے تم راضی ہو جاؤ گے تو تم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لو"۔ تو اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا: آپ اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیں (راوی کہتے ہیں:) ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا ہم لوگ اس وقت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے اس شخص نے بتایا تمہارے نبی نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا ہے (یعنی وہ اس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے ہیں) تو ہم نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا، حالانکہ ہم اس وقت دو رکعت نماز ادا کر چکے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1072)

دیگر حوالہ جات:

ابتدا میں مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا، بعد میں خانہ کعبہ مقرر ہوا

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1073)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1074)

باب نمبر۔18

غیر محرم عورت سے بوس و کنار کی سزا

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ :

قرآن :

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط (74/8)

" یہ لوگ سچے مومن ہیں۔"

{سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74}

اور مومنوں کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ :

قرآن :

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ (37/42)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 37}

قرآن :

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ (32/53)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ النجم سورہ نمبر 53 آیت نمبر 32}

لیکن اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل کیا ہے؟ قرآن میں ہے کہ :

قرآن :

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ص وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ قفص وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (135/3)

ترجمہ :" اگر ان سے کبھی (غلطی سے) کوئی معیوب حرکت (فحش) سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنے آپ پر (یا ایک دوسرے پر) زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے لے آتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کر

کے اپنی غلطی کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان طلب کر لیتے ہیں۔اور حقیقت یہ ہے کہ غلط اقدامات کے مضر اثرات سے، قانونِ خداوندی کے علاوہ اور کہاں سے حفاظت مل سکتی ہے۔"

{مفہوم سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 135}

قرآن کی اس وضاحت کے مقابلے میں سنن دار قطنی میں ہے کہ اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھنا شروع کر دے کیونکہ نیکیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

اپنی غلطی پر کیسا ردِ عمل ہونا چاہیے؟

قرآن کے مطابق...یا...درج ذیل حدیث کے مطابق

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔حدیث ملاحظہ کیجیے :

غیر محرم عورت سے بوس و کنار کی سزا دو رکعات نماز

حديث :

حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ لا تَحِلُّ لَهُ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ إِلا قَدْ أَصَابَهُ مِنْهَا إِلا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا؟ فَقَالَ: "تَوَضَّأْ وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ"، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الآيَةَ: وَأَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ سورة هود آية 114، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ فَقَالَ: "بَلْ هِيَ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً". صَحِيحٌ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: "یارسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو کسی ایسی عورت کے قریب جاتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں اور جو مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں، وہ ہر کام اس کے ساتھ کر لیتا ہے، البتہ اس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم اچھی طرح وضو کرو، پھر اٹھ کر نماز ادا کر لو۔" راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "تم نماز کو دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔" سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: "کیا یہ حکم اس شخص کے لیے مخصوص ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے؟" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔" یہ روایت مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 483)

حالت جنابت میں نماز

درج ذیل روایتیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ مذہبی پیشوائیت ایسی روایتوں کی وکالت کس طرح کے ایمان سے کرتے ہوں گے ملاحظہ کیجئے:

حضور ﷺ نے نماز کیلئے تکبیر کہہ دی تو آپ کو اپنا جنبی ہونا یاد آیا (العیاذ باللہ)

حدیث :

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ: أَيْ كَمَا أَنْتُمْ، ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: "إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے، جب آپ نے تکبیر کہی تو پھر آپ وہاں سے واپس مڑ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے جب آپ تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: میں جنابت کی حالت میں تھا اور مجھے غسل کرنا یاد نہیں رہا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1361)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1362)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1363)

حضور ﷺ نے حالت جنابت میں نماز پڑھا دی (العیاذ باللہ)

حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَابُ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ وَأَعَادُوا". هَذَا مُرْسَلٌ، وَأَبُو جَابِرٍ الْبَيَاضِيُّ، مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابت کی حالت میں (بھول کر) لوگوں کو نماز پڑھادی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی نماز کو دہرایا اور لوگوں نے بھی اپنی نماز کو دہرایا۔ یہ روایت مرسل ہے اور ابو جابر نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1369)

حضرت علیؓ نے حالت جنابت میں نماز پڑھادی (العیاذ باللہ)

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، "أَنَّهُ صَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا ". عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ. وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالْكَذِبِ.

عاصم بن ضمرہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے (بھولے سے) جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھادی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز ادا کی اور لوگوں کو بھی یہ ہدایت کی کہ وہ نماز کو دہرائیں۔ اس روایت کا راوی عمرو بن خالد یہ شخص ابو خالد واسطی ہے (جس نے امام زید کے حوالے سے مسند امام زید نقل کی ہے) یہ شخص متروک الحدیث ہے، امام احمد بن حنبل نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے)۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1370)

حضرت عمرؓ نے حالت جنابت میں نماز پڑھادی (العیاذ باللہ)

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا ".

شرید ثقفی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھادی وہ جنابت کی حالت میں تھے انہوں نے اس نماز کو دہرایا لیکن انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1371)

حضرت عثمانؓ نے حالت جنابت میں نماز پڑھادی (العیاذ باللہ)

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ. ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ "صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ نَظَرَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلامًا، فَقَالَ: " كَبِرْتُ وَاللَّهِ أَلا أَرَانِي أَجْنُبُ ثُمَّ لا أَعْلَمُ "، ثُمَّ أَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، وَلا أَجِيءُ بِهِ كَمَا أُرِيدُ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَهُوَ هَذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الْجُنُبُ يُعِيدُ وَلا يُعِيدُونَ، مَا أَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلافًا، وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، وَلا أَحْفَظُهُ. وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا.

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھا دی، وہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے بعد میں جب انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان دیکھا تو بولے: میں بوڑھا ہو گیا ہوں، اللہ کی قسم میرا خیال ہے مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی لیکن مجھے اس کا پتا نہیں چل سکا، پھر حضرت عثمان نے نماز کو دہرایا اور البتہ انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ عبد الرحمن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے جنابت والا شخص اس نماز کو دہرائے گا البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1372)

حضور ﷺ نے بے وضو نماز پڑھا دی (العیاذ باللہ)

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو يُحْمِدَ الْكَلاعِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، عَنْ جُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: " صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ وَلَيْسَ هُوَ عَلَى وُضُوءٍ، فَتَمَّتْ لِلْقَوْمِ، وَأَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ اس وقت وضو کی حالت میں نہیں تھے لوگوں کی نماز مکمل ہو گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نماز کو دہرایا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1366)

باب نمبر۔20

القابات

فرمان خداوندی ہے:

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔11)

قرآن کے برعکس سنن دار قطنی نے محترم ہستیوں سے کیا کیا منسوب کیا، ملاحظہ کیجئے:

اے اندھے!

حديث :

ثنا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثنا هِقْلٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، أَلَمْ أَرَكَ أَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ؟ يَا أَعْوَرُ، وَأَنْتَ تُعَلِّمُنِي دِينِي

محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی ' پھر ایک رکعت وتر ادا کیے تو ایک شخص نے ان سے دریافت کیا اے ابو اسحاق! کیا میں نے آپ کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے دریافت کیا ' تو سیدنا سعد نے فرمایا اے اندھے! کیا تم مجھے میرے دین کی تعلیم دو گے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1670)

القابات

حديث :

نَا نَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ، نَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، أَنَّ رَجُلا قَالَ لِرَجُلٍ: " يَا ابْنَ شَامَةِ الْوَذْرِ، فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: إِنَّمَا عَنَيْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا "، فَأَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَجُلِدَ الْحَدَّ .

معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا: اے مرد کی شرمگاہ سونگھنے والی عورت (یعنی زنا کرنے والی عورت) کے بیٹے! توسیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا، اس نے کہا: میں اس کے ذریعہ یہ معنی مراد لیا ہے توسیدنا عثمان کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگائے گئے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3478)

القابات

حدیث :

نَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، " قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْمِفْصَلِ وَحَسَمَهَا، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أُيُورُ الْحُمُرِ ".

حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ہاتھ جوڑوں سے کٹوادیے تھے اور (خون کا بہاؤ روکنے کے لیے) ان پر داغ لگوائے تھے ان لوگوں کے ہاتھوں کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ گویا گدھوں کے عضو مخصوص کی طرح تھے۔۔۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3491)

باب نمبر-21

فوت ہونے والے کے روزے اس کا وارث رکھے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن :

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (165/6)

ترجمہ:"کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

{سورۃ الانعام 6 آیت 165}

قرآن :

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر چکے اُن کی کمائی اُن کے لیے تھی اور تمہاری کمائی تمہارے لیے تم سے اُن کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا۔

(سورۃ البقرہ 2 آیت 141)

قرآن :

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ
(48/2)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ 2 آیت 48}

قرآن :

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

" اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 123)

قرآن :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ‌ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ

”اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔“

(سورۃ البقرہ 2 آیت 254)

قرآن :

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ‌ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ‌ ؕ (286/2)

”اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش (کے مطابق) اس کے لئے (اجر) ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب) ہے جو اس نے کمایا۔“ (سورۃ البقرہ 2 آیت 286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3 آیت 90۔ سورۃ آل عمران 3 آیت 115۔ سورۃ النساء 4 آیت 109۔ سورۃ النساء 4 آیت 123۔ سورۃ المائدہ 5 آیت 36۔ سورۃ الانعام 6 آیت 70۔ سورۃ یونس 10 آیت 54۔ سورۃ الرعد 13 آیت 16۔ سورۃ ابراہیم 14 آیت 31۔ سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔ سورۃ لقمٰن 31 آیت 33۔ سورۃ السبا 34 آیت 42۔ سورۃ الزمر 39 آیت 47۔ سورۃ المومن 40 آیت 18۔ سورۃ الحدید 57 آیت 15۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 134۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 139۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 141۔ سورۃ یونس 10 آیت 41۔ سورۃ ھود 11 آیت 35۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 272۔ سورۃ العنکبوت 29 آیت 6۔ سورۃ الفاطر 35 آیت 18۔ حٰمٓ السجدۃ 41 آیت 46۔ سورۃ الانعام 6 آیت 52۔ سورۃ یونس 10 آیت 41۔ سورۃ النور 24 آیت 54۔ سورۃ السبا 34 آیت 25۔ سورۃ الزمر 39 آیت 39۔ سورۃ الشوریٰ 42 آیت 15۔ سورۃ الانعام 6 آیت 165۔ سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 15۔ سورۃ الزمر 39 آیت 7۔ سورۃ النجم 53 آیت 38۔ سورۃ العنکبوت 29 آیت 33۔ سورۃ التحریم 66 آیت 10۔ سورۃ الاحزاب 33 آیت 30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

فوت ہونے والے کے روزے اس کا وارث رکھے

حدیث :

قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُويَهِ، وَأَبُو نَشِيطٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالُوا: ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ. ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُويَهِ، عَنْ عَمْرِو

بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ". هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے اس کی سند مستند ہے' اسے عمرو بن حارث نے عبیداللہ بن ابوجعفر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2335)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2336)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2337)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2338)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2339)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2340)

باب نمبر۔22

آیت منسوخ

نسخ کے بارے میں مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ملاحظہ کیجیے :

''اسی طرح قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض احکام منسوخ فرمائے اوران کی جگہ نیا حکم نازل فرمایا۔ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔شاہ ولی اللہ نے 'الفوز الکبیر' میں ان کی تعداد صرف پانچ بیان کی ہے۔یہ نسخ تین قسم کا ہے۔ایک تو مطلقاًنسخِ حکم یعنی ایک کو بدل کر دوسرا حکم نازل کر دیا گیا۔دوسرا ہے نسخ مع التلاوۃ۔یعنی پہلے حکم کے الفاظ قرآنِ مجید میں موجود رکھے گئے ہیں،ان کی تلاوت ہوتی ہے لیکن دوسرا حکم بھی،جو بعد میں نازل کیا گیا،قرآن میں موجود ہے،یعنی ناسخ اور منسوخ دونوں آیات موجود ہیں۔نسخ کی ایک تیسری قسم یہ ہے کہ ان کی تلاوت منسوخ کر دی گئی یعنی قرآنِ کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں شامل نہیں فرمایا،لیکن ان کا حکم باقی رکھا گیا۔جیسے

الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ۔(موطاامام مالک)

''شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کا ارتکاب کریں تو یقیناانہیں سنگسار کر دیا جائے۔''

(بحوالہ:سعودی حکومت کا شائع کردہ قرآنِ کریم مع اُردو ترجمہ و تفسیر صفحہ نمبر 44)

آگے چل کر لکھتے ہیں :

''بعض قدیم گمراہوں (مثلاًابو مسلم اصفہانی معتزلہ)اورآج کل کے بھی بعض متجددین نے یہودیوں کی طرح قرآن میں نسخ ماننے سے انکار کیا ہے لیکن صحیح بات وہی ہے جو مذکورہ سطروں میں بیان کی گئی ہے،سلف صالحین کا عقیدہ بھی اثباتِ نسخ ہی رہا ہے۔''

(ایضاًصفحہ نمبر 44)

قارئین کرام!اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ قرآن کی فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہیں بلکہ مذہبی پیشواؤں نے اپنے اپنے وضع کردہ فارمولے کے تحت مختلف آیتوں کو منسوخ قرار دیا۔یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ نے پانچ آیتوں کو منسوخ ثابت کیا،ایک صاحب(غالباًعلامہ جلال الدین سیوطی)بائیس(22)آیات کی تنسیخ کے قائل ہیں جبکہ ایک امام صاحب پانچ سو(500)آیات کا نسخ ثابت کرتے ہیں۔

غور کریں یہ عقیدہ اس کتاب کے بارے میں اختیار کیا گیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ {9/15} ''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' {سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9} بلا شک وشبہ قرآن کی آیات کے متعلق ناسخ ومنسوخ کا عقیدہ خلافِ قرآن ہے،قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں بلکہ قرآن پورے کا پورا غیر

متبدل اور کامل ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ {115/6} مذکورہ مسئلے کا حل قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت کیلئے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے، ان سب کو کتابیں عطا فرمائیں {213/2} اور جن کو رسول کہہ کر پکارا گیا، انہیں بھی کتابیں دی گئیں {25/57} لیکن ان سابقہ انبیاء ورسل کی امتیں اپنے نبی یا رسول کی کتاب میں تحریف کر دیتی تھیں۔ (46/4) (3/186) (3/77) (3/70) (2/79) (2/75) (9/31) (22/52) (41/45) (6/92)(5/41)(5/15)۔ جس کے بعد اللہ ایک نئے نبی کو مبعوث فرما دیتا تھا یہاں تک کہ اللہ نے آخری مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اپنی آخری کتاب یعنی قرآنِ حکیم نازل کیا تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے لی {9/15} اس کو غیر متبدل اور کامل قرار دیا {115/6}۔ اب اس کتاب کے کسی ایک حرف کو بھی قیامت تک کوئی انسان منسوخ نہیں کر سکتا، نہ ہی اس میں کسی قسم کی کوئی تحریف کی جاسکتی ہے۔

نسخ کا ماخذ :

مسلمانوں کی اکثریت اس بات پر حیران ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو غیر متبدل اور محفوظ کہا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض آیات اس میں شامل ہونے سے رہ گئیں، ایسا عقیدہ رکھنا تو اللہ، رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہؓ کی کھلی توہین کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کا جواب ہے کہ یہ عقیدہ قرآنِ کریم کی آیات کی غلط تعبیر کرنے سے وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106 میں سابقہ انبیاء کی وحی کے بارے میں فرمایا :

قرآن :

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ؕ **(106/2)**

ترجمہ: ''کوئی آیت جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے ہم بھلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106}

جب نسخ قرآن کا عقیدہ پہلے سے ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہو تو پھر قرآن سے آپ کچھ بھی ثابت کر لیں، حالانکہ درج بالا آیت کریمہ سے ملحق سابقہ آیت میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو جواب دے رہا ہے۔ چونکہ اہل کتاب پر یہ بات گراں گزر رہی تھی کہ ہمارے نبی پر نازل کی گئی کتاب کے بعد کسی اور پر بھی کوئی کتاب اترے لہٰذا وہ قرآن مجید پر بھی مختلف اعتراضات کرتے رہتے تھے، اللہ نے ان اہل کتاب کے دلوں میں موجود عناد کو بیان فرما کر اس کا جواب کچھ یوں دیا :

قرآن :

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝١٠٥ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

ترجمہ: " اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ نہیں چاہتے اور نہ مشرک کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل کی جائے، اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔" (سابقہ انبیاء پر نازل شدہ) کوئی آیت (حکم) جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسا حکم لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

مذکورہ بالا آیت میں بیان کردہ نسخ سے نسخِ قرآن مراد لینا کسی لطیفے سے کم نہیں، یہاں تو سابقہ کتبِ سماویہ کے احکام کی بات ہو رہی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی ہی کتاب مانیں گے لہٰذا یہاں نسخِ تورات و انجیل و دیگر کتب سماویہ ہی ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے مفسرین کا اصرار ہے کہ یہاں نسخِ قرآن کا ذکر ہے حالانکہ اللہ نے سابقہ آیات میں واضح کیا کہ یہود کہتے ہیں کہ ہم خدا کے خاص فضلوں کے وارث ہیں، ہم اپنے نبیوں کی کتب کو مانتے ہیں غیر کے کلام کو ماننے کیلئے تیار نہیں اس پر اللہ نے ان کے سامنے یہ کون سی دلیل پیش کر دی کہ میرا قرآن منسوخ بھی ہو جاتا ہے اور بھلا بھی دیا جاتا ہے اس لئے تم اس پر ایمان لے آؤ۔ یا للعجب۔۔۔ ہماری کتب احادیث کا کیا حال ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

آیت منسوخ

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ سورة البقرة آية 184، وَيَقُولُ: "لَمْ تنسخ".

عکرمہ بیان کرتے ہیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے "اور جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر لازم ہے" سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے یہ آیت منسوخ ہوئی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2387)

آیات رضاعت قرآن میں نازل ہوئی تھیں، بعد میں منسوخ ہو گئیں

حدیث :

نَا نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُويَهِ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: "نزل فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، وَهِيَ تُرِيدُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ، ثُمَّ نزل بَعْدُ أَوْ خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرآن میں پہلے دس متعین مرتبہ چوسنے کا حکم نازل ہوا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ رضاعت جس کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے' اس میں دس مرتبہ چوسنا لازم ہے' اس کے بعد پانچ متعین مرتبہ کا حکم نازل ہوا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4384)

اللہ تعالی کے کلام کا ایک حصہ دوسرے کو نسخ کر سکتا ہے

حديث :

نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْكَبِيرِ، نَا جَبْرُونُ بْنُ وَاقِدٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلامِي لا ينسخ كَلامَ اللَّهِ، وَكَلامُ اللَّهِ ينسخ كَلامِي، وَكَلامُ اللَّهِ ينسخ بَعْضُهُ بَعْضًا".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرا کلام' اللہ کے کلام کو نسخ نہیں کر سکتا' لیکن اللہ تعالی کا کلام میرے کلام کو نسخ کر سکتا ہے اور اللہ تعالی کے کلام کا ایک حصہ دوسرے کو نسخ کر سکتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4277)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4278)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4279)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2378)

حکم منسوخ نہیں

حديث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، "يَقْرَؤُهَا: وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ سورة البقرة آية 184، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ لا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا، فَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا". وَهَذَا صَحِيحٌ.

عطاء بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا ''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔'' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ حکم منسوخ نہیں ہے' اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی یا وہ عورت ہے جو اب کبھی روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے' تو وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں یہ روایت صحیح ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2381)

باب نمبر۔23

حج بدل

اِسلام کا سارا نظام قانونِ مکافاتِ عمل پر قائم ہے۔ مکافاتِ عمل کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک نتیجہ متعین کر دیا ہے، اِنسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا، اُس کا نتیجہ ضرور بالضرور برآمد ہوتا ہے، اگر کام اچھا ہے تو نتیجہ اچھا اور اگر کام بُرا ہے تو نتیجہ بھی بُرا۔ اِس قانون کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ''آپ اللہ کے قانون کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے'' {سورۃ الفاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 43، سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 77، سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 23، سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 38}۔

طبیعی کائنات میں اِنسان کے سوا ہر چیز قوانینِ خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اللہ نے فرمایا: ''آسمانوں اور زمین کی ہر شے اور فرشتے وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے'' {سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50}۔

ہم یہاں اِنسانی دُنیا کی بات کرنا چاہتے ہیں، اِنسانی دُنیا میں زندگی کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ طبیعی زندگی اور اِنسانی زندگی۔ طبیعی زندگی میں تمام کام طبیعی قوانین کے مطابق طے پاتے ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، صحت، بیماری اور موت وغیرہ۔ اس میں اِنسان کے اِختیار، اِرادہ اور علم کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جائے گی اور تکلیف ہو گی۔ اِس میں اِس بات کی کوئی قید نہیں کہ اِنسان کو اِس کا علم ہو کہ آگ میں اُنگلی جل جاتی ہے تو اُنگلی جلے اور اگر اِس کو اِس کا علم نہ ہو تو اُنگلی نہ جلے۔ دوسری بات یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ اِنسان اپنے اِرادے اور فیصلے سے اُنگلی ڈالے تو اُنگلی جلے اور اگر کوئی دوسرا شخص اِس کی اُنگلی زبردستی آگ میں ڈال دے تو اُنگلی نہ جلے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ یہ قانون اِس قدر اٹل ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اُنگلی میری جلے اور درد کسی اور کو ہونے لگے۔ اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی میرے درد میں سے کچھ حصّہ لے لے اور میری تکلیف میں تخفیف ہو جائے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کسی کی سفارش پر درد مِٹ جائے یا میں رشوت دے کر اپنا درد ختم کروا لوں۔

دوسری طرف اِنسانی زندگی میں معاشرہ کچھ قوانین وضوابط مرتّب کرتا ہے جن کی پابندی سب افراد کیلئے ضروری ہوتی ہے، جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے، معاشرہ اُسے مجرم قرار دیتا ہے اور اپنے وضع کردہ قانون کے تحت مجرم کو سزا دیتا ہے، یہ بھی قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے لیکن اِس میں اور طبیعی قوانین میں ایک بڑا اہم فرق ہے، وہ یہ کہ معاشرہ کے نظامِ عدل کی رُو سے ممکن ہے ایک آدمی قانون شکنی کرے لیکن نظامِ عدل کی گرفت میں نہ آئے۔ دوسری صورت یہ کہ گرفت میں آئے بھی تو کسی نہ کسی طرح اپنے جرم کی سزا پانے سے بچ جائے رِشوت سے، سفارش سے یا فریب دہی سے وغیرہ۔ جو شخص اِس طرح قانون شکنی کی سزا سے محفوظ رہ جائے، اِس میں اور قانون کی پیروی کرنے والے شخص میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دونوں فریق معاشرے کی نگاہ میں ''باعزّت شہری'' ہوتے ہیں اور

جب معاشرے میں قانون شکنی عام ہو جائے تو قانون شکن، اُن لوگوں کے مقابلے میں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں، زیادہ مزے میں رہتے ہیں کیونکہ یہ جائز اور ناجائز ہر طریقے سے مفاد حاصل کر لیتے ہیں اور عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآنی نظریہ زندگی

اِس نظریہ کی رُو سے اِنسان کی زندگی محض طبعی نہیں بلکہ اِس کے علاوہ ایک اور شے بھی ہے جس کا نام اِنسانی ذات ہے۔ اِنسان دُنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اُس کا اثر اس کی ذات پر پڑتا ہے، اچھے کام کا اچھا اثر اور بُرے کام کا بُرا اثر۔

جس طرح طبعی زندگی کے مطابق آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جاتی ہے اِسی طرح قرآنی نظریہ زندگی کے مطابق جب اِنسان اچھا یا بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے۔ مزید یہ کہ طبعی زندگی کی طرح قرآنی نظریہ حیات میں بھی کسی پولیس، عدالت یا انتظامیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نتیجہ از خود مرتّب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کرنے کا اِرادہ کرتا ہے لیکن اُسے موقعہ نہیں ملتا، یہ شخص معاشرے کے نظامِ عدل کی رُو سے مجرم نہیں قرار پائے گا لیکن اُس کی اِس بُری نیّت کا اثر اس کی ذات پر مرتّب ہو جاتا ہے۔ دوسری مثال یہ کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کر دیتا ہے لیکن رِشوت سے، سفارش سے، فریب دہی سے یا کسی بھی طریقے سے سزا سے بچ جاتا ہے لیکن اِس کی ذات پر اس کا اثر ضرور بالضرور مرتّب ہوتا ہے، فرمانِ خداوندی ہے کہ "آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو تم کرتے تھے"۔ {سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 28، سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 16، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 147، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 180، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 51، سورۃ الھود سورہ نمبر 11 آیت نمبر 111، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 7، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 111، سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 17، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 70}

اَجر دوسروں کو منتقل نہیں کیا جا سکتا :

یہاں ہم وہ قرآنی آیات بیان کرنا چاہتے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ اِنسان دُنیا میں جو عمل بھی کرتا ہے اُس کا اثر صرف اُس کی اپنی ذات پر مرتّب ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے کی ذات پر، یعنی یہ ہو نہیں سکتا کہ چوری کرنے کا اِرادہ میں کروں لیکن اِس کے بُرے اثرات کسی دوسرے شخص کی ذات پر مرتّب ہو جائیں یا عملِ صالح میں کروں لیکن اِس کے خوشگوار نتائج کسی اور کی ذات پر مرتّب ہو جائیں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن :

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ط (46/41)

ترجمہ: " جس نے اچھے عمل کیے تو اپنی ذات کیلئے کیے اور جس نے بُرائی کی اُس کا وبال اُسی پر ہو گا۔"

{سورۃ حٰمٓ السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 46}

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن :

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ

اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

(سورۃ الانعام 6،آیت نمبر۔164)

(سورۃ بنی اسرائیل 17،آیت نمبر۔15)

(سورۃ الفاطر 35،آیت نمبر۔18)

(سورۃ الزمر 39۔آیت نمبر۔7)

(سورۃ النجم 53،آیت نمبر۔38)

قرآن :

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ 2آیت 48}

قرآن :

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ 2آیت 123)

قرآن :

۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

”اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔“

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن :

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

”اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔“(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خیال سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

قرآن :

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47 ۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت6۔سورۃ الفاطر 35 آیت18۔حٰم السجدۃ 41آیت46۔سورۃ الانعام 6آیت52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور 24آیت54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت15۔سورۃ الانعام 6آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت38۔سورۃ العنکبوت 29آیت33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت30۔

اِن آیات میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اِنسان کے اچھے یا بُرے عمل کا فائدہ یا نقصان صرف اُسی کو ہوتا ہے لیکن سنن دار قطنی کی درج ذیل احادیث میں قرآن کی درج بالا آیات کا اِنکار کیا جا رہا ہے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حج بدل

حديث :

نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الإِسْلامِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: "أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دَيْنًا عَلَيْهِ أَقَضَيْتَهُ عَنْهُ؟". قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "فَاحْجُجْ عَنْ أَبِيكَ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی میرے والد فوت ہو چکے ہیں ' ان پر حج کرنا فرض تھا' کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2609)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2611)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2612)

حج بدل

حديث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ، وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص اپنے باپ اور ماں کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس نے ان کی طرف سے حج کا فرض ادا کر دیا اور اس شخص کو دس مرتبہ حج کرنے کا ثواب حاصل ہو گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2610)

حج بدل

حديث :

ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ، أنا شُعْبَةُ ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ، نا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَدْرَكَ الْإِسْلامَ لا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلا الظَّعْنَ، قَالَ: " حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ ". كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

سیدنا ابو رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا انہوں نے عرض کی میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں وہ مسلمان ہو گئے ہیں لیکن اب وہ ج عمرہ اور سفر نہیں کر سکتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2710)

باب نمبر۔24

صحابہؓ کے سر میں جوئیں

قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ :

قرآن :

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ (222/2)

ترجمہ: ’’بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے‘‘۔

{سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 222}

قرآن :

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾

اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔108)

نبی کریم ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرامؓ قرآن پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے لوگ تھے اور آپ سب سے زیادہ صفائی پسند تھے لیکن دشمنان رسول و صحابہ نے آپ کی شان کو کم کرنے کیلئے کیا لکھا؟ ملاحظہ کیجئے :

صحابہؓ کے سر میں جوئیں

حدیث :

ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ ".

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، یہ حدیبیہ کے مقام کی بات ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں انہوں نے عرض کی جی ہاں! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سر منڈ والیں حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے

مقام پر موجود تھے اور نبی نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات بیان نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کھول لیں گے چونکہ لوگ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ نے فدیہ کا حکم نازل کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک، فرق، چھ غریبوں کے درمیان تقسیم کردیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھ لیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2780)

صحابہؓ کے سر میں جوئیں

حدیث :

ثنا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، قَالا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: "مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَيَصُومَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يَنْسُكَ". قَالَ سُفْيَانُ: فنزلت هَذِهِ الآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ سورة البقرة آية 196 بِهِ.

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں پھر نبی نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سر منڈوا لیں اور تین دن روزے رکھیں یا ایک، فرق، چھ مسکینوں کو کھانے کے لیے دیں یا قربانی کرلیں۔ سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں (اس واقعہ کے بارے میں) یہ آیت نازل ہوئی "تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ ہدیہ دے"۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2781)

صحابہؓ کے سر میں جوئیں

حدیث :

ثنا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الأُبُلِّيُّ، قَالُوا: نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ تَتَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ".

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، یہ حدیبیہ کے مقام کی بات ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں انہوں نے عرض کی جی ہاں! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سر منڈوالیں حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے اور نبی نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات بیان نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کھول لیں گے چونکہ لوگ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ نے فدیہ کا حکم نازل کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک ،فرق، چھ غریبوں کے درمیان تقسیم کر دیں یا ایک جانور کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھ لیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2782)

صحابہؓ کے سر میں جوئیں

حدیث :

حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَيُّوبَ، وَسَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: مَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟"، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "احْلِقْ"، فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ سورة البقرة آية 196. فَالصِّيَامُ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ، وَالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ.

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے، یہ حدیبیہ کی بات ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنا سر منڈوا دو۔ (راوی بیان کرتے ہیں) تو یہ آیت نازل ہوئی "تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اسے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ کرلے یا قربانی کرے۔ روزہ رکھنے کا حکم تین دن روزے رکھنا ہے صدقے سے مراد یہ ہے چھ مسکینوں کو ایک ،فرق، دیا جائے اور قربانی سے مراد یہ ہے بکری کی قربانی دی جائے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2783)

صحابہؓ کے سر میں جوئیں

حدیث :

ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَلَهُ وَفْرَةٌ، وَبِأَصْلِ كُلِّ شَعْرَةٍ وَبِأَعْلاهَا قَمْلَةٌ أَوْ صُؤَابٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا الأَذَى أَمَعَكَ نُسُكٌ؟"، قَالَ: لا، قَالَ: "فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينٍ صَاعٌ".

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے ان کے بال بڑے تھے ان کے بالوں کی جڑوں میں اور ان کے اوپر والے حصے میں جوئیں تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اس تکلیف میں ہو، کیا تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! نبی نے فرمایا پھر اگر تم چاہو تو تین دن روزے رکھ لو یا تین صاع کھجوریں (غریبوں کو) کھلا دو ہر ایک مسکین کو ایک صاع دو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2784)

باب نمبر۔25

زمین ٹھیکے پر دینا جائز ہے

قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کا زرّیں اُصول ہے کہ معاوضہ محنت کا ہے، سرمائے کا نہیں۔ نظام سرمایہ داری کے پیروکاروں کو اِس اُصول کی سمجھ نہیں آرہی تھی، اِس لیے وہ کہتے تھے کہ " تجارت اور سُود ایک ہی چیز ہے" {275/2}۔ اُنہیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایک شخص ایک کاروبار میں ایک سو {100} روپے لگا کر ایک ماہ میں بیس {20} روپے منافع کماتا ہے جسے قرآن جائز قرار دیتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک شخص ایک سو {100} روپے کسی دوسرے آدمی کو بطور قرض دیتا ہے اور ایک ماہ بعد وہ بھی بیس {20} روپے بطور سُود کماتا ہے، یہ بیس روپے کیسے حرام ہو جاتے ہیں؟ فرمایا "اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے" {275/2}۔

تجارت میں چونکہ اِنسان سرمائے کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے اِس لیے وہ جو کچھ اصل زر سے زائد لے رہا ہوتا ہے وہ دراصل اپنی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے نہ کہ سرمائے کا، اِس لیے یہ حلال ہے جبکہ سُود میں چونکہ محنت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ نے اِسے حرام قرار دیا ہے۔ المختصر یہ کہ ہر وہ مال جو سرمائے کے بل بوتے پر اور محنت کے بغیر حاصل ہو جائے، حرام ہے جیسے سُودی قرضے دینا، زمین خرید کر مزارعوں کو کاشت کرکے {INVEST} کیلئے دے دینا اور پیداوار کا ایک حصّہ بِلا محنت ہتھیا لینا، مکان کرایہ پر دینا، کسی دوسرے کے کاروبار میں روپیہ بِلا محنت منافع میں حصّہ دار بن جانا، بینک میں روپیہ جمع کرا دینا اور بغیر محنت کے منافع لینا وغیرہ۔

دوسری طرف سنن دار قطنی میں لکھا ہے کہ:

زمین ٹھیکے پر دینا جائز ہے

حدیث :

ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا إِلَى الْيَهُودِ مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین اور وہاں کے کھجوروں کے باغات یہودیوں کو دے دیے تھے کہ وہ (مسلمانوں کو) نصف ادائیگی کر دیا کریں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2943)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2944)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2945)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2947)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2948)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2949)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2950)

باب نمبر۔26

وارث کیلئے وصیت نہیں

اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے مسلمان پر جس کے پاس مال ہو وصیت کرنا فرض کیا ہے:

قرآن :

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾

تم پر فرض کیا جاتاہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آپہنچے اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے،

(سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر۔180)

وصیت کیلئے اللہ کریم نے کوئی شرط یا پابندی نہیں لگائی کہ اتنے حصے کی کی جا سکتی ہے اس سے زیادہ کی نہیں، اور نہ ہی یہ قدغن ہے کہ فلاں کیلئے کر سکتا ہے اور فلاں کیلئے نہیں لیکن سنن دار قطنی نے قرآن کی مخالفت میں درج ذیل پابندیاں لگائی ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

وارث کیلئے وصیت نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ "فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا الطَّعَامُ؟، قَالَ: ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا، ثُمَّ قَالَ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ".

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے ہر حق دار کا حق مقرر کیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی بچہ صاحب فراش کو ملے گا، اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی اور ان لوگوں کا حساب اللہ کے ذمے ہو گا جو شخص اپنے حقیقی باپ کے علاوہ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو ای سے شخص پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے

قیامت کے دن تک لعنت ہوتی رہے گی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں سے کچھ خرچ نہ کرے، عرض کی گئی یارسول اللہ اناج بھی نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہمارا سب سے اہم مال ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا عارضی طور پر استعمال کے لیے کی جانے والی چیز واپس کی جائے گی اور عطیے کے طور پر عارضی استعمال کے لیے جو چیز دی گئی ہو) وہ بھی واپس کی جائے گی، قرض ادا کیا جائے گا اور نگران شخص تاوان ادا کرنے کا پابند ہو گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2960)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4150)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4151)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4152)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4153)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4154)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4155)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4295)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4296)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4297)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4298)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4299)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4300)

جھاڑ پھونک

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

قرآن :

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط (44/5)

”میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔“

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 44}

قرآن :

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ز (41/2)

ترجمہ: ”میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 41}

ایک جگہ فرمایا :

قرآن :

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا لا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ صلے ج وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (174/2)

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھُپاتے ہیں اور اسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔“ (سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 174)

تھوڑے مول پر نہ بیچو“ کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ معاوضہ مل جائے تو مہنگے داموں فروخت کردو، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دنیا کی ہر چیز کو آخرت کے مقابلے میں ”قلیل“ کہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

قرآن :

قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ ج(77/4)

"آپؐ فرمادیں دنیاکافائدہ تھوڑاہے۔"

قرآن :

اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ ج فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ (38/9)

ترجمہ: "کیاتم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیاکی زندگی کو پسند کرلیا؟ سو (کچھ بھی) نہیں ہے زندگی کاسامان آخرت کے مقابلہ میں مگر قلیل۔" (سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9 آیت نمبر38)

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے دین فروشی مت کرو۔ لیکن سنن دار قطنی کی درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرایا جارہاہے۔ (نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔

دم اور میرا حصہ

حدیث :

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: "بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا، قَالَ: فَنَزَلْنَا عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يُضَيِّفُونَا فَأَبَوْا، قَالَ: فَلُدِغَ سَيِّدُ الْحَيِّ فَأَتَوْنَا، فَقَالُوا: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا، وَلَكِنْ لَا أَفْعَلُ حَتَّى تُعْطُونَا، فَقَالُوا: فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاءً، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَبَرَأَ، قَالَ: فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا عَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ، قَالَ: فَكَفَفْنَا حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: وَمَا عِلْمُكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، فَاقْسِمُوهَا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ"..

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم تیس سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا ہم نے ایک عرب قبیلے (کی بستی) کے پاس پڑاؤ کیا ہم نے ان سے مہمان نوازی کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا کیا آپ میں سے کوئی شخص بچھو کے کاٹنے کا دم کرسکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے جواب دیا ہاں میں کرسکتا ہوں، لیکن میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم لوگ ہمیں (اس کا معاوضہ) ادا نہیں کروگے انہوں نے کہا: ہم آپ لوگوں کو (اس کے معاوضے میں) تیس بکریاں دیں گے، راوی کہتے ہیں، میں نے اس شخص پر سورہ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا، جب ہم نے وہ بکریاں وصول کیں تو ہمیں اس بارے میں کچھ الجھن محسوس ہوئی ہم نے ان بکریوں کا گوشت استعمال نہیں کیا پھر جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے دریافت کیا تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے ؟ (میں نے جواب دیا آپ نے بتایا ہے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم انہیں تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3034)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3035)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3036)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3037)

تم جس بھی چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اس میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے

حدیث :

ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى الطَّائِيُّ ، نَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْحُسَيْنِ الْعِجْلِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ ابْنِ مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، ثُمَّ قَالَ : " بَيْنَمَا رَكْبٌ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ زَعِيمَ الْحَيِّ لَسَلِيمٌ يَعْنِي لَدِيغًا ، فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ ؟ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلَى شَاءٍ ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِلَى أَصْحَابِهِ ، فَقَالُوا : بِمَ رَقَيْتَهُ ؟ قَالَ : رَقَيْتُهُ بِأُمِّ الْكِتَابِ ، فَقَالُوا : أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا ؟ فَلَمْ يَقْرَبُوا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا ، فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ ، يَعْنِي أُمَّ الْكِتَابِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ " ، أُخْرِجَ فِي الصَّحِيحِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام کہیں جا رہے تھے ایک شخص ان کے سامنے آیا اور بولا: اس قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا ہے کیا تم میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے تو ان حضرات میں سے ایک صاحب چلے گئے انہوں نے سردار پر دم کیا اس شرط پر کہ بکریاں دی جائیں گی پھر وہ ان بکریوں کو ساتھ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا آپ نے کس چیز کے ذریعہ دم کیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے سورۃ فاتحہ کے ذریعہ دم کیا تھا تو ان ساتھیوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ ان ساتھیوں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں لیا جو انہیں معاوضے کے طور پر ملا تھا، جب یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا یا رسول الله اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو ان صاحب نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا جو انہوں نے کیا تھا (یعنی سورۃ فاتحہ کا دم کیا تھا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ یعنی سورۃ فاتحہ کا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، تم جس بھی چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اس میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔ یہ حدیث صحیح میں نقل کی گئی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3038)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3039)

جھاڑ پھونک دم جائز ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْجَشَّاشُ، نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَوَجَدَ عِنْدَهُمْ رَجُلا مَجْنُونًا فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ فَأُعْطِيَ مِائَةَ شَاةٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: "هَلْ قُلْتَ إِلا هَذَا؟ ". قَالَ: لا، قَالَ: خُذْهَا فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، فَلَقَدْ أَكَلْتَهُ بِرُقْيَةِ حَقٍّ.

خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سے واپس جا رہے تھے، تو ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، انہوں نے ان لوگوں کے پاس ایک دیوانے شخص کو دیکھا، انہوں نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا، وہ شخص ٹھیک ہو گیا، انہیں ایک سو بکریاں دی گئیں وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے یہی سورۃ (فاتحہ) پڑھی تھی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے وصول کر لو، میری زندگی کی قسم! جو شخص کوئی باطل دم کر کے کچھ کھائے گا (وہ غلط ہو گا) تم نے تو اسے حق دم کر کے کھایا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4810)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4811)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4812)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4813)

باب نمبر۔28

کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جاسکتا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر (نازل کی گئی تورات میں یہ حکم) لکھ دیا (تھا) کہ جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)، اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) اس کے بعد ان میں سے اکثر لوگ یقیناً زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں،

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔32)

درج بالا آیت میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یہ کام جس نے بھی کیا خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ جبکہ مندرجہ ذیل حدیث میں مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جارہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ کا فرمان ہے کہ " بے شک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے" (القرآن) ۔ غور کیجئے کہ یہ کیسا عدل ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا؟

کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جاسکتا

حدیث :

نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، نَا أَبِي، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَجْرَدِ، عَنْ مَالِكٍ الْأَشْتَرِ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، "إِنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ سَمِعْنَا أَشْيَاءَ فَهَلْ عَهِدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ؟، قَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فِي عِلَاقَةِ سَيْفِي، فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَجَاءَتْ بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ فَهِيَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا، أَنْ لَا يُعْضَدَ شَوْكُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَالْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، لا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ".

مالک اشتر بیان کرتے ہیں: میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر گئے تو ہم نے کچھ باتیں سنی ہیں، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز بطور خاص آپ کو دی؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں صرف یہ صحیفہ ہے جو میری تلوار کے دستے میں ہے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کنیز کو بلایا تو وہ اس صحیفے کو لے کر آئی (اس میں یہ تحریر تھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:۔"بیشک سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، دونوں طرف کی سنگلاخ زمین کے درمیان موجود (مدینہ منورہ) حرم ہے یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جاسکتا، یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جاسکتا، جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی دوسروں کے مقابلے میں تمام اہل ایمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں ان کے خون یکساں اہمیت کے حامل ہیں ان کے کسی عام فرد کی دی ہوئی پناہ کو تسلیم کیا جائے گا اور کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جاسکتا۔۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3152)

دیگر حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3249)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3289)

آزاد شخص کو کسی غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

حدیث:

نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نَا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نَا عُثْمَانُ الْبُرِّيُّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: آزاد شخص کو کسی غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3252)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3253)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3255)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3256)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3258)

آزاد شخص کو کسی غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا

حدیث :

نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: "مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَمِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُقْتَلَ حُرٌّ بِعَبْدٍ".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت (کا حکم) یہ ہے: کسی کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے، سنت (کا حکم) یہ ہے کسی غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہ کیا جائے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3254)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3257)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ذمی کے بدلے میں مسلمان کو قتل کروا دیا تھا

حدیث :

ثنا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، نا الرَّمَادِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، يَرْفَعُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَقَادَ مُسْلِمًا قَتَلَ يَهُودِيًّا"، وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: "أَقَادَ مُسْلِمًا بِذِمِّيٍّ"، وَقَالَ: "أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ".

عبدالرحمن بن بیلمانی نے، مرفوع، حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسلمان کو قصاص میں قتل کروا دیا تھا، اس مسلمان نے ایک یہودی کو قتل کیا تھا۔ رمادی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ذمی کے بدلے میں مسلمان کو قتل کروا دیا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا تھا، میں اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ اپنی دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3260)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3261)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3262)

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کرایا

حدیث :

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَطَّارُ إِمْلَاءً، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ، أنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، نَا الْوَاقِدِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ خُدَيْنِقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: "قَتَلَ خِرَاشُ بْنُ أُمَيَّةَ بَعْدَمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَتْلِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ، لَقَتَلْتُ خِرَاشًا بِالْهُذَلِيِّ". يَعْنِي لَمَّا قَتَلَ خِرَاشٌ رَجُلًا مِنْ هُذَيْلٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خراش بن امیہ (نے ایک غیر مسلم) کو قتل کر دیا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے ہی غیر مسلم) کو قتل کرنے سے منع کر چکے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں نے کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل کرنا ہوتا، تو ہذیل قبیلہ کے اس شخص کے بدلے میں خراش کو قتل کروادیتا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) یہ اس وقت ہوا جب فتح مکہ کے موقع پر خراش بن امیہ نے ہذیل قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3264)

اہل کتاب کے قتل کی سزا چار ہزار درہم تاوان

حدیث :

نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَرَضَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ".

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جو مسلمان کسی اہل کتاب شخص کو قتل کر دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے چار ہزار درہم (بطور تاوان) ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب یہودی اور عیسائی کی دیت، مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3286)

باب نمبر۔29

چوری کی سزا پاؤں کاٹنا

چور کی سزا کیا ہے؟اس کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا:

قرآن :

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۳۸﴾

اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5،آیت نمبر۔38)

لیکن سنن دار قطنی نے چوری کی نئ سزا ایجاد کی ہے۔ملاحظہ کیجئے:

چوری کی سزا پاؤں کاٹنا

حدیث :

نَا أَبُو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: "إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنَى، فَإِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَادَ ضَمِنْتُهُ السِّجْنَ حَتَّى يُحْدِثَ خَيْرًا، إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ أَنْ أَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا، وَرِجْلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے، اگر وہ دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے اگر وہ پھر چوری کرے تو میں اسے قید کر دوں گا، اور اس وقت تک قید رکھوں گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا، مجھے اس بات سے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس (چور) کو ایسی حالت میں کر دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ بھی نہ ہو، جس کے ذریعہ وہ کچھ کھا سکے یا استنجاء کر سکے، یا اس کا کوئی پاؤں نہ ہو جس کے ذریعہ وہ چل سکے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3166)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3387)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3388)

انوکھا واقعہ۔چوری کی سزا پاؤں کاٹ دینا؟

حدیث :

نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ الصَّدَفِيُّ، نَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: "سَرَقَ مَمْلُوكٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَفَا عَنْهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ وَقَدْ سَرَقَ، فَعَفَا عَنْهُ، فَرُفِعَ الثَّالِثَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَفَا عَنْهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الرَّابِعَةَ وَقَدْ سَرَقَ، فَعَفَا عَنْهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الْخَامِسَةَ وَقَدْ سَرَقَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ السَّادِسَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ السَّابِعَةَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الثَّامِنَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ بِأَرْبَعٍ".

سیدنا عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک غلام نے چوری کی اس کا مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے معاف کر دیا، پھر اس کا مقدمہ دوسری مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا کہ اس نے چوری کی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اسے معاف کر دیا، پھر اس کا مقدمہ تیسری بار پیش کیا گیا تو آپ نے پھر اسے معاف کر دیا، پھر چوتھی مرتبہ آپ کے سامنے مقدمہ پیش کیا گیا کہ اس نے چوری کی ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے معاف کر دیا پھر جب پانچویں مرتبہ اس کے چوری کرنے کا مقدمہ پیش ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ایک ہاتھ کٹوا دیا پھر جب چھٹی مرتبہ آپ کے سامنے پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ایک پاؤں کٹوا دیا، پھر جب ساتویں مرتبہ آپ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے اس کا دوسرا ہاتھ کٹوا دیا، جب آٹھویں مرتبہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے اس کا دوسرا پاؤں کٹوا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ ان چار (مرتبہ معاف کرنے) کے بدلے چار (مرتبہ سزا دے دی گئی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3265)

چوری کی سزا میں ہاتھ پاؤں کے بعد قتل کر دیا گیا

حدیث :

نَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نَا أَبِي، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ"..

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا، اسے دوبارہ چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ نے اس کا ایک پاؤں کٹوا دیا اسے پھر چوری کے جرم میں لایا

گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی کٹوا دیا، اسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا (دوسرا) پاؤں بھی کٹوا دیا، اسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت اسے قتل کر دیا گیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3389)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3390)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3391)

چوری کی سزا میں پاؤں کاٹ دینا ہے

حدیث :

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، أنا الْوَاقِدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ " ، كَذَا قَالَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی چور چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو اگر وہ دوبارہ کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اگر وہ پھر کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، اگر وہ پھر کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو۔ خالد بن سلمہ نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے ان کے ماموں حارث کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3392)

چوری کی سزا میں پاؤں کاٹ دینا ہے

حدیث :

نَا نَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، " قَطَعَ بَعْدَ يَدٍ وَرِجْلٍ يَدًا ".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے (چور کا) ایک ہاتھ اور ایک پاؤں (پہلے سے) کٹا ہونے کے باوجود (دوسرا) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3393)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3405)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3493)

چوری کی سزا پاؤں کاٹنا؟

حدیث :

وَنا وَنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ رِجْلا بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، فَقَالَ عُمَرُ: السُّنَّةُ الْيَدُ".

عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (چور کا دوسرا) پاؤں کاٹنے کا ارادہ کیا (اس چور کا) ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے کاٹا جا چکا تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سنت یہ ہے (کہ اب تیسری مرتبہ میں) اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹا جائے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3494)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3510)

باب نمبر-30

نبیذ

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ: ”اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب، جُوا اور بُت اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90}

درج ذیل حدیث بھی قرآنی آیت کی تائید کر رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر رہی ہو، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، نَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا نَنْبِذُ النَّبِيذَ فَنَشْرَبُهُ عَلَى غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا، قَالَ: اشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُكَسِّرُهُ بِالْمَاءِ، فَقَالَ: حَرَامٌ قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ ".

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نبیذ تیار کرتے ہیں اور صبح شام اسے پیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اسے پی لیا کرو لیکن (یہ یاد رکھنا) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم پانی کے ذریعے (اس کے نشے کی تیزی کو) توڑ دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر رہی ہو، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر - 4670)

لیکن درج ذیل روایتوں کو نبی اکرم ﷺ کا کلام کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

نشہ آور مشروب میں پانی ڈال کر پی لیا کرو

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالُوا: نَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ، وَلَا مُقَيَّرٍ، وَلَا دُبَّاءٍ، وَلَا حَنْتَمٍ، وَلَا مَزَادَةٍ، وَلَكِنِ اشْرَبُوا فِي سِقَاءِ أَحَدِكُمْ غَيْرَ مُسْكِرٍ، فَإِنْ خَشِيَ شِدَّتَهُ فَلْيَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ". لَفْظُ ابْنِ مَنِيعٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے فرمایا: تم لوگ مقیر، مقیر، دباء حنتم، مزادہ (یہ سب شراب تیار کرنے کے مختلف برتن ہیں) تم اس میں کچھ نہ پیو، بلکہ مشکیزے میں پی لو اور وہ چیز پیو، جو نشہ آور نہ ہو، اگر اس کے تیز ہونے کا اندیشہ ہو، تو اس پر پانی ڈال لو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4674)

نشہ آور مشروب میں پانی ڈال کر پی لیا کرو

حدیث :

قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ، نَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ، وَإِنْ سَقَاهُ شُرْبًا فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ عَنْهُ، وَإِنَّ خَشِيَ مِنْهُ فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو وہ اسے کھلائے، تو آدمی کو چاہیے کہ وہ کھانا کھائے اور اس سے کوئی فرمائش نہ کرے، اگر وہ اسے کوئی مشروب پلائے تو وہ اس مشروب کو پی لے اور اس سے مزید کوئی فرمائش نہ کرے اور اگر اسے اس مشروب کے بارے میں اندیشہ ہو، تو اس میں پانی ڈال کر اس کا زور توڑ دے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4675)

حضرت عمرؓ تیز نبیذ نہیں پیتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " كُنْتُ أَنْبِذُ النَّبِيذَ لِعُمَرَ بِالْغَدَاةِ وَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً، وَأَنْبِذُ لَهُ عَشِيَّةً، وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَلا يَجْعَلُ فِيهِ عَكَرًا ".

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتا تھا' جسے وہ شام کے وقت پی لیا کرتے تھے اور شام کے وقت نبیذ تیار کرتا تھا جسے وہ صبح پی لیا کرتے تھے' لیکن اس میں جوش نہیں آنے دیتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4680)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4682)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4683)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4687)

حضرت عمرؓ تیز نبیذ پیتے تھے تاکہ گوشت ہضم ہو جائے

حدیث :

نَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " إِنِّي لأَشْرَبُ هَذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ، يَقْطَعُ مَا فِي بُطُونِنَا مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ".

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ تیز نبیذ پیتا ہوں جو ہمارے پیٹ میں موجود اونٹوں کے گوشت کو ہضم کر دیتی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4681)

تیز نبیذ میں پانی ڈال لو

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، نَا أَبُو الْمُوَجِّهِ، نَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّ عُمَرَ " مَرَّ عَلَى إِدَاوَةٍ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِهَذَا النَّبِيذِ، فَأُتِيَ بِهِ فَأَخَذَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا، فَقَالَ: مَنْ رَابَهُ مِنْ هَذَا النَّبِيذِ شَيْءٌ فَلْيَكْسِرْ مُنْتَهُ بِالْمَاءِ ".

عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ثقیف قبیلے کے ایک شخص کے برتن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ نبیذ مجھے لا کر دو، وہ ان کی خدمت میں لائی گئی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لیا تو پایا کہ وہ تیز تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو اس نبیذ میں تیزی محسوس ہو، وہ پانی کے ذریعے اس کی شدت کو کم کر دے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4686)

مزید حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4688)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4692)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4693)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4694)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4695)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4696)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4697)

نبیذ حلال ہے

حدیث :

ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَثْرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُقْرِءُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مِهْرَانَ الْمُؤَدِّبُ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُشْرِقُ، قَالا: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " عَنِ النَّبِيذِ، حَلالٌ هُوَ أَوْ حَرَامٌ؟، قَالَ: حَلالٌ "، عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حلال ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4698)

باب نمبر۔31

شرمگاہ پر پانی چھڑکنا وضو کا حصہ؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وضو کا مکمل طریقہ درج بالا آیت میں بتایا ہے لیکن دار قطنی کی درج ذیل روایتوں میں قرآنی وضو میں تبدیلی کی جا رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

شرمگاہ پر پانی چھڑکنا وضو کا حصہ؟

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو يَحْيَى الْجَحْدَرِيُّ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ، فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ".

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب آپ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی، اس کے قریب کے زمانے میں سیدنا جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ کر کے دکھایا۔ جب وہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے چلو میں پانی لیا اور اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر :390)

شرمگاہ پر پانی چھڑکنا وضو کا حصہ ؟

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ، نا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ، نا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، نا رِشْدِينُ، عَنْ عَقِيلٍ، وَقُرَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ زَيْدٍ "أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلامُ لَمَّا نزل عَلَى النَّبِيِّ أَرَاهُ الْوُضُوءَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ بِهَا فِي الْفَرْجِ".

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سیدنا جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے تو (ابتدائی زمانے میں) انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کا طریقہ کر کے دکھایا، جب وہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے چلو میں پانی لے کر اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر :391)

تیمم کی اجازت نہیں

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

ترجمہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ نماز اُس وقت پڑھنی چاہیے، جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کر لو، الا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے، یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو، اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو، بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔43)

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو، اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے کام لو، بس اُس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے، شاید کہ تم شکر گزار بنو

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔6)

قرآن کریم کی درج بالا آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کیا جائے گا لیکن سنن دار قطنی کی درج ذیل روایتوں میں تیمم سے منع کیا جا رہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

تیمم کی اجازت نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ. ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَكَانَ يَتَيَمَّمُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَتَيَمَّمُ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا سورة المائدة آية 6، فَقَالَ لَهُ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرُدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: فَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ". فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ، وَقَالَ يُوسُفُ: "أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ". فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَمْ تَرَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

شقیق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے ابوعبدالرحمن! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص جنبی ہو جائے اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے وہ اس دوران تیمم کرتا رہے گا؟“ تو سیدنا عبداللہ نے ارشاد فرمایا: ”وہ تیمم نہیں کرے گا، اگرچہ اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے۔“ تو سیدنا ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا: ”پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ جو سورۂ مائدہ میں موجود ہے (ارشاد باری تعالیٰ) ’پھر تم پانی نہیں پاتے ہو تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرلو‘۔“ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو اس بارے میں اجازت دے دی جائے تو عنقریب ایسا وقت آئے گا جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔“ راوی بیان کرتے ہیں: سیدنا ابوموسیٰ نے ان سے دریافت کیا: ”آپ اس وجہ سے اس کو ناپسند کرتے ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا: ”ہاں۔“ تو سیدنا ابوموسیٰ نے ان سے فرمایا: ”آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو عمار رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی؟“ (انہوں نے بیان کیا تھا): نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا۔ میں جنبی ہو گیا مجھے پانی نہ ملا۔ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح کوئی جانور ہو جاتا ہے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ان میں سے ایک کے ذریعے دوسرے پر مسح کر لیتے پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کر لیتے۔“ تو سیدنا عبداللہ نے جواب دیا: ”آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں غور نہیں کیا، سیدنا عمر نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی تھی۔“ یوسف نامی راوی کے الفاظ یہ

ہیں: ”تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ان کا مسح کرو پھر ان کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لو۔“ سیدنا عبداللہ نے یہ فرمایا: ”کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی (یعنی اکتفا نہیں کیا)“۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 684)

حضور ﷺ نے پانی کی موجودگی میں تیمم کیا

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ، نا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، أَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلامَ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کر کے تشریف لا رہے تھے۔ جمل کے کنویں کے قریب ایک شخص آپ کے سامنے آیا، اس نے آپ کو سلام کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 677)

تیمم کب کیا جا سکتا ہے؟ اوپر والی حدیث کے مطابق حضور ﷺ پر الزام

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: "وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ سورة النساء آية 43، قَالَ: إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الْقُرُوحُ أَوِ الْجُدَرِيُّ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنِ اغْتَسَلَ يَتَيَمَّمُ".

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی کہ (ارشاد باری تعالیٰ) ”اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو۔“ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جب آدمی کو اللہ کی راہ میں زخم آتے ہیں، یا اس کو پھوڑا نکلا ہو یا خارش کی بیماری ہو، پھر اسے جنابت لاحق ہو یا اسے اندیشہ ہو کہ غسل کرنے کی وجہ سے وہ مر سکتا ہے تو ایسا شخص تیمم کرے گا۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:678)

نماز قصر

نماز قصر کرنے کیلئے اللہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اگر تمہیں کافروں کا خوف ہو تو تب نماز کو قصر کرو:

قرآن :

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا (4-النساء:101)

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کچھ کم کرلو، اگر ڈرو کہ تمھیں وہ لوگ فتنے میں ڈال دیں گے جنھوں نے کفر کیا۔ بے شک کافر لوگ ہمیشہ سے تمھارے کھلے دشمن ہیں۔

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔101)

لیکن درج ذیل حدیث میں حضور ﷺ کو قرآن کے اس حکم کے خلاف کرتے ہوئے دکھایا جارہا ہے:

نماز قصر

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ. ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ، فَأَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصُمْتُ، وَقَصَرَ، وَأَتْمَمْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي وَأُمِّي أَفْطَرْتَ وَصُمْتُ، وَقَصَرْتَ، وَأَتْمَمْتُ، فَقَالَ: "أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے روانہ ہوئی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصر نماز ادا کی اور میں نے مکمل نماز ادا کی ، میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا، آپ نے قصر نماز ادا کی ، میں نے مکمل نماز ادا کی ، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2293)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2294)

گستاخ رسول کی سزا، سر تن سے جدا

حضور نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو کفار عرب نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنا شروع کر دیں، آپ کو شاعر، مجنون، کاہن اور مسحور وغیرہ کہنا شروع کر دیا، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کفار کی اس حرکت کا ذکر کچھ اس طرح کیا:

شاعر ہونے کا الزام

قرآن :

بَلْ قَالُوٓا أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍۭ بَلِ ٱفْتَرَىٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ كَمَآ أُرْسِلَ ٱلْأَوَّلُونَ ﴿٥﴾

بلکہ کہتے ہیں کہ یہ بیہودہ خواب ہیں بلکہ اس نے جھوٹ بنایا ہے بلکہ وہ شاعر ہے پھر چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔5)

مجنون ہونے کا الزام

قرآن :

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍۭ ﴿٣٦﴾

اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے۔

(سورۃ الصافات 37، آیت نمبر۔36)

کاہن ہونے کا الزام

قرآن :

فَذَكِّرْ فَمَآ أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾

پس نصیحت کرتے رہئے آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں نہ دیوانہ ہیں۔

(سورۃ الطور 52، آیت نمبر 29)

مسحور ہونے کا الزام

قرآن :

إِذْ يَقُولُ ٱلظَّٰلِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (47/17)

"یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اُس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 47}

قرآن :

وَقَالَ ٱلظَّٰلِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (8/25)

” اُن ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے جو جادُو زدہ ہے۔“

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 8}

اللہ نے ان گستاخانِ رسول کی ہرزہ سرائیوں پر ان کی مذمت میں انہیں ظالم اور گمراہ قرار دیا لیکن انہیں قتل کرنے کا حکم نہیں دیا، ملاحظہ کیجئے:

مجنون اور کاہن والے الزام کا اللہ کی طرف سے رد

قرآن :

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾

پس نصیحت کرتے رہئے آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں نہ دیوانہ ہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے ہم اس پر گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہہ دو تم انتظار کرتے رہو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

(سورۃ الطور 52، آیت نمبر 29 تا 31)

شاعر اور کاہن والے الزام کا اللہ کی طرف سے رد

قرآن :

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾

کہ بے شک یہ (قرآن) رسول کریم کی زبان سے نکلا ہے۔ اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں (مگر) تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو۔ اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ وہ پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔

(سورۃ الحاقۃ 69، آیت نمبر۔ 40 تا 43)

کفّارِ مکہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جادُو زدہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

مسحور والے الزام کا اللہ کی طرف سے رد

قرآن :

أُنظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا (48/17)

” دیکھیں تو سہی آپ کیلئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں، اب تو راہ پانا اِن کے بس میں نہیں رہا۔“

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 48}

دوسری جگہ فرمایا:

قرآن :

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلاً (9/25)

" خیال تو کیجیے کہ یہ لوگ آپ ؐ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں، پس جسسے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آسکتے۔"

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 9}

قرآن کی اس رہنمائی کے برعکس واضعین روایات نے گستاخ رسول کی سزا موت مقرر کی ہے، ملاحظہ کیجئے:

گستاخی رسول کی سزا موت

حدیث :

نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ,نَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ . ح وَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ ,نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ,قَالَا: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ,نَا إِسْرَائِيلُ ,عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ,عَنْ عِكْرِمَةَ ,نَا ابْنُ عَبَّاسٍ ," أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ مثل اللُّؤْلُؤَتَيْنِ ,فَكَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ,فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي ,وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ ,فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ,فَمَا صَبَرَ أَنْ قَامَ إِلَى مِعْوَلٍ فَوَضَعَهُ ,ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ ,فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ " ,لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی ام ولد تھی جس سے اس شخص کے دو بیٹے تھے جو دونوں موتیوں کی طرح تھے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی، اس شخص نے اسے منع کیا، لیکن وہ باز نہیں آئی، اس شخص نے اسے جھڑکا لیکن وہ پھر بھی باز نہ آئی، ایک رات اس عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر (گستاخی کے الفاظ کے ساتھ) کیا تو اس شخص سے صبر نہیں ہوا اس نے پھاوڑا لیا اور اس عورت کے پیٹ میں گھونپ دیا (جس سے وہ عورت مر گئی جب یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، گواہ ہو جاؤ، اس عورت کا خون رائیگاں گیا یہ الفاظ ابن کرامت نامی راوی کے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3194)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3195)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4503)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4504)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4505)

شفاعت

شفاعۃ کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس}۔اِس کے بعد شفاعۃ کے معنے سفارش اِس لیے ہو گئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس}۔قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قرآن :

وَجَآئَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ (21/50)

ترجمہ:'' اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہو گا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔''

{سورۃ ق سورہ نمبر50 آیت نمبر21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کر دیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی،وہ گواہی دے گا،اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے،جیسا کہ قرآن میں ہے:

قرآن :

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ط (255/2)

ترجمہ:'' کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر255}

قرآن :

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا الرَّحۡمَٰنِ لَا يَمۡلِكُونَ مِنۡهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوۡمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالۡمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنۡ أَذِنَ لَهُ الرَّحۡمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ نبا 37تا38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے،یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے:

قرآن :

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (86/43)

ترجمہ: ”جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے، اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔“ (سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

قرآن :

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (123/48,2/2)

ترجمہ: ”اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123}

اِس کے برعکس سنن دار قطنی میں ہے:

شفاعت اس کیلئے ہے جو میری قبر کی زیارت کرے

حدیث :

ثنا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، نا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2695)

باب نمبر۔36

قتل کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قتل کی سزا صرف دو صورتوں میں دی جا سکتی ہے، پہلی یہ کہ کوئی آدمی کسی دوسری انسان کو قتل کر دے اور دوسری صورت یہ کہ فساد فی الارض کیا جائے، قرآن میں ہے:

قرآن :

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر (نازل کی گئی تورات میں یہ حکم) لکھ دیا (تھا) کہ جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)، اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) اس کے بعد ان میں سے اکثر لوگ یقیناً زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں،

(سورۃ المائدہ5،آیت نمبر۔32)

قرآن نے انصاف پر مبنی واضح ارشاد فرمایا ہے کہ قتل کا بدلہ قتل ہے :

قرآن :

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾

اور ہم نے ان پر اس کتاب میں لکھا تھا کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر ہے پھر جس نے معاف کر دیا تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا اور جو کوئی اس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(سورۃ المائدہ5،آیت نمبر۔45)

جبکہ درج ذیل روایتوں میں قتل کی سزا ایک سو کوڑے اور جلا وطنی قرار دی جا رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

قتل کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی

حدیث :

نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ الأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الثُّغُورِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلا قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا، "فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ جَلْدَةٍ، وَنَفَاهُ سَنَةً، وَمَحَى سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يُقِدْهُ بِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً".

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا آپ نے اس کی سرکاری ادائیگی (تنخواہ) کو روک دیا، آپ نے غلام کا قصاص اس سے نہیں لیا تاہم اسے یہ ہدایت کی وہ ایک غلام آزاد کرے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3282)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3283)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3284)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3285)

باب نمبر۔37

زانی لونڈی کی سزا، اسے فروخت کردو

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد وعورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔ زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن :

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ''زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ (سورۃ نور24، آیت نمبر۔2)

دوسری جگہ فرمایا کہ اگر لونڈی اس جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی جاتی ہے:

قرآن :

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ: '' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء4 آیت نمبر25}

جبکہ درج ذیل روایتوں میں ہے کہ اگر لونڈی چوتھی دفعہ زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو فروخت کردو۔ حالانکہ قرآن کے مطابق لونڈی جب بھی زنا کا ارتکاب کرے گی اس کی سزا پچاس کوڑے ہی ہو گی:

زانی لونڈی کی سزا، اسے فروخت کردو

حدیث :

نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ. ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ أَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ" ..

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے تو آدمی اسے کوڑے لگائے زبانی طور پر برا نہ کہے اگر وہ دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائے زبانی طور پر برا نہ کہے، اگر وہ پھر اس جرم کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائے زبانی طور پر برا نہ کہے، اگر وہ چوتھی مرتبہ ایسا کرے تو اسے فروخت کردے خواہ (جانور) کے بالوں سے بنی رسی کے عوض کردے، (یہاں راوی کو شک ہے رسی کے لیے کون سا لفظ استعمال ہوا ہے، حبل، یا ضفیر)۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3329)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3330)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3331)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3332)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3333)

باب نمبر۔38

عورت کی حیثیت

قرآن کی رُو سے خلقی لحاظ سے مرد اور عورت برابر ہیں مثلاً فرمانِ خداوندی ہے :

بنی آدم (مرد و عورت) سب واجب التکریم ھیں

قرآن :

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا

اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی

(سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت نمبر۔70)

امر بالمعروف و نھی عن المنکر کے اھم فریضہ میں عورت اور مرد دونوں شریک ھیں

قرآن :

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے

(سورۃ التوبۃ 9، آیت نمبر۔71)

جرائم میں یکساں سزائیں

قرآن :

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔ 38)

قرآن :

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

بدکار عورت اور بدکار مرد سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو دُرّے مارو اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہیئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے۔

(سورۃ النور 24، آیت نمبر۔ 23)

قرآن :

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ۔ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ۔ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ۔ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ۔

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اسّی درے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ نافرمان ہیں (4) مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور درست ہو گئے تو بے شک اللہ ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (5) اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے لیے سوائے اپنے اور کوئی گواہ نہیں تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بے شک وہ سچا ہے (6) اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے (7) اور عورت کی سزا کو یہ بات دور کردے گی کہ اللہ کو گواہ کر کے چار مرتبہ یہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے (8) اور پانچویں مرتبہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے (9) اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے (تو کیا کچھ نہ ہوتا) (10)

(سورۃ النور 24، آیت نمبر۔ 3 تا 10)

جو کچھ مرد کمائے وہ اس کا حصّہ اور جو کچھ عورت کمائے وہ اس کا حصّہ

قرآن :

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ
وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِن فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

اور مت ہوس کرو اس فضیلت میں جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے مردوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔ 32)

جو خصوصیات مَردوں کی ہیں وہی خصوصیات انہی الفاظ میں عورتوں کی بیان کی گئی ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں

قرآن :

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ
وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ
وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

بیشک اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور عاجزی کرنے والے مردوں اور عاجزی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزدار عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔ 35)

خُدا کسی کام کرنے والے کا اَجر ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ یہ ایک دوسرے کا جز ہیں (یعنی اصل کے اعتبار سے ایک ہی ہیں)

قرآن :

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور انہیں باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 195)

قرآن :

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا

اور جو کوئی اچھے کام کرے گا مرد ہے یا عورت درآنحالیکہ وہ ایماندار ہو تو وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور کھجور کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔ 124)

قرآن :

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے انکے اچھے کاموں کے عوض میں جو کرتے تھے

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔ 97)

قرآن :

لِّيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔ 73)

قرآن :

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ

جس نے برا کام کیا تو اتنی ہی سزا پائے گا اور جس نے نیک کام کیا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایماندار بھی ہو سو وہ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی۔

(سورۃ الغافر 40، آیت نمبر۔ 40)

قرآن :

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

جس دن آپ ایماندار مردوں اور عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے داہنے دوڑ رہا ہو گا تمہیں آج ایسے باغوں کی خوشخبری ہے کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔ 12)

اگر مرد مجرم ہو تو مرد کو سزا ملے گی اور اگر عورت مجرم ہو تو عورت کو سزا ملے گی

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اے ایمان والو مقتولوں میں برابری کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت بدلے عورت کے پس جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کیا جائے تو دستور کے موافق مطالبہ کرنا چاہیئے اور اسے نیکی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے پس جو اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔178)

اس کے برعکس سنن دار قطنی میں محض صنف کی بنیاد پر مطعون کیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

عورت اپنے خاوند کے ناک کی پیپ بھی چاٹے تو حق ادا نہ ہو

حدیث :

نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، قَالا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلا جَاءَ بِابْنَتِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "هَذِهِ ابْنَتِي أَبَتْ أَنْ تَزَوَّجَ، فَقَالَ: أَطِيعِي أَبَاكِ أَتَدْرِينَ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ؟ لَوْ كَانَ بِأَنْفِهِ قُرْحَةٌ تَسِيلُ قَيْحًا وَصَدِيدًا لَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ لا نَكَحْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تُنْكِحُوهُنَّ إِلا بِإِذْنِهِنَّ".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی: ”میری بیٹی شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے باپ کا حکم مان لو، کیا تم جانتی ہو؟ شوہر کا بیوی پر حق کیا ہے؟ اگر شوہر کی ناک میں پھوڑا نکل آئے، جس میں سے پیپ اور مواد خارج ہوتا ہو اور عورت زبان کے ذریعے اس کو چاٹ لے، تو بھی وہ شوہر کا حق ادا نہیں کرے گی۔“ تو اس خاتون نے عرض کی: ”اس ذات کی قسم، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں تو شادی نہیں کروں گی۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان (لڑکیوں) کی شادی ان کی مرضی کے ساتھ کرو۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر- 3571)

آٹے کے ایک کپ کے عوض شادی

حدیث :

نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " إِنْ كُنَّا لَنَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى الْحَفْنَةِ وَالْحَفْنَتَيْنِ مِنَ الدَّقِيقِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آٹے کے ایک یا دو کپ کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3591)

مٹھی بھر اناج کے عوض شادی

حدیث :

نَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " كُنَّا نَنْكِحُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ ".

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مٹھی بھر اناج کے عوض میں شادی کر لیتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3594)

عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

حدیث :

نَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالا: نَا أَبُو الأَشْعَثِ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: " كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تُعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَضَ فِيهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يَرُدَّهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ " زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟، قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: وَلا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ؟، قَالَ: وَلا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: لا، قَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ".

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو نکاح کے لیے پیش کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر جھکائی، پھر اٹھائی لیکن مثبت ردعمل نہیں دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ میری شادی اس کے ساتھ کر دیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کیا تمہارے پاس (مہر کے طور پر ادا کرنے کے لیے) کوئی چیز ہے انہوں نے عرض کی میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں؟ انہوں نے

عرض کی لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں، البتہ اپنی چادر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اسے دے دیتا ہوں اور آدھی اپنے پاس رکھ لوں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کیا تمہیں قرآن (زبانی) آتا ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ تمہیں جو قرآن آتا ہے اس (کی تعلیم دینے کے مہر ہونے) کے عوض میں، میں نے تمہاری شادی اس کے ساتھ کی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3611)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3612)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3614)

قرآنی سورتوں کے عوض شادی

حدیث :

نَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، نَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ " ارْأَ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ: مَنْ يَنْكِحُ هَذِهِ؟، فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ عَاقِدُهَا فِي عُنُقِهِ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَلَكَ مَالٌ؟، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: اجْلِسْ، ثُمَّ جَاءَتْ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ارْأَ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَنْكِحُ هَذِهِ؟، فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَلَكَ مَالٌ؟، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: اجْلِسْ، ثُمَّ جَاءَتِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ارْأَ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَنْكِحُ هَذِهِ؟، فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَلَكَ مَالٌ؟، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَهَلْ تَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟، قَالَ: نَعَمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسُورَةَ الْمُفَصَّلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى أَنْ تُقْرِئَهَا وَتُعَلِّمَهَا وَإِذَا رَزَقَكَ اللَّهُ تَعَالَى عَوَّضْتَهَا ". فَتَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ عَلَى ذَلِكَ، تَفَرَّدَ بِهِ عُتْبَةُ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا اس کے ساتھ کون شادی کرے گا،؟ ایک صاحب کھڑے ہوئے جنہوں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی، جو انہوں نے اپنی گردن میں باندھی ہوئی تھی، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں (اس کے ساتھ شادی کروں گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا، کیا تمہارے پاس مال ہے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم بیٹھ جاؤ، پھر وہ خاتون دوبارہ آئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا اس کے ساتھ کون شادی

کرے گا، ؟وہی صاحب کھڑے ہوئے اورانہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا تمہارے پاس مال ہے ؟اس نے عرض کی یارسول اللہ نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ! پھر وہ خاتون دوبارہ آئی اس نے عرض کی یارسول اللہ میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیااس کے ساتھ کون شادی کرے گا، ؟وہی صاحب کھڑے ہوئے اورانہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیاتمہارے پاس مال ہے ؟اس نے عرض کی یارسول اللہ نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا، کیا تمہیں قرآن (زبانی) آتاہے ؟اس نے عرض کی جی ہاں، سورۃ بقرہ اور منفصل سورتیں (زبانی یاد ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایامیں اس شرط پر تمہاری شادی اس کے ساتھ کرتاہوں کہ تم اسے قرآن پڑھنا سکھاؤ گے اسے تعلیم دو گے اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطاء کرے گا، توتم اس کامہر اسے دے دو گے، توان صاحب نے اس شرط پر اس خاتون کے ساتھ شادی کرلی۔اس روایت کو نقل کرنے میں عتبہ بن سکن نامی راوی منفرد ہیں اور یہ متروک الحدیث ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3613)

باب نمبر۔39

متعہ

متعہ !اسے نکاحِ موقت بھی کہتے ہیں، جنسی اشتعال کی تسکین کیلئے کسی عورت سے ہمبستری کرنے کی خاطر،اس کی رضامندی سے کچھ دیر کیلئے عارضی نکاح کر لینا متعہ کہلاتا ہے۔قرآن نے (سورۃالنسا۔24)میں ایسے نکاح کی مذمت کی ہے جس کا مقصد محض شہوت رانی ہو۔متعہ میں چونکہ نکاح کا مقصد ہی جنسی اشتعال کی تسکین ہوتا ہے لٰہذا متعہ اور زنا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا،اور زنا کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اسے جرم قرار دے کر اس کی سزا مقرر کی ہے،ملاحظہ کیجیے (سورۃالنور۔2)۔اگر لونڈی یہ جرم کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی گئی ہے (سورۃالنسا۔25)۔قرآن کے ان واضح احکامات کے ہوتے ہوئے یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متعہ (زنا) کی اجازت دی ہوگی۔درج ذیل احادیث میں آپ کیلئے دعوتِ فکر ہے :

تین دن تک متعہ کی اجازت دی گئی تھی

حدیث :

نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَخَّصَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ أَوْطَاسٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ نَهَى عَنْهَا".

ایاس بن سلمہ اپنے والد (سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنگ اوطاس کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن کے لیے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3642)

کچھ وقت تک متعہ کی اجازت تھی

حدیث :

نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو نُعَيْمٍ، نَا الْبَرَاءُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو نَصْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ، "نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ، وَقَالَ: إِنَّمَا أَحَلَّ اللَّهُ ذَلِكَ لِلنَّاسِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، ثُمَّ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ، فَلا أَقْدِرُ عَلَى أَحَدٍ يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَتَحِلُّ بِهِ الْعُقُوبَةُ".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا، انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اسے لوگوں کے لیے حلال قرار دیا تھا، اس وقت خواتین کی تعداد کم تھی پھر اسے لوگوں کے لیے حرام قرار دے دیا گیا، اب اگر کوئی شخص اس فعل کا ارتکاب کرے گا تو اسے سزا ملے گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3643)

متعہ کی اجازت ان لوگوں کے لیے تھی جو نکاح نہیں کر سکتے تھے

حدیث :

نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، نَا ابْنُ بُكَيْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ، قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَتْ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمَّا أنزل النِّكَاحُ، وَالطَّلاقُ، وَالْعِدَّةُ، وَالْمِيرَاثُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ نسخت".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ سے منع کیا ہے راوی بیان کرتے ہیں: یہ اجازت ان لوگوں کے لیے تھی جو نکاح نہیں کر سکتے تھے جب میاں بیوی کے درمیان نکاح، طلاق، عدت، اور وراثت کے احکام نازل ہو گئے تو (متعہ کی اجازت) منسوخ ہو گئی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3645)

باب نمبر۔40

چار سالہ حمل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اُس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنا، اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا "اے میرے رب، مجھے توفیق دے کہ میں تیری اُن نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں، اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو، اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سُکھ دے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور تابع فرمان (مسلم) بندوں میں سے ہوں۔

(سورۃ الاحقاف 46، آیت نمبر۔15)

قرآن :

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے اُس کی ماں نے ضعف پر ضعف اُٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اُس کا دودھ چھوٹنے میں لگے (اِسی لیے ہم نے اُس کو نصیحت کی کہ) میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجا لا، میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔

(سورۃ لقمان 31، آیت نمبر۔14)

قرآن کے برعکس درج ذیل روایتوں میں ایک نئی کہانی پیش کی جا رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

بچہ دو سال ماں کے پیٹ میں رہا

حدیث :

نَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَشْيَاخٌ مِنَّا، قَالُوا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، "إِنِّي غِبْتُ عَنِ امْرَأَتِي سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِيَ حُبْلَى، فَشَاوَرَ عُمَرُ النَّاسَ فِي رَجْمِهَا، قَالَ: فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا سَبِيلٌ، فَاتْرُكْهَا حَتَّى تَضَعَ، فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلامًا قَدْ خَرَجَتْ ثَنِيَّاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيهِ، فَقَالَ: ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ عُمَرُ عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مثل مُعَاذٍ لَوْلا مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ ".

ابوسفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے کچھ بزرگوں نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین، دو سال کے بعد اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ حاملہ تھی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا، تو سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین، آپ اس عورت کو تو سزا دے سکتے ہیں لیکن اسکے پیٹ میں موجود بچے کو سزا نہیں دے سکتے اس لیے آپ اسے اس وقت تک چھوڑے رکھیں جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا، جس کے سامنے کے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے، جس کے نتیجے میں اس شخص کو بچے کی اپنے ساتھ مشابہت کا پتہ چلا، وہ بولا: رب کعبہ کی قسم! یہ میرا بیٹا ہے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز آگئی ہیں وہ معاذ جیسے بچے کو جنم دیں، اگر، معاذ، نہ ہوتا تو، عمر، ہلاکت کا شکار ہو جاتا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3876)

ہر ایک بچہ چار سال تک ماں کے پیٹ میں رہا ہے

حدیث :

نَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: إِنِّي حُدِّثْتُ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " لا تَزِيدُ الْمَرْأَةُ فِي حَمْلِهَا عَلَى سَنَتَيْنِ قَدْرَ ظِلِّ الْمِغْزَلِ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ يَقُولُ هَذَا؟ هَذِهِ جَارَتُنَا امْرَأَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ امْرَأَةُ صِدْقٍ وَزَوْجُهَا رَجُلُ صِدْقٍ، حَمَلَتْ ثَلاثَةَ أَبْطُنٍ فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، تَحْمِلُ كُلَّ بَطْنٍ أَرْبَعَ سِنِينَ ".

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ یہ فرماتی ہیں عورت کو زیادہ سے زیادہ دو سال تک حمل رہ سکتا ہے جتنا چرخے کا سایہ ہوتا ہے۔ تو امام مالک نے فرمایا: سبحان اللہ، کوئی شخص یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے؟ یہ ہماری لڑکی جو محمد بن عجلان کی بیوی ہے یہ ایک نیک عورت ہے اسکا شوہر بھی ایک نیک آدمی ہے اس نے بارہ سال میں تین بچوں کو جنم دیا ہے جن میں سے ہر ایک بچہ چار سال تک ماں کے پیٹ میں رہا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3877)

ہر ایک بچہ چار سال تک ماں کے پیٹ میں رہا ہے

حدیث :

نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ. ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ شَدَّادِ بْنِ دَاوُدَ الْمَخْرَمِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، نَا أَبِي، نَا الْمُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ، قَالَ: " مَشْهُورٌ عِنْدَنَا كَانَتِ امْرَأَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ تَحْمِلُ وَتَضَعُ فِي أَرْبَعِ سِنِينَ، وَكَانَتْ تُسَمَّى حَامِلَةَ الْفِيلِ ".

مبارک بن مجاہد بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ محمد بن عجلان کی اہلیہ چار سال حاملہ رہنے کے بعد بچوں کو جنم دیتی تھیں اس عورت کا نام، حاملۃ الفیل، رکھا گیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3878)

چار سالہ حمل

حدیث :

نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ عِمْرَانَ الدَّعَّاءُ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ غَسَّانَ، نَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى الْفَرَّاءُ الْمُجَاشِعِيُّ، قَالَ: بَيْنَمَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ يَوْمًا جَالِسًا، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا يَحْيَى، " ادْعُ لِامْرَأَةٍ حُبْلَى مُنْذُ أَرْبَعِ سِنِينَ، قَدْ أَصْبَحَتْ فِي كَرْبٍ شَدِيدٍ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَأَطْبَقَ الصُّحُفَ، فَقَالَ: مَا يَرَى الْقَوْمُ إِلَّا أَنَّا أَنْبِيَاءُ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَذِهِ الْمَرْأَةُ إِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا رِيحٌ فَأَخْرِجْهُ عَنْهَا السَّاعَةَ، وَإِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا جَارِيَةٌ فَأَبْدِلْهَا بِهَا غُلَامًا، فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ، وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ، ثُمَّ رَفَعَ مَالِكٌ يَدَهُ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ، وَجَاءَ الرَّسُولُ إِلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: أَدْرِكِ امْرَأَتَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَمَا حَطَّ مَالِكٌ يَدَهُ حَتَّى طَلَعَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَى رَقَبَتِهِ غُلَامٌ جَعْدٌ قَطَطٌ، ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ، قَدِ اسْتَوَتْ أَسْنَانُهُ مَا قُطِعَتْ سِرَارُهُ ".

ہاشم بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مالک بن دینار بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابو یحییٰ: اس عورت کے لیے دعا کیجئے جو چار سال سے حاملہ ہے اور شدید تکلیف میں ہے، تو مالک بن دینار غصہ میں آ گئے، انہوں نے مصحف بند کیا اور بولے: یہ لوگ سمجھتے ہیں ہم انبیاء ہیں پھر انہوں نے کچھ تلاوت کی پھر دعا کی اور بولے: اے اللہ اگر عورت کے پیٹ میں ہوا ہے تو اسے ابھی نکال دے اور اگر اس کے پیٹ میں لڑکی ہے تو اسے لڑکے میں تبدیل کر دے کیونکہ تو جسے چاہتا ہے مٹا سکتا ہے اور جسے چاہے برقرار رکھ سکتا ہے، ام الکتاب، تیرے پاس ہے۔ پھر مالک بن دینار نے ہاتھ اٹھائے، لوگوں نے بھی ہاتھ اٹھائے اسی دوران ایک پیغام رساں اس شخص کے پاس آیا اور بولا تم اپنی بیوی کے پاس پہنچو وہ شخص چلا گیا ابھی مالک بن دینار نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ وہ شخص مسجد کے دروازے سے اندر آیا اور اس نے ایک بچے کو گود میں اٹھا رکھا تھا، جو گھنگریالے بالوں کا مالک تھا، وہ تقریباً چار سال کا تھا، اس کے دانت پورے تھے لیکن اس کی نال نہیں کاٹی گئی تھی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3879)

جونیہ کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ :

قرآن :

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4/68﴾

" (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔' (سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 4)

مذہبی پیشوائیت، احادیث کو قرآن کی تفسیر قرار دیتی ہے۔ کیا مندرجہ بالا آیتِ قرآنی کی تفسیر، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ کردار ہے جو درج ذیل حدیث میں پیش کیا جارہا ہے :

جونیہ کا قصہ

حدیث :

نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ، نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نَا الْوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ أَيَّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، "أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ الْكِلابِيَّةَ، لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَا مِنْهَا، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ".

اوزاعی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی زوجہ محترمہ نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: عروہ بن زبیر نے مجھے سیدہ عائشہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے کہ اس خاتون کا نام بنت جون کلابیہ تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے قریب ہوئے، تو وہ بولی: "میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔" تو "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے ایک عظیم (ذات کی) پناہ لے لی ہے، تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3971)

یہ حدیث ذرا وضاحت کے ساتھ صحیح بخاری اور دیگر کتب میں بھی موجود ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ: الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسُوا هَا هُنَا، وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَبِي نَفْسَكِ لِي، قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا".

ترجمہ: "حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے، یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا، حتیٰ کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہیں بیٹھے رہنا اور آپ داخل ہو گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی۔ پس آپ ایک کھجور کے گھر میں اُترے جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا اور اس کے ساتھ اس کی آیا بھی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے پاس داخل ہوئے تو فرمایا: اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو۔ کہنے لگی کہ کہیں ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر تسکین دیں لیکن اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپؐ نے فرمایا: تم نے اس کی پناہ لی، جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ پھر آپؐ ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: اے ابواسید! اس کو رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔"

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 238 صفحہ نمبر 126، انٹرنیشنل نمبر 5255)

حدیث :

وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبِي أُسَيْدٍ، قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ". حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا.

اور حسین بن الولید نیساپوری نے بیان کیا کہ ان سے عبدالرحمٰن نے، ان سے عباس بن سہل نے، ان سے ان کے والد (سہل بن سعد) اور ابواسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا، پھر جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لائی گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اس نے ناپسند کیا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انہیں پہننے کے لیے دے دیں۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔5256)

حدیث :

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:" ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ: قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي، فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟، قَالَتْ: لَا، قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ، فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ، فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ، فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَوَهَبَهُ لَهُ".

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوغسان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا پھر آپ نے اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس انہیں لانے کے لیے کسی کو بھیجنے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے بھیجا اور وہ آئیں اور بنی ساعدہ کے قلعہ میں اتریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ میں نے تجھ کو پناہ دی! لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا۔ تمہیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تم سے نکاح کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے صحابی کے ساتھ بیٹھے پھر فرمایا کہ سہل! پانی پلاؤ۔ میں نے ان کے لیے یہ پیالہ نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا۔ سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے یہ مانگ لیا تھا اور انہوں نے یہ ان کو ہبہ کر دیا تھا۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔5637)

حدیث :

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا، وقَالَ ابْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ، أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، قَالَ: "قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي"، فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟، فَقَالَتْ: لَا، فَقَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكِ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: أَنَا كُنْتُ أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ، قَالَ سَهْلٌ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: "اسْقِنَا لِسَهْلٍ"، قَالَ: فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ، فَشَرِبْنَا فِيهِ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ.

محمد بن سہل تیمی اور ابو بکر بن اسحاق نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو غسان محمد بن مطرف نے بتایا کہ مجھے ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا۔ (اس کے والد نعمان بن ابی الجون کندی نے پیش کش کی) آپ نے ابو اسید رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ اس (عورت کو لانے کے لیے اس) کی طرف سواری وغیرہ بھیجیں۔ تو انہوں (حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ) نے بھیج دی، وہ عورت آئی بنو ساعدہ کے قلعہ نما مکانات میں ٹھہری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے روانہ ہو کر اس کے پاس تشریف لے گئے، جب آپ اس کے پاس گئے تو وہ عورت سر جھکائے ہوئے تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس سے بات کی تو وہ کہنے لگی: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں خود سے پناہ دے دی۔'' لوگوں نے اس سے کہا: کیا تم جانتی ہو یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور تمہیں نکاح کا پیغام دینے تمہارے پاس آئے تھے۔ اس نے کہا: میں اس سے کم تر نصیب والی تھی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ خود اور آپ کے ساتھ بنو ساعدہ کے چھت والے چبوترے پر تشریف فرما ہوئے، پھر سہل نے کہا: پانی پلاؤ، کہا: میں نے ان کے لیے وہی پیالہ (نما برتن) نکالا اور اس میں آپ کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا: سہل رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پیا، پھر عمر بن عبد العزیز نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے وہ پیالہ بطور ہبہ مانگ لیا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ ان کو ہبہ کر دیا۔ ابو بکر بن اسحاق کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سہل! ہمیں (کچھ) پلاؤ۔''

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔5236)

کتب احادیث کے اس واقعے کے متعلق قاری حنیف ڈار صاحب نے طویل مضامین لکھے ہیں، ذیل میں ان مضامین کی منتخب عبارتیں پیش خدمت ہیں:

1۔ سب سے پہلے اس بات کا تصور کریں کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لوگوں کی بہو بیٹیوں کے حسن کے چرچے ہوتے ہونگے؟

2۔ پھر یہ چرچا سنتے ہی نبی کریم ﷺ بندے کی ڈیوٹی لگاتے ہیں کہ منگوالو اسے۔۔۔؟ کہیں نکاح کا ذکر ہے؟ کہیں اس کے ولی سے بات چلانے کا ذکر ہے؟ اس کو تو یہ تک پتہ نہیں کہ اس کے حجلہ عروسی میں آیا کون ہے؟ نکاح تو ابھی ہونا تھا، ابھی تو وہ صرف منگوائی گئی ہے۔

3۔ روایت میں ہے کہ " ایک عورت سر نیچے کئے بیٹھی ہے" سوال یہ ہے کہ کیا اس کمرے میں خفیہ کیمرے اور مائک لگے ہوئے تھے کہ یہ معلوم کیا گیا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو حجلہ عروسی کی بات بتانے کی خود ممانعت فرماتے ہیں جبکہ راوی یہ دعویٰ بھی نہیں کر رہا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ساتھیوں کو دور بٹھا کر گئے تھے؟

4۔ یہ بھی بخاری کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ایک حویلی کے پاس رکے جسے الشوط کہتے تھے جب ہم دو دیواروں کے بیچ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ سمیت سب ان کے درمیان بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے کہا تم لوگ یہاں بیٹھو اور جونیہ کے یہاں داخل ہوگئے، وہ امیمہ بنت النعمان بن شراحیل کے باغ میں اتاری گئی تھی اس کے ساتھ اس کی دایہ تھی (واضح رہے کہ اس حدیث میں جونیہ عورت الگ ہے، مدینے کے باہر سے بلائی گئی ہے اور امیمہ بنت شراحیل کے گھر اس کی بارات اتاری گئی ہے، جس میں ابھی اس کا نکاح بھی نہیں ہوا، مگر تھوڑی دیر بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ جونیہ شونیہ کوئی نہیں تھی، اسی امیمہ بنت شراحیل کو ہی دلہن ثابت کیا جائے گا، لہٰذا وہ قصہ کہ عرب کی کسی عورت کے حسن و جمال کا چرچا ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لانے کے لئے بندہ بھیجو خود بخود ایک جھوٹ ثابت ہوگا۔

جب امیمہ خود مدینے کی تھی تو رسول اللہ ﷺ سارے مدینے کو جانتے تھے، "عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا" والی بات سب جھوٹ ثابت ہوگئی، اور امیمہ والی بات بھی جھوٹ ثابت ہوگئی کیونکہ وہی میزبان اور وہی دلہن؟

5۔ کہا گیا کہ اس بیچاری کو تو حفصہؓ اور عائشہؓ نے پٹی پڑھائی تھی اور غلط راہ پر لگایا تھا، ان دونوں میں سے ایک اس کو مہندی لگا رہی تھی اور دوسری اس کے بال بنا رہی تھی اور اس کو کہہ رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ایسی عورت کو بالکل پسند نہیں کرتے جو فوراً اپنا آپ سونپ دے، بلکہ نخرے کرنے والی کو پسند کرتے ہیں لہٰذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو کہنا اعوذ باللہ منك۔ یہ جملہ رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند ہے، لہٰذا وہ بیچاری ان دونوں کے بہکاوے میں آگئی اور کہہ بیٹھی، بعد میں جب رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا کہ اس عورت نے آپ کی بے عزتی حفصہؓ اور عائشہؓ کے پٹی پڑھانے کی وجہ سے کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ دونوں یوسف کے قصے والی عورتیں ہیں" کونسی ذرا قرآن سے پوچھ لیجئے "فلما

سمعت بمكرهن "جب زلیخا نے ان کے مکر کے بارے میں سنا،، یوسف بادشاہ کو کہتے ہیں" ان ربی بکیدھن علیم "میرا رب ان کی چال سے بخوبی واقف ہے۔اس کا نام ہے تبرہ۔

پہلے جو عبارت امہات المومنینؓ کے بارے میں لکھی ہے اس کا عربی متن ملاحظہ فرمایئے،،

رواها ابن سعد أيضا في "الطبقات" (8م 145) قال: أخبرنا هشام بن محمد بن السائب، عن أبيه، عن أبي صالح، عن بن عباس قال: (تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم أسماء بنت النعمان، وكانت من أجمل أهل زمانها وأشبهم ،قال فلما جعل رسول الله يتزوج الغرائب قالت عائشة: قد وضع يده في الغرائب يوشكن أن يصرفن وجهه عنا .وكان خطبها حين وفدت كندة عليه إلى أبيها ،فلما رآها نساء النبي صلى الله عليه وسلم حسدنها ،فقلن لها: إن أردت أن تحظى عنده فتعوذي بالله منه إذا دخل عليك. فلما دخل وألقى الستر مد يده إليها ،فقالت: أعوذ بالله منك. (فقال: أمن عائذ الله! الحقي بأهلك

وروى أيضا قال: أخبرنا هشام بن محمد، حدثني ابن الغسيل، عن حمزة بن أبي أسيد الساعدي، عن أبيه-وكان بدريا- قال: (تزوج رسول الله أسماء بنت النعمان الجونية، فأرسلني فجئت بها ،فقالت حفصة لعائشة أو عائشة لحفصة: اخضبيها أنت وأنا أمشطها ،ففعلن، ثم قالت لها إحداهما: إن النبي، صلى الله عليه وسلم يعجبه من المرأة إذا دخلت عليه أن تقول أعوذ بالله منك. فلما دخلت عليه وأغلق الباب وأرخى الستر مد يده إليها فقالت: أعوذ بالله منك. فتال بكمه على وجهه فاستتر به وقال: عذت معاذا ،ثلاث مرات. قال أبو أسيد ثم خرج علي فقال: يا أبا أسيد ألحقها (بأهلها ومتعها برازقيتين، يعني كرباستين، فكانت تقول: دعوني الشقية

يرويها ابن سعد في الطبقات (144/8) بسنده عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى قال: (الجونية استعاذت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقيل لها: هو أحظى لك عنده. ولم تستعذ منه امرأة غيرها ،وإنما خدعت لما رؤي من جمالها وهيئتها ،ولقد ذكر لرسول الله من حملها على ما (قالت لرسول الله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنهن صواحب يوسف.

6۔اگلا سوال علماء سے ہے کہ اس حدیث سے خانگی زندگی کا کونسا اسوہ اخذ کیا گیا ہے؟

کیا بیوی اگر شوہر کو اللہ کا واسطہ دے کر حقِ زوجیت سے روکے تو شوہر کو اسے طلاق دے دینی چاہیے؟

کیا شوہر پر لازم ہے کہ وہ اس کو اپنی ذات سے اللہ کی پناہ دیتے ہوئے فارغ کردے؟

صحابہؓ کا اخلاق؟

قرآنِ مجید میں صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں ہے :

قرآن :

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز (54/5)

”مومن دوسرے مومنوں کیلیئے نرم دل اور کافروں کیلیئے سخت ہوتے ہیں۔“(مفہوم سورۃ المائدہ سورہ نمبر5 آیت نمبر 54)

قرآن :

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (29/48)

ترجمہ :”محمد، اللہ کے رسولؐ ہیں اور جو لوگ اِن کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں۔“

{سورۃ الفتح سورہ نمبر48 آیت نمبر 29}

نیز ملاحظہ کیجیے:(54/5)

قرآن :

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ط لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ {63/8}

ترجمہ :” اور اُلفت ڈال دی اِن کے دِلوں میں، اگر تم سب کچھ خرچ کر دیتے جو زمین میں ہے اِن کے دِلوں میں اُلفت نہ ڈال سکتے تھے لیکن اللہ نے اِن کے درمیان اُلفت ڈال دی، بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔“ {سورۃ الانفال سورہ نمبر8 آیت نمبر 63}

قرآن :

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج {103/3}

ترجمہ :” اور اپنے اُوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دِلوں میں اُلفت ڈال دی تو تم اُس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر 103}

قرآن :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ{10/49}

" سب مومن بھائی ہیں۔"

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 10}

قرآن :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا {96/19}

ترجمہ:" بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے، رحمٰن اُن میں محبت پیدا کر دے گا۔"

{سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 96}

یہ وہ لوگ ہیں جو غُصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ {37/42+134/3}

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں قرآن کی مندرجہ بالا آیات میں آپ نے پڑھا کہ یہ آپس میں بڑے رحمدل تھے، ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔اِس بات کی گواہی کون دے رہا ہے......خود خُدا... لیکن یہ حدیث کیسے صحیح تسلیم کی جاسکتی ہے جس میں ثابت کیا جارہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں جھگڑتے رہتے تھے۔ملاحظہ کیجیے :

صحابہؓ کا اخلاق؟

حدیث :

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نَا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ.25 ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ، يُعْرَفُ بِابْنِ الْهَرْشِ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا أَبُو حَنِيفَةَ، نَا أَبُو فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: نزلت مَعَ حُذَيْفَةَ عَلَى دِهْقَانٍ فَأَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا، فَدَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَأَخَذَ الإِنَاءَ فَضَرَبَ بِهِ وَجْهَهُ، فَسَاءَ بِالَّذِي صَنَعَ بِهِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ لِمَ صَنَعْتُ هَذَا؟، قُلْنَا: لا. قَالَ: نَزَلْنَا بِهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِي، فَأَتَانِي بِشَرَابٍ فِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَشْرَبَ فِيهِمَا، وَلا نَلْبَسَ الْحَرِيرَ، وَلا الدِّيبَاجَ، فَإِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا، وَهُمَا لَنَا فِي الآخِرَةِ ".

امام محمد بن حسن شیبانی ' امام ابو حنیفہ کے حوالے سے عبدالرحمن بن لیلیٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کسان کے پاس گیا ' وہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا ' ہم نے اسے کھالیا ' پھر سیدنا حذیفہ نے پانی منگوایا تو وہ شخص چاندی کے برتن میں ان کے پاس مشروب لے کر آیا ' سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن پکڑا اور وہ اس کے منہ پر مار دیا ' انہیں اس کی یہ حرکت بری لگی پھر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم گزشتہ سال بھی اس کے ہاں آئے تھے تو یہ اسی برتن میں میرے پاس مشروب

لے کر آیا تھا، میں نے اسے بتایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں کچھ کھائیں یا ان میں کچھ پئیں یا ہم ریشمی لباس یا دیباج کا لباس پہنیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:)۔ ''یہ دونوں چیزیں دنیا میں مشرکین کے لیے ہیں، البتہ آخرت میں یہ ہمارے لیے ہوں گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4794)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4795)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4796)

باب نمبر۔43

حضور ﷺ نے اپنے پیچھے قرآن اور سنت چھوڑی

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہدایت فرمائی کہ آپ صرف قرآن سے نصیحت فرمائیں:

قرآن :

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (45/50)

پس آپ قرآن سے نصیحت کریں اسے جو میری وعید سے ڈرتا ہے۔

حضور ﷺ کا اعلان کہ میں صرف قرآن کی پیروی کرتا ہوں:

قرآن :

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (6/50)(7/203)(10/15)(46/9)

میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کیا جاتا ہے۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔50)

(سورۃ یونس 10، آیت نمبر۔15)

(سورۃ الاحقاف 46، آیت نمبر۔9)

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔203)

قرآن :

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں رحمت ہے اور ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے

(سورۃ العنکبوت 29 آیت نمبر۔51)

درج بالاآیات کے مطابق حضور ﷺ پوری زندگی قرآن پر عمل پیرا رہے اور قرآن کی تبلیغ کرتے رہے لیکن اہل روایات نے ان سے کیا کیا منسوب کیا؟ ملاحظہ کیجئے:

حضور ﷺ نے اپنے پیچھے قرآن اور سنت چھوڑی

حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، نَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں' تم ان کے (مل جانے کے) بعد گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری سنت' یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے' یہاں تک کہ یہ حوض پر مجھ تک پہنچ جائیں گے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4606)

جبکہ دوسرے مقام پر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف قرآن چھوڑ کر جارہا ہوں، ملاحظہ کیجئے:

صرف قرآن چھوڑ کر جا رہا ہوں

میں تمہارے درمیان صرف اللہ کی کتاب چھوڑ کر جارہا ہوں

حديث :

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصنعُ؟ قَالَ: «اغتسِلِي واستثفري بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ». قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبراهيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: (قُلْ

هوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ و﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرونَ﴾ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ
الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شعَائِرِ اللَّهِ﴾ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ
فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى أَتَى
الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ
تَحْتَهُ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أسق الهَدْيَ وجعلتها عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً». فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ
لِأَبَدِ أَبَدٍ». وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: «مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟»
قَالَ: قُلْتُ: اللهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أهلَّ بهِ رسولُكَ قَالَ: «فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ». قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي
قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم وَمن كَانَ مَعَه من هدى فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ
بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ الله صلى حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ
لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: «إِنَّ
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ
وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ
وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ [ص:
786] تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟» قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ
يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: «اللَّهُمَّ اشْهَدِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى
الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ

وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ: «انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ». فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں نو سال قیام فرمایا اور اس دوران حج نہ کیا، پھر دسویں سال آپ نے لوگوں میں حج کا اعلان کرایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں، بہت سے لوگ مدینہ پہنچ گئے، ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”غسل کر، کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ذوالحلیفہ) مسجد میں نماز پڑھی پھر (اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحیدی تلبیہ پکارا: ”میں حاضر ہوں، ہر قسم کی حمد، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے تو صرف حج کی نیت کی تھی، ہمیں عمرہ کا پتہ نہیں تھا، حتی کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ میں پہنچے، تو آپ نے حجر اسود کو چوما، سات چکر لگائے، تین میں رمل کیا (ذرا اکڑ کر دوڑے) اور چار میں چلے، پھر آپ مقام ابراہیم پر آئے تو یہ آیت پڑھی: ”مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔“ آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیمؑ کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے چوم کر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے، جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ”صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں“ ”میں وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا سے شروع کیا اور اس پر چڑھ گئے حتی کہ آپ نے بیت اللہ دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ رخ ہوئے تو اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کی اور فرمایا: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔“ پھر آپ نے اس دوران دعا فرمائی، آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی طرف گئے حتی کہ جب آپ وادی کے نشیب میں تیزی سے اترنے لگے تو آپ دوڑنے لگے حتی کہ جب آپ چڑھنے لگے تو آپ معمول

کے مطابق چلتے گئے حتی کہ آپ مروہ پر پہنچ گئے اور آپ نے وہاں بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا، حتی کہ جب آپ آخری چکر میں پہنچے تو آپ مروہ پر تھے اور صحابہ آپ کے نیچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں سے آواز دیتے ہوئے فرمایا: ''جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور میں اس (حج) کو عمرہ میں تبدیل کر لیتا، جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول دے، اور اسے عمرہ میں بدل ڈالے۔'' سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اس سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں اور دو مرتبہ فرمایا: ''عمرہ حج میں داخل ہو گیا، اور یہ صرف ہمارے اسی سال کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کے لیے اونٹ لے کر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا تلبیہ پکارتا ہوں جس کا تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ میرے ساتھ قربانی کا جانور ہے لہذا تم احرام نہ کھولو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، قربانیوں کے جانوروں کی وہ جماعت جو علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور وہ جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ لے کر آئے تھے (یہ سب) ایک سو تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان صحابہ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے، کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کتر لیے، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن ہوا تو انہوں نے منیٰ کا ارادہ کیا اور حج کے لیے احرام باندھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر قیام فرمایا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، آپ نے نمرہ میں بالوں کا بنا ہوا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے، قریش کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ قریش کے دستورِ جاہلیت کے مطابق مشعرِ حرام (مزدلفہ) میں وقوف فرمائیں گے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے گزر کر میدانِ عرفات میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے، آپ وہاں اترے حتی کہ سورج ڈھل گیا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کے بارے میں حکم فرمایا تو اس پر پالان رکھ دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی کے نشیب (وادی عُرنہ) میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک تمہارا خون، تمہارا مال تم (ایک دوسرے) پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس مہینے کی اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روندی گئی ہے، جاہلیت کے خون (یعنی قتل) بھی ختم کر دیے گئے اور ہمارے خون میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے، اور وہ بنو سعد قبیلے میں دودھ پی رہا تھا کہ قبیلہ ہذیل نے اسے قتل کر دیا، اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کا ہے، وہ مکمل طور پر ختم ہے، عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے انہیں اللہ کی امان و عہد کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور اللہ کے کلمے کے ذریعے انہیں حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر (مسکن) پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو، لیکن اگر وہ ایسے کریں تو پھر تم انہیں ہلکی سی ضرب مار سکتے ہو، اور میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو پھر تم گمراہ

نہیں ہونگے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔ اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے ؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ ! گواہ رہنا، اے اللہ ! گواہ رہنا۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر پڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر پڑھائی، اور آپ نے ان دونوں (نمازوں) کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ سواری پر سوار ہوئے حتی کہ وقوف کی جگہ پر تشریف لے گئے، آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ چٹانوں کی جانب کیا، اور جبل المشاۃ (پیدل چلنے والوں کی راہ میں واقع ریتلے تودے) کو اپنے سامنے کیا، اور قبلہ رخ مسلسل وقوف فرمایا حتی کہ سورج غروب ہونے لگا، تھوڑی سی زردی رہ گئی حتی کہ سورج کی ٹکیہ غائب ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھایا اور وہاں سے چلے حتی کہ مزدلفہ تشریف لے آئے، آپ نے وہاں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہیں پڑھی، پھر آپ لیٹ گئے حتی کہ فجر پڑھی، پھر قصواء پر سوار ہوئے اور مشعرِ حرام تشریف لائے، قبلہ رخ ہو کر اس (اللہ) سے دعا کی اس کی تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کی، آپ مسلسل کھڑے رہے حتی کہ خوب اجالا ہو گیا، آپ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل دیے، آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور آپ وادی محسر پہنچے تو سواری کو تھوڑا سا تیز کیا، پھر درمیانی راستے پر ہو لیے جو کہ جمرہ عقبی پر نکلتا تھا، حتی کہ آپ اس جمرہ کے پاس پہنچے جس کے پاس درخت تھا، آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، آپ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، ان میں سے ہر کنکری ایسی تھی جسے چٹکی میں لے کر چلایا جا سکتا تھا، آپ نے یہ کنکریاں وادی کے نشیب سے ماریں، پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے، آپ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے، پھر آپ نے یہ فریضہ علی رضی اللہ عنہ کو سونپ دیا تو باقی اونٹ انہوں نے ذبح کیے، اور آپ نے انہیں بھی اپنی قربانی میں شریک کیا، پھر آپ نے حکم فرمایا اور ہر اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، آپ دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور اس کا شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اور طواف افاضہ کیا، نماز ظہر مکہ میں پڑھی، پھر آپ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زم زم پلا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عبدالمطلب کی اولاد، پانی نکالو، اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمہارے پانی پلانے کے اس کام میں لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔'' انہوں نے آپ کو ایک ڈول پانی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے نوش فرمایا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2555)

قرآن اور سنت چھوڑ کر جا رہا ہوں

دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، قرآن اور سنت

حديث :

وَعَن مَالك بن أنس مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ». رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ

مالک بن انس رحمہ اللہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، پس جب تک تم ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، (یعنی) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔“ موطاء میں یہ روایت ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:186)

قرآن اور اہل بیت چھوڑ کر جا رہا ہوں

میں تم میں قرآن اور اہل بیت چھوڑ کر جا رہا ہوں

حديث :

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى: خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بعدُ أَلا أَيُّها النَّاس فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي» وَفِي رِوَايَةٍ: «كتاب الله عز وجل هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ». رَوَاهُ مُسلم

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی جگہ پر خم نامی مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا: ”امابعد! لوگو! سنو! میں بھی انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کی بات قبول کر لوں، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس سے تمسک اختیار کرو۔“ آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) پر ابھارا اور اس کے متعلق ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ”(دوسری چیز) میرے اہل بیت، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں، اپنے اہل بیت کے متعلق میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”اللہ کی کتاب، وہ اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے، اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہو گا۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6140)

مزید حوالہ جات:

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6152)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6153)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:3348)

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:867)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3786)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3788)

قرآن اور اہل بیت کی اولاد چھوڑ کر جا رہا ہوں

قرآن اور اہل بیت کی اولاد چھوڑ کر جا رہا ہوں

حدیث :

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک دوسری سے بڑی ہے، ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے وہ آسمان سے زمین تک اللہ کی لمبی رسی ہے، اور دوسری اپنے اہلِ بیت کی اولاد، یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کے پاس آکر مجھ سے ملاقات کریں گے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:865)

قیافہ شناسی

قرآن، حقیقی علم ہے اور علم کے سامنے قیاس آرائیوں کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہوتی، ہاں جس وقت تک قرآن نازل نہیں ہوا تھا، مندروں اور ہیکلوں میں جوتشی، کاہن یا نجومی، خدا بنے ہوئے تھے جو مختلف قسم کی قیاس آرائیاں اور پیش گوئیاں کرتے رہتے تھے لیکن جب ''علم'' آگیا، حق آگیا تو اب جہالت اور باطل کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔اللہ نے فرمایا :

قرآن :

اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيۡنٌ (18/15)

ترجمہ:'' اگر اب یہ لوگ کچھ دعاوی کریں گے تو علم کی بارگاہ سے آسمان سے انہیں آتشیں کوڑے پڑیں گے۔''

{سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 18}

نیز دیکھیے :

قرآن :

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 6 تا 9

سورۃ الملک سورہ نمبر 67 آیت نمبر 5

سورۃ الجن سورہ نمبر 72 آیت نمبر 8 تا 9

یہ کیسے ممکن ہے کہ حقیقی علم آجانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاہنوں، جوتشیوں، نجومیوں یا قیافہ شناسوں کو :

(1) قیافہ شناسی کیلئے گھر میں آنے کی اجازت دیتے تھے۔

(2) ان کی باتوں پر یقین کرتے تھے۔

(3) ان کی قیافہ شناسی پر خوشی محسوس کرتے تھے۔

(4) دوسروں کو بھی بتاتے (کہ قیافہ شناس ٹھیک کہتا ہے

آپ کو یقین نہیں آرہا تو درج ذیل حدیث ملاحظہ فرمائیے :

قیافہ شناسی

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ،نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،نَا ابْنُ وَهْبٍ ،نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ،عَنِ الزُّهْرِيِّ ،عَنْ عُرْوَةَ ،عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ:دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ ،وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ،وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ ، فَقَالَ:هَذِهِ الأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ،قَالَتْ:فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ ". قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ:وَكَانَ زَيْدٌ أَحْمَرَ أَشْقَرَ أَبْيَضَ وَكَانَ أُسَامَةُ مثل اللَّيْلِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قیافہ شناس آیا ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں موجود تھے' سیدنا اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے' وہ شخص بولا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور آپ کو یہ بات پسند آئی ' آپ نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتائی۔ ابراہیم بن سعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدنا زید رضی اللہ عنہ سرخ و سفید رنگ کے مالک تھے جبکہ سیدنا اسامہ کا رنگ رات کی طرح (سیاہ) تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4587)

قیافہ شناسی

حدیث :

نَا أَبُو بَكْرٍ ،نَا يُوسُفُ ،نَا حَجَّاجٌ ،عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ،حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ،عَنْ عُرْوَةَ ،عَنْ عَائِشَةَ ،أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،"دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ ،فَقَالَ:أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا ؟إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت خوش تھے اور خوشی کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سنا ہے؟ مجزز مدلجی زید اور اسامہ کے بارے میں کیا کہا: ہے ' اس نے ان کے صرف پاؤں دیکھے اور کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4588)

باب نمبر۔45

کسی بھی دیہاتی شخص کی گواہی شہر میں رہنے والے شخص کے خلاف درست نہیں ہو گی

سچی گواہی دینے کے متعلق اللہ کا حکم ملاحظہ کیجئے:

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدا شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔135)

قرآن :

وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

اور اگر تم سفر پر ہو اور (دستاویز) لکھنے والا مل نہ سکے تو (کوئی چیز) رہن یا قبضہ رکھ کر (قرض لے لو) اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دیدے) تو امانتدار کو چاہیئے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کردے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے۔ اور (دیکھنا) شہادت کو مت چھپانا۔ جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہو گا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

(سورۃ البقرۃ2،آیت نمبر۔283)

قرآن :

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جس کے ذمے اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اُسے چھپائے؟ تمہاری حرکات سے اللہ غافل تو نہیں ہے۔

(سورۃ البقرۃ2،آیت نمبر۔140)

قرآن :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعۡدِلُواْۚ ٱعۡدِلُواْ هُوَ أَقۡرَبُ لِلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ (مائدہ۔ 8)

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔ 8)

قرآن :

وَأَقِيمُواْ ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ (طلاق۔ 2)

اور خدا ہی کے لئے تم ٹھیک گواہی دیا کرو۔

(سورۃ الطلاق 65، آیت نمبر۔ 2)

درج بالا آیات میں اللہ کریم نے سچی گواہی دینے کا حکم دیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے کسی بھی علاقے کے لوگوں کی گواہی کو ناقابل قبول قرار نہیں دیا لیکن درج ذیل روایتوں میں نبی اکرم ﷺ سے یہ بات منسوب کی جا رہی ہے کہ دیہاتیوں کی گواہی ناقابل قبول ہے، ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ نے عدل کے خلاف اس طرح کی کوئی بات نہیں کی، ملاحظہ کیجئے:

کسی بھی دیہاتی شخص کی گواہی شہر میں رہنے والے شخص کے خلاف درست نہیں ہو گی

حدیث :

نَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ، نَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی دیہاتی شخص کی گواہی شہر میں رہنے والے شخص کے خلاف درست نہیں ہو گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4514)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4515)

شانِ نزول

مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالی کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دے دیتے تھے جس پر اللہ تعالی آپ ﷺ کو سرزنش کرتا تھا (نعوذ باللہ)۔ سورہ تحریم کی پہلی آیت کے شانِ نزول میں یہی کچھ کہا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے سنن دار قطنی کی تائید :

شانِ نزول نمبر۔1

حدیث :

نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: "دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ وَلَدِهِ مَارِيَةَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَوَجَدَتْهُ حَفْصَةُ مَعَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: "تُدْخِلُهَا بَيْتِي، مَا صَنَعْتَ بِي هَذَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِكَ إِلا مِنْ هَوَانِي عَلَيْكَ، فَقَالَ: لا تَذْكُرِي هَذَا لِعَائِشَةَ فَهِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا، قَالَتْ حَفْصَةُ: وَكَيْفَ تُحَرَّمُ عَلَيْكَ وَهِيَ جَارِيَتُكَ؟ فَحَلَفَ لَهَا لا يَقْرَبُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تَذْكُرِيهِ لأَحَدٍ، فَذَكَرَتْهُ لِعَائِشَةَ فَآلَى لا يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا، فَاعْتَزَلَهُنَّ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، فَأَنْزَلَ اللَّهُ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ سورة التحريم آية 1"، قَالَ: وَالْحَدِيثُ بِطُولِهِ طَوِيلٌ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ام ولد، سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے، جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس خاتون کو دیکھا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ اسے میرے گھر کے اندر لے آئے ہیں؟ آپ نے اپنی دیگر ازواج کو چھوڑ کر میرے ساتھ ایسا اس لیے کیا ہے، کیونکہ (آپ کے نزدیک میری کوئی حیثیت نہیں ہے)؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عائشہ کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرنا، یہ (کنیز) میرے لیے حرام ہے کہ میں اس کے قریب جاؤں۔'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حلف اٹھایا کہ آپ اس (کنیز) کے قریب نہیں جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس بات کا تذکرہ کسی سے نہیں کرنا۔'' لیکن سیدہ حفصہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج) سے ایلاء کیا کہ آپ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف نہیں لے جائیں گے۔ آپ نے 29 دن تک اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کیے رکھی پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے۔'' راوی کہتے ہیں اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4013)

شان نزول

حدیث :

نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " وَجَدَتْ حَفْصَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ فِي يَوْمِ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَأُخْبِرَنَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ بِذَلِكَ، فَأَعْلَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِذَلِكَ فَعَرَّفَ حَفْصَةَ بَعْضَ مَا قَالَتْ: قَالَتْ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟، قَالَ: نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ، فَآلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا سورة التحريم آية 4 "، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عُمَرَ: مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ: حَفْصَةُ، وَعَائِشَةُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ کے مخصوص دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ام ابراہیم (یعنی سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ پایا تو یہ کہا: میں (سیدہ عائشہ کو) اس بارے میں ضرور بتاؤں گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ (یعنی ام ابراہیم) میرے لیے حرام ہے کہ میں اس کے قریب جاؤں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ کو اس بارے میں بتادیا تو اللہ نے اپنے رسول کو اس بارے میں بتادیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ حفصہ کو ان کی بات کے میں بتایا تو انہوں نے دریافت کیا آپ کو کس نے بتایا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے علم اور خبر رکھنے والی ذات نے اطلاع دی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ماہ کے لیے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ "اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہوگئے تھے"۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، وہ دو خواتین کون تھیں، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (اس فعل کے حوالے سے) ایک دوسرے کا ساتھ دیا تھا؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4014)

حدیث کی دیگر کتب میں اسی آیت کے مختلف شان نزول بیان کئے گئے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

دوسرا شان نزول

عائشہؓ اور حفصہؓ آپ کے پاس بیٹھی رہیں تو حضور ﷺ نے اپنی لونڈی کو اپنے لئے حرام قرار دے دیا

حدیث :

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ هُوَ لَقَبُهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا، فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ سورة التحريم آية 1 إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی تھی، آپ اس سے مجامعت فرماتے تھے۔ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا ایک دن آپ کے پاس بیٹھی رہیں یہاں تک کہ آپ نے اسے اپنے اوپر حرام کر لی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: «يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك» إِلَى آخِرِ الآيَةِ "اے نبی! آپ اس چیز کو اپنے لیے کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال رکھا ہے"۔ (التحریم: ۱) مکمل آیت نازل فرمائی۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3411)

تیسرا شان نزول (صحیح بخاری سے)

درج بالا دو حدیثوں میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے شہد پیا کرتے تھے اور جھوٹ گھڑنے کا الزام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ہے جبکہ دو اور حدیثوں میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر سے شہد پیتے تھے اور جھوٹی کہانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھڑی، ان دو حدیثوں کے حوالہ جات درج ذیل ہیں :

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 249 صفحہ نمبر 130، انٹرنیشنل نمبر 5268)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الحیل حدیث نمبر 1860 صفحہ نمبر 728، انٹرنیشنل نمبر 6972)

چوتھا شان نزول

اس کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ یہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، جن سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؑ تولد ہوئے تھے، یہ ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آ گئی تھیں جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود نہیں تھیں۔ آپؐ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں اس بے گھر بیوی کا حقِ زوجیت ادا کیا، اتفاق سے انہی کی موجودگی میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آ گئیں، انہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اپنے گھر میں خلوت میں دیکھنا گوارا گزرا، جسے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی محسوس فرمایا، جس پر آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راضی کرنے کیلئے قسم کھائی کہ اب ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنسی حقوق کبھی ادا نہیں کروں گا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاکید کی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتلائے۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ {1/66} ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے۔ (سورۃ التحریم سورہ نمبر 66 آیت نمبر 1)۔

ملاحظہ کیجئے:

[تفسیر ابن جریر الطبری: 34382: مرسل]

[تفسیر ابن جریر الطبری: 34385: مرسل]

[تفسیر ابن جریر الطبری:34397: صحیح]

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ شانِ نزول کے ان واقعات والی احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنہم کی سیرتِ مطہرہ کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک جھوٹ گھڑا، دوسری زوجہ نے اس جھوٹ پر پہلی سے تعاون کیا، پھر دونوں نے جھوٹ بولا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلا تحقیق شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا۔ اسی طرح دوسرے واقعے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک بیوی کو خوش کرنے کیلئے دوسری بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور بھی نہ تھا سوائے اس کے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم مانا تھا۔ قرآن میں عورت کے جنسی حقوق کو روک دینا ایک سزا کے طور پر آیا ہے، اللہ نے فرمایا: وَاللاَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ {34/4} ترجمہ: "اور جن عورتوں کی بدخوئی کا تمہیں ڈر ہو، پس انہیں سمجھاؤ اور خواب گاہوں میں ان کو تنہا چھوڑ دو۔"

قرآن کی جس آیت کیلئے اتنی حدیثیں گھڑی گئیں، اس کا اصل مفہوم اس آیت کے اندر ہی موجود ہے لیکن جسے انسانوں کے تراشے ہوئے واقعات نے اندھا کر رکھا ہو، اس کو خدا کی آخری کتاب جیسے سورج سے بھی روشنی نہیں مل سکتی، فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ج تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ط (1/66)

اس آیت میں لفظ "تحرم" فعل مضارع ہے جو کہ حال کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور مستقبل کیلئے بھی۔ اس آیت میں یہ مستقبل کیلئے آیا ہے، اس لحاظ سے آیت کا ترجمہ یہ ہوگا :

"اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام کریں گے جو اللہ نے آپ کیلئے حلال ٹھہرائی ہے (یعنی آپ اللہ کے حلال کو کبھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے، اس سلسلے میں) آپ بیویوں کی خوشنودی کیوں چاہیں گے (یعنی آپ بیویوں کی خوشنودی کیلئے بھی اللہ کے کسی حلال کو حرام نہیں ٹھہرائیں گے)۔"

اس آیت میں "لم تحرم" استفہام انکاری ہے، عربی زبان کا عام طور پر قاعدہ ہے کہ استفہامیہ فقروں میں انکار سے اقرار اور اقرار سے انکار مراد ہوتا ہے، یہی صورت اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ آپؐ اسے کیوں حرام کریں گے جسے اللہ نے حلال کیا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اللہ کے حلال کو کبھی بھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے۔

(مزید تفصیل کیلئے دیکھیے "قرآن فہمی کے قرآنی اصول" از علامہ خواجہ ازہر عباس)

باب نمبر۔47

کتے بلی کے جوٹھے برتن

سورۃ النساء آیت 43 اور سورۃ المائدہ آیت 6 کا مکمل ترجمہ گذشتہ صفحات پر بیان کیا گیا ہے جس میں اللہ نے وُضو کے متعلق بھی تفصیلاً بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے۔ تیمم کا ذِکر بھی اُن دو آیات میں آیا ہے جس میں فرمایا کہ تیمم کیلئے بھی "پاک مٹی" کا اِنتخاب ضروری ہے لیکن اِن روایات کا کیا کیا جائے جن میں تعلیم یہ دی جارہی ہے کہ جس پانی میں کتّا منہ ڈال دے اُس سے وضو کرنا درست ہے۔ کہتے ہیں اندھوں میں کانا راجہ ہوتا ہے۔ ایک صاحب سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ چونکہ اِس پانی کے وُضو سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا پہلے اِس پانی سے وُضو کرے اور پھر بعد میں تیمم کرے تاکہ کھٹکا نہ رہے۔ یعنی پہلے اس پلید پانی سے وُضو کرلو اور بعد میں پاک مٹی سے تیمم۔ یہ ہے دِین! آیئے پوری حدیث لفظ بہ لفظ آپ کے سامنے بمعہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں :

حدیث :

وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ، وَسُؤْرِ الْكِلاَبِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ. وَقَالَ سُفْيَانُ هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ. يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا} وَهَذَا مَاءٌ، وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَىْءٌ، يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ.

ترجمہ: "وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں۔ عطاء ان سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کتّے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زُہری نے کہا کہ کتّا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے سوا وضو کیلئے اور پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل حکمِ خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرلو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اِس سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا اِس سے وُضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

{صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 128 صفحہ نمبر 174، انٹرنیشنل نمبر باب 33}

دوسری طرف سنن دار قطنی میں ہے:

کتے کے جوٹھے برتن کو سات دفعہ دھونا چاہیے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْأَعْمَشُ، نا أَبُو صَالِحٍ، وَأَبُو رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ". صَحِيحٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اسے سات مرتبہ دھوئے۔“ یہ روایت ”صحیح“ ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 181)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 182)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 183)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 184)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 185)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 186)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 187)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 188)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 189)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 190)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 191)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 192)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 195)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 205)

کتے کے جوٹھے برتن کو تین یا پانچ یا سات دفعہ دھونا چاہیے

حدیث :

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الإِنَاءِ أَنَّهُ يَغْسِلُهُ ثَلاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے تین مرتبہ (شاید یہ الفاظ ہیں:) پانچ مرتبہ یا شاید (یہ الفاظ ہیں:) سات مرتبہ دھولے۔"

(سنن دارقطنی، حدیث نمبر: 193)

(سنن دارقطنی، حدیث نمبر: 194)

کتے کے جوٹھے برتن کو تین دفعہ دھونا چاہیے

حدیث :

نا نا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، قَالَا: نا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ". هَذَا مَوْقُوفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اس میں موجود پانی کو بہا دو اور پھر اسے تین مرتبہ دھولو۔" یہ روایت "موقوف" ہے اور عبدالملک نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اس طرح ("موقوف" روایت کے طور پر) نقل نہیں کیا ہے۔

(سنن دارقطنی، حدیث نمبر: 196)

(سنن دارقطنی، حدیث نمبر: 197)

بلی کے جوٹھے برتن کو ایک یا دو دفعہ دھونا چاہیے

بلی کے جوٹھے برتن کو ایک یا دو دفعہ دھونا چاہیے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: نا أَبُو عَاصِمٍ، نا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طُهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ، يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْأُولَى بِالتُّرَابِ، وَالْهِرَّةُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ". قُرَّةُ يَشُكُّ، هَذَا صَحِيحٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''برتن کو پاک کرنے کا طریقہ، جب اس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو، یہ ہے: اس برتن کو سات مرتبہ دھولیا جائے، جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے، اگر بلی نے منہ ڈالا ہو، تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھولیا جائے۔'' یہ شک قرہ نامی راوی کو ہے، اور یہ روایت مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 186)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 199)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 205)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 206)

بلی کے جوٹھے برتن کو دو یا تین دفعہ دھویا جائے

حدیث :

وثنا أَبُو بَكْرٍ، نا غُنْدَرٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: "يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثَةً".

''سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ''آدمی اسے دو مرتبہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین مرتبہ دھولے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 204)

بلی کے جوٹھے برتن کو ایک دفعہ دھویا جائے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً".

محمد بن سیرین، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا ہے: ''جب کوئی بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اس میں موجود پانی کو بہا دو اور اسے ایک مرتبہ دھولو۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 200)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 201)

بلی کے جوٹھے برتن کو سات دفعہ دھویا جائے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالا: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ فِي السِّنَّوْرِ: "إِذَا وَلَغَتْ فِي الإِنَاءِ يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ". لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ لَيْسَ بِحَافِظٍ، وَهَذَا مَوْقُوفٌ، وَلا يَصِحُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هَذَا أَشْبَهُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جب وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے سات مرتبہ دھولے۔“ اس روایت کا راوی لیث بن ابو سلیم حافظ نہیں ہیں اور یہ روایت ”موقوف“ ہے، اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے، زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ یہ عطاء کا اپنا قول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 202)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 203)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 207)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 208)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 209)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 210)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 211)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 212)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 213)

بلی کے جوٹھے پانی سے وضو جائز ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِهِ الْهِرُّ فَيُصْغِي لَهَا الإِنَاءَ، فَتَشْرَبُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا". قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْقُوبُ هَذَا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، وَعَبْدُ رَبِّهِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات کوئی بلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آجاتی تھی تو آپ برتن اس کی طرف بڑھادیتے تھے اور وہ اس میں پانی پی لیتی تھی اور پھر آپ بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کر لیا کرتے تھے۔ابو بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی یعقوب ہیں، یہ قاضی ابو یوسف ہیں، اور عبدربہ نامی راوی عبداللہ بن سعید مقبری ہیں، جو ضعیف ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 198)

بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا درست ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، نا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَقَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض اوقات ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے، جس میں سے بلی پہلے پانی پی چکی ہوتی تھی۔ یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 214)

بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا درست ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْهَيْثَمِ يَعْنِي الصَّرَّافَ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کر لیا کرتے تھے، جس میں سے بلی پہلے پانی پی چکی ہوتی تھی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 215)

بلی ناپاک نہیں ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعٍ الْحَجَبِيُّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ "، يَعْنِي الْهِرَّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ گھر میں (بسنے والے جانوروں) کی طرح ہے۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بلی کے بارے میں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:216)

بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا درست ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ ثنا الرَّمَادِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، " أَنَّ هِرَّةً أَكَلَتْ مِنْ هَرِيسَةٍ فَأَكَلَتْ عَائِشَةُ مِنْهَا، وَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا ". رَفَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ، وَرَوَاهُ عَنْهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، وَوَقَفَهُ عَلَى عَائِشَةَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک بلی نے ”ہریسہ“ میں سے کچھ کھالیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد میں اس میں سے کھالیا اور یہ فرمایا: ”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ بلی کے جوٹھے (پانی) کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے۔“ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک ”موقوف“ ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:217)

بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا درست ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّهُ كَانَ يُصْغِي إِلَى الْهِرَّةِ الإِنَاءَ حَتَّى تَشْرَبَ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برتن کو بلی کی طرف انڈیل دیتے تھے اور بلی اس میں سے پانی پی لیتی تھی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلی کے جوٹھے کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 218)

بلی ناپاک نہیں ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيُّ، نا مَالِكٌ، وثنا الْحُسَيْنُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، نا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ، دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وُضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ، فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ، قَالَ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، قَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ".

سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جو سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کی اہلیہ تھیں: ایک مرتبہ سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو اس خاتون نے ان کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ اس دوران ایک بلی آئی تاکہ وہ اس میں سے پانی پی لے تو سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف انڈیل دیا، اس بلی نے پانی پی لیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں ان کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: ”اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟“ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے جواب دیا: ”جی ہاں!“ تو سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے، بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے (پالتو) جانوروں میں سے ایک ہے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 219)

بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا، سُئِلَ عَنْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ، فَقَالَ: "هِيَ مِنَ السِّبَاعِ، وَلَا بَأْسَ بِهِ".

امام جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمہ اللہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ (یا شاید امام زین العابدین رحمہ اللہ) سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”یہ درندوں میں شامل ہے اور اس میں (یعنی اس کے جوٹھے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 220)

تمام کتوں کو قتل کر دو سوائے شکاری اور رکھوالی والوں کے

حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، ثُمَّ قَالَ: "مَا لَهُمْ وَلَهَا؟"، فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ، وَقَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ فِي التُّرَابِ". صَحِيحٌ.

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کو اس سے کیا فائدہ؟“ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کتے، بکریوں کی حفاظت کے لیے کتے کو پالنے کی اجازت دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ رگڑ لو۔“ یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 191)

باب نمبر-48

جس برتن سے عورت غسل یا وضو کرے۔۔۔

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کا ثبوت ہے، ملاحظہ کیجئے :

عورت کے چھوڑے ہوئے پانی سے مرد غسل کر سکتا ہے

حدیث :

نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: أَجْنَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ مِنْ جَفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فِيهَا فَضْلَةٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: " الْمَاءُ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ ". فَاغْتَسَلَ مِنْهُ، اخْتُلِفَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى سِمَاكٍ، وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ: عَنْ مَيْمُونَةَ غَيْرُ شَرِيكٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: مجھے جنابت لاحق ہو گئی، میں نے ایک برتن سے غسل کر لیا اور اس میں کچھ پانی بچ گیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، آپ اس سے غسل کرنے لگے تو میں نے عرض کی: میں نے اس برتن سے غسل کیا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوئی ہے۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس برتن سے غسل کر لیا۔ اس روایت میں سماط نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے اور اس میں صرف شریک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:137)

عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل یا وضو کر سکتا ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: مَبْلَغُ عِلْمِي وَالَّذِي يَسْكُنُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنَا، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ ". إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:139)

عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل کر سکتا ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ زَنْجُويَهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطِرُ بِبَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ ". إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ اس کی سند ”صحیح“ ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:140)

عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کر سکتا ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ "، وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: تَوَضَّأَ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیا تھا۔ رمادی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جنابت کی حالت میں پانی سے وضو کیا تھا، اس کے بچے ہوئے پانی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:141)

مرد، عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کر سکتا

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: " تَتَوَضَّأُ الْمَرْأَةُ وَتَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِ غُسْلِ الرَّجُلِ وَطَهُورِهِ، وَلا يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ وَلا طَهُورِهَا ". وَهَذَا مَوْقُوفٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ.

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”عورت مرد کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کر سکتی ہے، البتہ مرد عورت کے غسل یا وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو نہیں کر سکتا۔“ یہ روایت ”موقوف“ طور پر زیادہ مستند ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 418)

عورت اور مرد ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کر سکتے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، وَلَكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا ". خَالَفَهُ شُعْبَةُ.

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: ”آدمی عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے، یا عورت مرد کے (غسل کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرے، البتہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں۔“ شعبہ نامی راوی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 417)

باب نمبر-49

جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں

جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں

حديث :

نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو يَزِيدَ الظَّفَرِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَوَضَّأَ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَمَا صَلَّى مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ، وَمَا آمَنَ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّنِي، وَمَا أَحَبَّنِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیا، اس نے گویا وضو ہی نہیں کیا اور جس شخص نے وضو نہیں کیا اس نے گویا نماز ہی نہیں پڑھی اور جو شخص مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ گویا مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا اور جو شخص انصار سے محبت نہیں کرتا گویا وہ مجھ سے بھی محبت نہیں کرتا۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 222)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 223)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 225)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 226)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 227)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 228)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 229)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 230)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 256)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 257)

دوسری جگہ فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ کا نام بغیر وضو کے نہیں لیتے تھے۔

حدیث :

" حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو انہوں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے انہیں جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ وضو فرمالیا۔ پھر ان سے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا مگر پاکی کی حالت میں یا فرمایا کہ حالت طہارت میں۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 17 صفحہ نمبر 67}

اگر وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وضو جب ٹوٹ جاتا تھا تو دوبارہ وضو کرنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقیناً بسم اللہ پڑھتے ہوں گے، اب بسم اللہ میں تو اللہ کا نام آتا ہے جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا نام بغیر وضو نہیں لیتے تھے، اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا نام بغیر وضو نہیں لیتے تھے اور وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک فرض کو ترک کیا، اس طرح نعوذ باللہ ساری زندگی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بغیر وضو کے نمازیں ادا کرتے رہے، جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔

بغیر وضو سلام کا جواب دینا منع ہے

بغیر وضو سلام کا جواب دینا منع ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ: "أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ".

عمیر جو سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبد اللہ بن یسار، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں، ہم دونوں سیدنا ابوجہم بن حارث انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدنا ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا، اس نے آپ کو سلام کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوار کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) اور پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 671)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:672)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:673)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:674)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:675)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:676)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:677)

باب نمبر-50

نبیذ سے وضو کرنا جائز ہے

نبیذ سے وضو کرنا جائز ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا هِقْلٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ: "النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ".

عکرمہ بیان کرتے ہیں: ”نبیذ اس شخص کے لیے وضو کا ذریعہ ہے، جس کو نبیذ کے علاوہ وضو کرنے کے لیے اور کچھ نہ ملے (یعنی اس کو پانی نہ ملے)۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:236)

دیگر:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:237)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:238)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:239)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:240)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:241)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:242)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:243)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:244)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:249)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:250)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:251)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:252)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:253)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:254)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:255)

باب نمبر۔51

اعضائے وضو کتنی دفعہ دھوئے جائیں؟

قرآن کی درج ذیل آیت میں وضو کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔6)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ اعضائے وضو کو دو دفعہ دھونا چاہیے یا تین مرتبہ، البتہ درج ذیل روایات کا اختلاف ان کے وضعی ہونے پر مہر ثبت کر رہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

حدیث :

نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَوَانِيُّ، نا حَسَنُ بْنُ سَيْفِ بْنِ عُمَيْرَةَ، حَدَّثَنِي أَخِي عَلِيُّ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَأَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا".

عبد خیر بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے تین، تین مرتبہ تمام اعضاء کو دھویا اور سر کے لیے نئے سرے سے پانی لیا۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:300)

دیگر حوالہ جات:

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:301)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:302)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:303)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:304)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:306)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:308)

اعضائے وضو دو دفعہ دھونا سنت

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو دو مرتبہ دھویا کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:309)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:310)

باب نمبر۔52

ایڑیوں میں جہنم

قرآن میں وضو کا مکمل طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

وضو کے اس طریقے میں پاؤں دھونا بھی شامل ہے، اور پاؤں میں ایڑیاں بھی شامل ہیں۔ اب جو آدمی پاؤں دھوتا ہی نہیں اس کا تو وضو ہی نہیں۔ اور جو آدمی وضو کرتا ہے اس کیلئے ایڑیوں کا عذاب کیسا؟ لیکن ضد دیکھیے:

ایڑیوں میں جہنم

حدیث:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ ".

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "(بعض) ایڑھیوں اور تلووں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔"

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:316)

ایڑیوں میں جہنم

حدیث :

نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَيُدَلِّكُ عَقِبَيْهِ، وَيَقُولُ: " خَلِّلُوا بَيْنَ أَصَابِعِكُمْ، لا يُخَلِّلُ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُمَا بِالنَّارِ، وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ (اپنے پاؤں کی) انگلیوں کا خلال کیا کرتے تھے اور اپنی ایڑھیوں کو ملا کرتے تھے، اور یہ فرمایا کرتے تھے: ”اپنی انگلیوں کا خلال کیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آگ کو داخل نہیں کرے گا اور بعض ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:317)

بعض ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے

حدیث :

نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا لَيْثٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَوْ عَنْ أَخِي أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا عَلَى أَعْقَابِ أَحَدِهِمْ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ، أَوْ مِثْلُ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: " وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ". فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَنْظُرُ، فَإِنْ رَأَى مَوْضِعًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ أَعَادَ الْوُضُوءَ.

عبدالرحمن بن سابط نے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، یا شاید سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا (وضو کرتے ہوئے)، ان میں سے کسی شخص کی ایڑھی کے، ایک درہم جتنے یا شاید ایک ناخن جتنے، حصہ تک پانی نہیں پہنچا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمانا شروع کیا: ”بعض ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔“ (راوی بیان کرتے ہیں:) ”آدمی کو اس بات کا جائزہ لے لینا چاہیے، اگر وہ کوئی ایسی جگہ دیکھے، جہاں تک پانی نہیں پہنچا، تو وہ دوبارہ وضو کرے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:380)

باب نمبر۔53

پیشاب

حلال جانور کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْآدَمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ". سَوَّارٌ ضَعِيفٌ. خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، فَرَوَاهُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ”جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے، اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ اس روایت کا راوی سوار ضعیف ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 460)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 461)

حلال جانور کی لید میں کوئی حرج نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ مِنْ حِفْظِهِ، نا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِسَلْحِهِ".

”عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ”جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو، اس کی لید میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 463)

بچے اور بچی کے پیشاب میں فرق

حدیث :

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا عَفَّانُ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ هِشَامٍ. وَوَقَفَهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:469)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر ایم۔470)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:468)

باب نمبر-54

مستحاضہ

مستحاضہ ہر نماز کیلئے خون دھو کر وضو کر کے نماز ادا کرے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، ثنا مَالِكٌ. ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَادٍ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، ثنا مَالِكٌ. ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ، قَالَا: نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أنا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابو حبیش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ''یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''یہ ایک رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے۔ جب تمہیں حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔ جب اس کی مدت گزر جائے تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کر لو۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:787)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:788)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:789)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:790)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:791)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:792)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:793)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:795)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:819)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:820)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:821)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:822)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:823)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:824)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:841)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:843)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:844)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:848)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:858)

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

حدیث :

نا عَبْدُ اللَّهِ، نا جَدِّي، ثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوب، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: سُئِلَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، وَأَنْ تَغْتَسِلَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي". فَقِيلَ لِسُلَيْمَانَ: أَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّمَا نَقُولُ فِيمَا سَمِعْنَا.

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا۔ راوی کو شک ہے کہ یہ الفاظ ہیں: ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت کی: "وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کرے، اس کے علاوہ غسل کر لیا کرے

گی اور کپڑا باندھ کر نماز ادا کر لیا کرے گی۔" سلیمان نامی راوی سے دریافت کیا گیا: "کیا ان کے شوہر ان سے صحبت کیا کرتے تھے؟" "تو انہوں نے جواب دیا: "ہم وہی بات بیان کریں گے جو ہم نے سنی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:796)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:827)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:832)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:834)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:835)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:836)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:837)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:838)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:839)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:840)

مستحاضہ روزانہ ایک مرتبہ غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَتْ خَالَتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَقَعَ فِي النَّارِ، إِنِّي أَدَعُ الصَّلَاةَ سَنَتَيْنِ أَوْ سِنِينَ لَا أُصَلِّي، فَقَالَتِ: انْتَظِرِي حَتَّى يَجِيءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ، فَقَالَتْ: هَذِهِ فَاطِمَةُ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُولِي لَهَا فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامَ قُرْئِهَا ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ الطُّهُورُ بَعْدُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَلْتُنَظِّفْ وَلْتَحْتَشِي فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضَ أَوْ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ ".

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں میری خالہ سیدہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں جہنم میں نہ چلی جاؤں کیونکہ میں نے دو برس سے (راوی کو شک ہے اس میں یہ الفاظ ہیں) کئی برس سے نماز ادا نہیں کی، سیدہ عائشہ نے فرمایا تم انتظار کرو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو (ان سے دریافت کرنا) نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ نے بتایا یہ فاطمہ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دیا کرو پھر روزانہ ایک مرتبہ غسل کر لیا کرو اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو، اور اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھو، کیونکہ یہ ایک بیماری ہے جو لاحق ہوئی ہے یا یہ شیطان کا ٹھونگا ہے یا کوئی رگ ہے جو منقطع ہو گئی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 842)

شرمگاہ چھونے سے وضولازم

اپنی شرمگاہ چھونے سے وضولازم ہو جاتا ہے یا نہیں؟ جس کے جی میں جو آیا اس نے لکھ دیا، ملاحظہ کیجئے:

شرمگاہ چھونے سے وضولازم

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَّاشُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْعَدَوِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْكِسَائِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ".

سیدہ بسرہ بنت سفیان رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: ''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:530)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:531)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:532)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:533)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:534)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:535)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:527)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:528)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:529)

شرمگاہ یا خصیے چھونے سے وضولازم

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ أَوْ أُنْثَيَيْهِ أَوْ رُفْغَيْهِ فَلْيَتَوَضَّأْ". كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ هِشَامٍ، وَوَهِمَ فِي ذِكْرِ الْأُنْثَيَيْنِ وَالرَّفْغِ وَإِدْرَاجِهِ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالْمَحْفُوظُ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ عُرْوَةَ، غَيْرَ مَرْفُوعٍ، كَذَلِكَ رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنْ هِشَامٍ، مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَغَيْرُهُمَا.

سیدہ بسرہ بنت سفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے یا اپنے خصیے کو چھولے اور اپنی بودار جگہ کو چھولے تو وہ وضو کرے۔" یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، تاہم خصیے اور بودار جگہ کا ذکر کرنے میں راوی کو وہم ہوا ہے، کیونکہ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے۔ زیادہ محفوظ یہ ہے: یہ عروہ کا قول ہے اور "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے، ثقہ راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 536)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 537)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 538)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 539)

شرمگاہ چھونے سے وضو لازم نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: "إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ". قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: سَأَلْتُ أَبِي، وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ هَذَا، فَقَالَا: قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ مِمَّنْ يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ وَوَهَّنَاهُ، وَلَمْ يُثْبِتَاهُ.

سیدنا قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا، ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وہ تمہارے جسم کا حصہ ہے۔" ابن ابی حاتم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (ابو حاتم) اور سیدنا ابو شیخ زرعہ راضی سے محمد بن جابر نامی راوی کی نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو دونوں نے جواب دیا: "قیس بن طلق نامی راوی ایسے نہیں ہیں جن کو مستند تسلیم کیا جائے۔" تو ان دونوں حضرات نے اس راوی کو کمزور ظاہر کیا اور اسے مستند قرار نہیں دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 541)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 542)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 543)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 544)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 546)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 547)

شرمگاہ چھونے سے وضو لازم یا نہیں، کوئی علم نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْقَاضِي السَّرَخْسِيُّ، نا رَجَاءُ بْنُ مَرْجَا الْحَافِظُ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ أَنَا وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، فَتَنَاظَرُوا فِي مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ يَحْيَى يَتَوَضَّأُ مِنْهُ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: بِقَوْلِ الْكُوفِيِّينَ وَتَقَلَّدَ قَوْلَهُمْ، وَاحْتَجَّ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ بِحَدِيثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَاحْتَجَّ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِحَدِيثِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، وَقَالَ لِيَحْيَى: كَيْفَ تَتَقَلَّدُ إِسْنَادَ بُسْرَةَ، وَمَرْوَانُ أَرْسَلَ شُرَطِيًّا حَتَّى رَدَّ جَوَابَهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ يَحْيَى: وَقَدْ أَكْثَرَ فِي النَّاسِ فِي قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، فَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: كِلَا الْأَمْرَيْنِ عَلَى مَا قُلْتُمَا، فَقَالَ يَحْيَى: مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ "أَنَّهُ تَوَضَّأَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ". فَقَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: "لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَإِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ". فَقَالَ يَحْيَى: عَنْ مَنْ؟ قَالَ: سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَإِذَا اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ عُمَرَ وَاخْتَلَفَا فَابْنُ مَسْعُودٍ أَوْلَى أَنْ يُتَّبَعَ، فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ: نَعَمْ وَلَكِنْ أَبُو قَيْسٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ "مَا أُبَالِي مَسَسْتُهُ أَوْ أَنْفِي". فَقَالَ أَحْمَدُ: عَمَّارٌ وَابْنُ عُمَرَ اسْتَوَيَا فَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهَذَا وَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهَذَا.

رجاء بن مرجی نامی محدث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم مسجد خیف میں اکٹھے ہوئے، جن میں احمد بن حنبل تھے، علی بن مدینی تھے اور یحییٰ بن معین تھے، ان لوگوں کے درمیان شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں بحث چھڑ گئی تو یحییٰ نے کہا: ”اس کے بعد وضو کیا جائے گا۔“ علی بن مدینی نے اہل کوفہ کے قول کے مطابق رائے بیان کی اور ان کے قول کی تقلید کی۔ یحییٰ بن معین نے اپنے موقف کی تائید میں بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی، جبکہ علی بن مدینی نے اپنے موقف کی تائید میں قیس بن طلق کی روایت نقل کی۔ انہوں نے یحییٰ سے کہا: ”تم بسرہ کی سند کی کیسے پیروی کر سکتے ہو؟ جبکہ مروان (جو مدینہ کا گورنر تھا)، اس نے ایک سپاہی کو بھیجا تھا، یہاں تک کہ وہ سپاہی اس خاتون کا جواب لے کر مروان کے پاس آیا تھا۔“ تو یحییٰ نے کہا: ”اکثر لوگوں نے قیس بن طلق پر تنقید کی ہے

اور ان کی روایت کو مستند قرار نہیں دیا۔“ تو امام احمد بن حنبل نے کہا: ”آپ دونوں نے جو بات بیان کی، واقعہ ایسا ہے۔“ یحییٰ مہدی نے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ”اس کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے، یہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔“ تو یحییٰ نے دریافت کیا: ”یہ بات کس نے نقل کی ہے؟“ تو انہوں نے جواب دیا: ”یہ سفیان نے ابو قیس کے حوالے سے ہزیل کے حوالے سے، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے۔“ تو جب بھی کسی معاملے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہو، تو سیدنا عبداللہ بن مسعود اس بات کے زیادہ مستحق ہوں گے کہ ان کی پیروی کی جائے۔ تو امام احمد بن حنبل نے ان سے فرمایا کہ ”ایسا ہی ہے۔“ لیکن ابو قیس نامی راوی کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ تو انہوں نے کہا: ”ابو نعیم نے معمر کے حوالے سے، عمیر کے حوالے سے، سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔“ وہ فرماتے ہیں: ”مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے، میں اسے (شرمگاہ کو) چھوؤں یا اپنی ناک کو چھوؤں۔“ تو امام احمد بن حنبل نے یہ کہا: ”سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں ایک ہی مرتبہ کے ہیں، تو جو شخص چاہے وہ ان کی رائے کو اختیار کرے اور جو شخص چاہے وہ ان کی رائے کو اختیار کرے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 545)

بغل چھونے سے وضو لازم

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو وَيُحَدِّثُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسِّ الْإِبْطِ، فَقَالَ: "يُتَوَضَّأُ مِنْهُ".

عبید اللہ بیان کرتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بغل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”اس کے بعد وضو کیا جائے گا۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 548)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 551)

بغل چھونے سے وضو لازم نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ وَمَسَّ إِبْطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ".

‘‘سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے: ’’ایسے شخص پر دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 549)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 550)

بغل چھونے سے غسل لازم

حدیث :

وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الإِصْطَخْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُسْلِمٌ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: وَذُكِرَ مَسُّ الإِبْطِ عِنْدَ أَيُّوبَ، فَقَالَ: "رُبَّ إِبْطٍ يَنْبَغِي أَنْ يُغْتَسَلَ مِنْهُ".

حماد بن زید نے یہ بات بیان کی ہے: ایوب کے سامنے بغل کو چھونے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ’’بعض بغلیں ایسی ہوتی ہیں، انہیں چھونے کے بعد غسل کرنا چاہیے۔‘‘

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 552)

باب نمبر۔56

قہقہہ لگانے یا ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے

(نماز کے دوران) قہقہہ لگانے یا ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، نا مُحَمَّدٌ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا الْوَلِيدُ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "لا وُضُوءَ فِي الْقَهْقَهَةِ وَالضَّحِكِ". فَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، لَمَا أَفْتَى بِخِلافِهِ وَضِدِّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هَذَا. وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، مُرْسَلا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَهِمَ فِيهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى مَنْصُورٍ. وَإِنَّمَا رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَمَعْبَدٌ هَذَا لا صُحْبَةَ لَهُ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مِنَ التَّابِعِينَ حَدَّثَ بِهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: غَيْلانُ بْنُ جَامِعٍ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، وَهُمَا أَحْفَظُ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ لِلإِسْنَادِ. فَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ.

زہری فرماتے ہیں: ''(نماز کے دوران) قہقہہ لگانے یا ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔'' زہری نے حسن کے حوالے سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے، اگر وہ زہری کے نزدیک درست ہوتی تو وہ اس کے برخلاف اور اس کے متضاد فتویٰ نہ دیتے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے!۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 621)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 648)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 649)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 656)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 657)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 658)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 660)

(نماز کے دوران) قہقہہ لگانے یا ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا حَجَّاجٌ، وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، قَالا: ثنا مُوسَى، وَابْنُ عَائِشَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْمَى فَوَطِئَ عَلَى خَصَفَةٍ عَلَى رَأْسِ بِئْرٍ فَتَرَدَّى فِي الْبِئْرِ، فَضَحِكَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلاةَ". وَكَذَا رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ خَالِدٍ، وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے، اسی دوران ایک شخص آیا، اس نے اپنا پاؤں ٹوکرے پر رکھ دیا، جو کنویں کے سر پر رکھا ہوا تھا وہ اس کنویں میں گر گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے لوگ ہنس پڑے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض ہنسنے والوں کو حکم دیا: وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:628)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:629)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:630)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:631)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:632)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:633)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:634)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:635)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:636)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:637)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:638)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:639)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:640)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:641)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:642)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:643)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:647)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:650)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:651)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:652)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:653)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:654)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:655)

اذان

مذہبی پیشوائیت کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا جس کی مدد سے آپ قرآن کی تشریح فرماتے تھے، جیسے نماز کی رکعتیں وغیرہ، درج ذیل روایت سے پتا چلتا ہے کہ اذان کا اجرا صحابہؓ کے خوابوں کی بنیاد پر کیا گیا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا صحابہؓ کے خواب بھی وحی تھے؟

اذان وحی کے ذریعے نازل نہیں کی گئی

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ، ثنا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، يَعْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ رَجُلًا نزل مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ نزل عَلَى جِذْمِ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى، قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: عَلَى نَحْوٍ مِنْ أَذَانِنَا الْيَوْمَ، قَالَ: "عَلِّمْهَا بِلَالًا". فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدْ رَأَيْتُ مثل الَّذِي رَأَى وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي.

عبدالرحمن بن ابو لیلی بیان کرتے ہیں: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک انصاری شخص عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہوا اس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں وہ مدینہ منورہ کی ایک دیوار پر اترا اس نے اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے پھر وہ بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہو گیا پھر اس نے وہ کلمات دو دو مرتبہ کہے۔ ابو بکر بن عیاش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ اسی کی مانند ہے جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یہ بلال کو سکھا دو: تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح اس نے دیکھا ہے لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:937)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:935)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:943)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:962)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:963)

اذان فجر میں اضافہ حضرت عمرؓ نے کیا تھا

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ, ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ, ثنا وَكِيعٌ, عَنِ الْعُمَرِيِّ, عَنْ نَافِعٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, عَنْ عُمَرَ. وَوَكِيعٌ, عَنْ سُفْيَانَ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ, عَنْ نَافِعٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, عَنْ عُمَرَ, أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ: "إِذَا بَلَغْتَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فِي الْفَجْرِ فَقُلْ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ, الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ھیں: انہوں نے اپنے موزن سے یہ کہا: تم فجر کی اذان میں، حی علی الصلوۃ پر پہنچو تو یہ کھو: الصلوۃ خیر من النوم، الصلوۃ خیر من النوم۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:946)

اذان فجر میں اضافہ حضور ﷺ نے خود کرایا تھا

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ, ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ, حَدَّثَنِي الْحِمَّانِيُّ, ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ, ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ, يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَأَذَّنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلْحِقْ فِيهَا: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ".

سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کم سن لڑکا تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے فجر کی اذان دی یہ حنین کا واقعہ ہے جب میں ان کلمات پر پہنچا، حی علی الفلاح، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس میں یہ جملہ شامل کر لو: الصلاۃ خیر من النوم: نماز نیند سے بہتر ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:910)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:947)

حالت روزہ میں بوس و کنار

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضع ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. تَفَرَّدَ بِهِ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ، وَالْمَحْفُوظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ". وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ الثِّقَاتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِنْهُمْ مَعْمَرٌ، وَعُقَيْلٌ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ، وَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ صَحِيحًا، لَمَا كَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِخِلافِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، جس میں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔امام مالک نے امام زہری کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ''بوسہ لینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے۔'' تو اگر زہری کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر زہری کو اس کے خلاف فتویٰ نہیں دینا چاہیے تھا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے!۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:486)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:488)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:489)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:504)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:510)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2254)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2255)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2256)

بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضَّبِّيِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا صَائِمَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْطَرَا جَمِيعًا مَعًا"

سیدنا میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو بوسہ لے لیتا ہے حالانکہ ان دونوں نے روزہ رکھا ہوتا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان دونوں کا روزہ ایک ساتھ ٹوٹ جائے گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2270)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2271)

حالت روزہ میں بوس و کنار اور پچھنے درست

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: "رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ".

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2263)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2268)

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث :

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِي عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ

الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ: الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمص الملازم

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جب کہ وہ پچھنے لگوا رہا تھا، آپ میرا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔ الشیخ الامام محی السنہ نے فرمایا: اور جن بعض حضرات نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے، انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پچھنے لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب پہنچ جاتا ہے، جب کہ پچھنے لگانے والا اس چوسنے کی وجہ سے پیٹ میں کوئی چیز پہنچنے سے بچ نہیں سکتا۔ صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2012)

دیگر حوالہ جات:

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(سنن دارمی، حدیث نمبر: 1768)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔ 654)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 774)

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 595 صفحہ نمبر 232}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 597 صفحہ نمبر 232}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 598 صفحہ نمبر 233}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 599 صفحہ نمبر 233}

باب نمبر-59

دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "بِتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَنْظُرَ كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ بَعَثْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدٍ، فَقُلْتُ: تَبِيتِي مَعَ نِسَائِهِ وَانْظُرِي كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ فَأَتَتْنِي فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ". أَبَانُ مَتْرُوكٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ٹھہر گیا تا کہ اس بات کا جائزہ لوں کہ وتر کی نماز میں دعائے قنوت کب پڑھتے ہیں ' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی ' پھر میں نے اپنی والدہ سیدہ ام عبد کو بھیجا اور ان سے کہا: کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے ہاں ٹھہریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی نماز میں دعائے قنوت کیسے پڑھتے ہیں ' تو میری والدہ نے آکر مجھے یہ بتایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی اس روایت کا ایک راوی ابان متروک ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1662)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1663)

دعائے قنوت رکوع کے بعد ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: "قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ".

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا ' تو انہوں نے جواب دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1666)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1667)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1668)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1695)

حضور ﷺ نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ". قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ فِيهِ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، إِلَّا بَقِيَّةُ.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے اس روایت کے شعبہ کے حوالے سے ابو اسحاق سے منقول ہونے کا تذکرہ' بقیہ نامی راوی نے کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1684)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1685)

حضور ﷺ ہر نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا قَنَتَ فِيهَا".

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی فرض ادا کرتے تھے' اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1687)

نماز فجر میں دعائے قنوت بھول جائے تو سجدہ سہو لازم

حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: "عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ".

سیدنا حسن بصری فرماتے ہیں ، جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے ، اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1700)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1701)

صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے

حديث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو لَيْلَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: "إِنَّ الْقُنُوتَ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ بِدْعَةٌ".

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ، صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1704)

باب نمبر-60

نمازی کے سامنے سے گزرنا

نمازی کے سامنے سے جو بھی گزرے نماز نہیں ٹوٹتی

حدیث :

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْطَاكِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلانِيُّ، نا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَمْرٍو الْمَعْرُوفُ بِالْخَوْلانِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَقُولُ: عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حِمَارٌ، فَقَالَ عَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ الْمُسَبِّحُ آنِفًا "سُبْحَانَ اللَّهِ؟"، قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلاةَ، قَالَ: "لا يَقْطَعُ الصَّلاةَ شَيْءٌ".

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ کے سامنے سے کچھ گدھے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں عیاش بن ابو ربیعہ نے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: ابھی کون سبحان اللہ کہہ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں نے کہا: ہے، کیونکہ میں نے یہ بات سن رکھی ہے گدھا آگے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی چیز (آگے سے گزرے) نماز کو نہیں توڑتی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1380)

دیگر حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1381)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1382)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1383)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1384)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1385)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1386)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1387)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1388)

کالا کتا اور بالغ عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" يَقْطَعُ الصَّلَاةَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ، وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کالا کتا اور بالغ عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں“ ۱؎۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔949)

عورت، کتے اور گدھے کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ أَبُو طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" يَقْطَعُ الصَّلَاةَ: الْمَرْأَةُ، وَالْكَلْبُ، وَالْحِمَارُ".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت، کتے اور گدھے کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے“۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔950)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔951)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔953)

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 1137)

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 1139)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:157)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:164)

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:202)

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:248)

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان ہوتا ہے، اس سے لڑو

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا، وَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَمُرُّ، فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ".

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی نماز پڑھے تو سترہ کی جانب پڑھے، اور اس سے قریب کھڑا ہو، اور کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے، اگر کوئی گزرنا چاہے تو اس سے لڑے، کیونکہ وہ شیطان ہے“ ۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔954)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔955)

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 1129)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:1449)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔273، صفحہ نمبر۔250، ناشر شبیر برادرز، 40 اُردو بازار، لاہور)

باب نمبر۔61

چھٹی نماز

چھٹی نماز

حدیث :

ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ، الْوِتْرُ، جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ".

سیدنا خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطاء کی ہے' جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' وہ وتر کی نماز ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک اس کا وقت مقرر کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1656)

دیگر حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1657)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1658)

باب نمبر۔62

نماز عید کی تکبیریں

نماز عید کی بارہ تکبیریں

حدیث :

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سِوَى تَكْبِيرَةِ الِاسْتِفْتَاحِ، يَقْرَأُ بِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، وَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں عیدوں کی نماز میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سورۃ ق اور سورہ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1720)

دیگر حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1721)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1722)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1726)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1727)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1728)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1729)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1730)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1731)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1732)

عید کی نماز کی چار تکبیریں

حدیث :

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ على الجنازه. فَقَالَ حُذَيْفَة: صدق. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر کی نمازوں میں کیسے تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1443)

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔ 1153)

باب نمبر-63

نماز جنازہ کی تکبیریں

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَلَانِسِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، كَذَا قَالَ: قَالَ: " كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ صُهَيْبٌ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا ". مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَذَا ضَعِيفٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرشتوں نے سیدنا آدم (علیہ السلام) پر چار تکبیریں کہی تھی ، سیدنا ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چار تکبیریں کہی تھیں ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں ، سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں ، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں ، سیدنا امام حسین نے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔اس روایت کا راوی محمد بن ولید ضعیف ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1816)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1817)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1818)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1836)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1837)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1840)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1841)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1842)

نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ. صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا " .وَلَمْ يَرْفَعْهُ

ایوب بن نعمان بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی ' توانہوں نے اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔ راوی نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1821)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1822)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1824)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1825)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1834)

نماز جنازہ میں چھے تکبیریں ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ " أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا، وَعَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا، وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا " .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اہل بدر پر چھ تکبیریں کہی تھیں ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اور دیگر تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1823)

باب نمبر۔64

دوران نماز اشارہ کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا نہیں؟

دوران نماز اشارہ کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْهَا ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) ’ سبحان اللہ‘ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے اور جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آجائے تو وہ شخص دوبارہ اس نماز کو ادا کرے گا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1866)

دوران نماز اشارہ کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

حدیث :

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ ". قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: أَبُو غَطَفَانَ هَذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ، وَآخِرُ الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ فِي الْحَدِيثِ وَلَعَلَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ إِسْحَاقَ، وَالصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَنَسٌ، وَجَابِرٌ، وَغَيْرُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ أَيْضًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آجائے تو وہ شخص دوبارہ اپنی نماز ادا کرے گا۔ اس روایت کا ایک راوی مجہول ہے‘ اور روایت کا آخری حصہ روایت میں اضافہ ہے‘ ہو سکتا ہے‘ یہ راوی کے الفاظ ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو سیدنا انس‘ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی

اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے شیخ ابوالحسن (یعنی امام دار قطنی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں اس روایت کو سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی روایت کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1867)

حضور ﷺ دوران نماز اشارہ کر لیا کرتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلاةِ".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر لیا کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1868)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1869)

باب نمبر-65

زیورات میں زکوٰۃ ہوتی ہے یا نہیں؟

زیورات میں زکوٰۃ ہوتی ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْخُتُلِّيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَالِبٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَيْمُونٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ".

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں زیورات میں زکوۃ ہوتی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1954)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1956)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1957)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1958)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1959)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1961)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1962)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1963)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1964)

زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہوتی

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ، فَقَالَ: "لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ".

علی بن سلیم بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا ' تو انہوں نے فرمایا اس میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1965)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1966)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1967)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1968)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1969)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1955)

باب نمبر-66

اعتکاف کیلئے روزہ لازم ہے یا نہیں؟

اعتکاف کیلئے روزہ لازم نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّوسِيُّ، مِنْ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَمِّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ، إِلا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ". رَفَعَهُ هَذَا الشَّيْخُ، وَغَيْرُهُ لا يَرْفَعُهُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ”اعتکاف کرنے والے شخص پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوتا‘ البتہ اگر وہ اپنے اوپر (روزہ رکھنے کو بھی) لازم کرے تو حکم (مختلف ہوگا) شیخ نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2355)

اعتکاف کیلئے روزہ لازم ہے

حدیث :

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، فِي الإِجَازَةِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ، حَدَّثَهُمْ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا اعْتِكَافَ إِلا بِصِيَامٍ". تَفَرَّدَ بِهِ سُوَيْدٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ”اعتکاف صرف روزے کے ہمراہ ہی درست ہوتا ہے“ اس کو نقل کرنے میں سوید نامی راوی منفرد ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2356)

باب نمبر۔67

معتکف بیمار کی عیادت اور جنازے میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

معتکف بیمار کی عیادت کر سکتا ہے، جنازے میں شریک ہو سکتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، أَوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: "الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَشْهَدُ الْجِنَازَةَ، وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ وَيَأْتِي أَهْلَهُ، وَلا يُجَالِسُهُمْ".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کر سکتا ہے، جنازے میں شریک ہو سکتا ہے، جمعے کے لیے جا سکتا ہے اپنے گھر جا سکتا ہے (لیکن ان کے ساتھ زیادہ دیر رہ نہیں سکتا)۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2359)

معتکف بیمار کی عیادت نہیں کر سکتا ہے، جنازے میں شریک نہیں ہو سکتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ. ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ التُّبَّعِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَهُنَّ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ لا يَخْرُجَ إِلا لِحَاجَةِ الإِنْسَانِ، وَلا يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلا يَعُودُ مَرِيضًا، وَلا يَمَسُّ امْرَأَةً، وَلا يُبَاشِرُهَا، وَلا اعْتِكَافَ إِلا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، وَيَأْمُرُ مَنِ اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ". يُقَالُ: إِنَّ قَوْلَهُ: وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ إِلَى آخِرِهِ، لَيْسَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ مِنْ كَلامِ الزُّهْرِيِّ وَمَنْ أَدْرَجَهُ فِي الْحَدِيثِ فَقَدْ وَهِمَ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ، وَهِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمْ يَذْكُرْهُ.

عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے مہینے میں آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی، آپ کے بعد آپ کی ازواج نے بھی ان دونوں میں اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکلے گا، وہ جنازے میں شریک نہیں ہو گا، مریض کی عیادت کے لیے نہیں جائے گا، وہ عورت کو چھوئے گا نہیں اور اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا، اور اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور اعتکاف

کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ روزہ بھی رکھے ایک قول کے مطابق اس روایت کے یہ الفاظ ہیں اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے اس کے بعد سے لے کر روایت کے آخر تک کا حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں ہے' بلکہ (اس روایت کے راوی) زہری کا کلام ہے' جنہوں نے اسے حدیث میں ہی درج کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ وہم ہوا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے ہشام بن سلیمان نامی راوی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2363)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2364)

حج میں شرط مقرر کرنا سنت کے خلاف ہے

حج میں شرط مقرر کرنا سنت کے خلاف ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ، وَيَقُولُ: "أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

سالم ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں وہ حج میں شرط مقرر کرنے کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے کیا تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2490)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2491)

حج میں شرط مقرر کرنا سنت کے مطابق ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ، قَالَ: "حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي". قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے ، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں ، لیکن میں بیمار ہوں ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ارادہ کرلو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی ، وہیں احرام کھول دوں گی یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مانند کی منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2492)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2493)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2494)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2495)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2496)

باب نمبر-69

حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے

حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے

حديث :

نَاأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَاأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَاعَمِّي، نَامَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلا يُنْكِحُ".

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3648)

دیگر حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3649)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3650)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3651)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3652)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2640)

جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے

حديث :

نَاأَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَنْجَابَ الطِّيبِيُّ، نَاالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، نَاأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ اللِّهْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلالٌ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3653)

دیگر حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3654)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3655)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3656)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3657)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3658)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3659)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3661)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3662)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3663)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3664)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3665)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 3666)

حضور ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا

حدیث:

وحدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: " تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر3452)

دیگر حوالہ جات:

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر3453)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2682)

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر80 صفحہ نمبر44}

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 841)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 842)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 843)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 844)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 845)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1965)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3273)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3274)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3275)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3276)

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر:513)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:337)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:338)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:339)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:340)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:1860)

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:473)

مسند امام احمد-عبداللہ بن عباس کی مرویات-حدیث نمبر1819

مسند امام احمد - عبداللہ بن عباس کی مرویات - حدیث نمبر 1910

(مسند احمد، حدیث نمبر:2014)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2200)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2273)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2393)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2437)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2560)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2565)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2581)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2587)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2980)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3029)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3052)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3075)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3109)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3116)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3233)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3283)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3319)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3384)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3400)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3412)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3413)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2492)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2592)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2560)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3075)

باب نمبر۔70

جو جانور مر کر تیرنے لگے

جو جانور مر کر تیرنے لگے اسے مت کھاؤ

حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَزْرَقُ، وَابْنُ الرَّبِيعِ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كُلُوا مَا حَسَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَمَا أَلْقَاهُ وَمَا وَجَدْتُمُوهُ مَيِّتًا، أَوْ طَافِيًا فَوْقَ الْمَاءِ فَلا تَأْكُلُوهُ ". تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ، ضَعِيفٌ لا يُحْتَجُّ بِهِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سمندر جس جانور کو نمودار کرتا ہے اور جسے باہر پھینک دیتا ہے اسے تم کھالو، لیکن جسے تم مردار پاؤ (راوی کو شک ہے یہ الفاظ یہاں) جو پانی کے اوپر تیر رہا ہو اسے نہ کھاؤ۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4713)

مزید حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4714)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4715)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4716)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4717)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 4718)

(مرنے کے بعد) پانی پر تیرنے والی مچھلی حلال ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: وَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالا: نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ قَالَ: " السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلالٌ لِمَنْ أَرَادَ أَكْلَهَا ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے: پانی پر تیرنے والی (یعنی مردار) مچھلی حلال ہے' اس شخص کے لیے جو اسے کھانا چاہتا ہو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4721)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4722)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4724)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4729)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4730)

باب نمبر-71

گھوڑا حلال ہے

گھوڑا حلال ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ، نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ، قُلْتُ: الْبِغَالُ، قَالَ: لَا ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھالیا کرتے تھے راوی کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا: اور خچروں کا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ نہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4775)

مزید حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4776)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4777)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4779)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4780)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4781)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4782)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4783)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4784)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4785)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:4786)

باب نمبر۔72

اگرچہ خون کے قطرے گر رہے ہوں۔۔۔!

جو چیز باہر نکلتی ہے، اس پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، بِمِصْرَ، نا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ أَبُو عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو چیز باہر نکلتی ہے، اس پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے، جو اندر داخل ہوتی ہے اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 553)

بلیڈنگ کے دوران بھی نماز پڑھو

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ، أنا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَكُونُ الْحَيْضُ لِلْجَارِيَةِ وَالثَّيِّبِ الَّتِي قَدْ أَيِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَا أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَوْقَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ فَمَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا قَضَتْ، وَدَمُ الْحَيْضِ أَسْوَدُ خَاثِرٌ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ، وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ أَصْفَرُ رَقِيقٌ فَإِنْ غَلَبَهَا فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا، فَإِنْ غَلَبَهَا فَلْتُعْلِيهَا بِأُخْرَى، فَإِنْ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعِ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ". لَا يُثْبَتُ عَبْدُ الْمَلِكِ، وَالْعَلَاءُ ضَعِيفَانِ، وَمَكْحُولٌ لَا يُثْبَتُ سَمَاعُهُ.

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کم سن لڑکی اور وہ عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اس کا حیض تین دن سے کم نہیں ہوگا، اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوگا، اگر دس دن کے بعد بھی اسے خون نظر آئے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی، اس کے ایام مخصوص سے زیادہ جو دن ہوں گے ان کی (نمازوں کی وہ) قضاء کرے گی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا) حیض کا خون سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے جس میں سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون زرد اور پتلا ہوتا ہے اگر زیادہ خون خارج ہو رہا ہو تو وہ روئی رکھ لیا کرے اگر اور زیادہ ہو تو کوئی پٹی وغیرہ رکھ لے اگر وہ نماز کے دوران بھی خارج ہو رہا ہو تو وہ

عورت نماز نہ چھوڑے اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں۔ یہ روایت ثابت نہیں ہے اس کے دو راوی عبد الملک اور علاء دونوں ضعیف ہیں جبکہ مکحول نامی راوی کا سماع ثابت نہیں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:845)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:846)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کر لیتی تھی، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، وَذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثًا الأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، "تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ وَفِي الْقُبْلَةِ". قَالَ يَحْيَى: احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لا شَيْءَ.

عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کر لیتی تھی، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوتے تھے۔ اسی طرح بوسہ لینے کے حوالے سے بھی یحییٰ نامی راوی نے بیان کیا ہے: ”اسے میری طرف سے بیان کر دو۔“ ان دونوں کی حیثیت اسی طرح ہے، جیسے ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:499)

باب نمبر۔73

شرمگاہ چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

شرمگاہ چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثنا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ "أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى بِأَصْحَابِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ، فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا ". قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: "عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ: يُعِيدُونَ، قَالَ: لا، إِلا حَمَّادٌ".

نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، بعد میں انہیں یاد آیا، کہ انہوں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا (جس کی وجہ سے ان کا وضوٹوٹ چکا ہے) توسیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے دوبارہ وضو کیا (اور دوبارہ نماز ادا کی) البتہ انہوں نے ان لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کی ہدایت نہیں کی۔ ابن مہدی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات سے واقف ہیں، کسی راوی نے یہ بات بھی نقل کی ہو، ؟ان لوگوں نے بھی دوبارہ نماز ادا کی تھی ؟انہوں نے جواب دیا نہیں صرف حماد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1374)

اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو فرض نہیں ہوتا۔

حدیث :

"قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص آکر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا بیٹھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن عیینہ اور حریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر182 صفحہ نمبر116}

شرمگاہ چھونے سے وضولازم نہیں ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ الْحَنَفِيَّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ، إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ".

طلق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ سے شرمگاہ چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:
''اس کے چھونے سے وضو نہیں ہے، وہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے''

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔483)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔484)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔56، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔56، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔57، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر۔57، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر۔57، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر۔57، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر۔57، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر۔57، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر۔58، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر۔58، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر۔58، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔24، صفحہ نمبر۔58، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔25، صفحہ نمبر۔58، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر۔58، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔27، صفحہ نمبر۔59، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔28، صفحہ نمبر۔59، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

باب نمبر-74

احتلام ہو اور تری نظر نہ آئے تو غسل لازم نہیں

احتلام ہو اور تری نظر نہ آئے تو غسل لازم نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ، نا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ: "يَغْتَسِلُ"، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا، قَالَ: "لَا غُسْلَ عَلَيْهِ". فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَعَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ إِنَّ الرِّجَالَ شَقَائِقُ النِّسَاءِ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو تری دیکھتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں ہوتا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ غسل کرلے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے یہ یاد ہوتا ہے، اسے احتلام ہوا تھا لیکن اسے تری نظر نہیں آتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس پر غسل لازم نہیں ہوگا۔“ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ”اگر عورت یہ چیز دیکھ لے؟ تو ”کیا اس پر بھی یہ حکم لازم ہوگا؟“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں! عورتیں مردوں کا پہلو ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 481)

باب نمبر۔75

بغیر عذر کے نمازیں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے

بغیر عذر کے نمازیں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث :

ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ, وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ, قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ, ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ حَنَشٍ, عَنْ عِكْرِمَةَ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: "مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ". حَنَشٌ هَذَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ مَتْرُوكٌ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔ شیخ فرماتے ہیں: حنش نامی راوی ابو علی رجبی ہیں اور یہ متروک ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1475)

بغیر کسی عذر کے بھی نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ, حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ, عَنْ الْأَعْمَشِ, عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ, قَالَ: "جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ, وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ". قَالَ: فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا أَرَادَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ. وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ, رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ, وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ, وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيُّ, وقد روى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هَذَا.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش ۱؎ کے مدینے میں ظہر اور عصر کو ایک ساتھ اور مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ جمع کیا ۲؎۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے کیا منشأ تھی؟ کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشأ یہ تھی کہ آپ اپنی امت کو کسی پریشانی میں نہ ڈالیں۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 187)

باب نمبر-76

سورۃ ص اور سورۃ نجم میں سجدہ

سورۃ نجم میں سجدہ ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، نا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآخِرِ النَّجْمِ، وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ وَالشَّجَرُ". قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، لَمْ يَرْوِهِ عَنْ هِشَامٍ، إِلا مَخْلَدٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اور آپ کے ساتھ) جنات انسانوں اور درختوں نے سورۃ نجم کی آخری آیت میں سجدہ کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1523)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1524)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1525)

سورۃ نجم میں سجدہ نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "عُرِضَتِ النَّجْمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ". قَالَ أَبُو صَخْرٍ: وَصَلَّيْتُ وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا.

خارجہ بن زید اپنے والد سیدنا زید بن ثابت انصاری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سورۃ نجم کی تلاوت کی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ابوصخر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز اور ابو بکر بن حزم کی اقتداء میں (نماز ادا کی جس میں انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی) تو ان دونوں نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1527)

قرآن میں پندرہ سجدے ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ، وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ".

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ مقامات پڑھائے تھے جہاں سجدہ ہے ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1520)

باب نمبر۔77

پہلے نماز پھر خطبہ

پہلے نماز پھر خطبہ

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبہ دینے سے پہلے ادا کر لیتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1723)

مزید حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1724)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1738)

باب نمبر-78

مردے کو غسل دینے والے پر غسل کرنا لازم نہیں

مردے کو غسل دینے والے پر غسل کرنا لازم نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ، وَإِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی ہے جب تم مردے کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ تمہارا مردہ نجس نہیں ہوتا، تمہارے لیے اتنا کافی ہے، تم اپنے ہاتھ دھولیا کرو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1839)

مسلمان نجس نہیں ہوتا

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا عُبَيْدٌ الْعِجْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُنَجِّسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اپنے مرحومین کو نجس قرار نہ دو، کیونکہ مسلمان زندگی اور موت کسی بھی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1811)

جو میت کو نہلائے اسے چاہیئے کہ خود بھی نہائے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میت کو نہلائے اسے چاہیئے کہ خود بھی نہائے، جو جنازہ کو اٹھائے اسے چاہیئے کہ وضو کرلے“۔[سنن ابي داود/كتاب الجنائز/حدیث: 3161]

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔3161)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔993)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1463)

(بلوغ المرام، حدیث نمبر۔71)

باب نمبر-79

نماز درست نہیں ہوتی اگر سامنے کوئی انسان ہو

نماز درست نہیں ہوتی اگر سامنے کوئی انسان ہو

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا إِسْرَائِيلُ، ثنا عَبْدُ الأَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلا يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلاةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ أَتْمَمْتُ الصَّلاةَ، فَقَالَ: "إِنَّكَ صَلَّيْتَ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ".

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو دوسرے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے، اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں تو مکمل نماز ادا کر چکا ہوں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے نماز ایسی حالت میں ادا کی ہے، تم قبلہ کی سمت میں ایک دوسرے شخص کی طرف دیکھ رہے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1872)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1871)

دوسری جگہ بتایا جارہا ہے کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی، ملاحظہ کیجئے:

کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

حدیث :

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے۔

(موطا امام محمد، حدیث نمبر-275، صفحہ نمبر-250، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:785)

حضور ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور حضرت عائشہؓ آپ کے سجدے والی جگہ لیٹی ہوتیں

حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ".

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہ کہا مجھ سے امام مالک نے عمر بن عبید اللہ کے غلام ابوالنضر سالم کے حوالہ سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے بتلایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ میں ہوتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے، تو میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے۔ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور آپ جب کھڑے ہو جاتے تو میں انہیں پھر پھیلا دیتی۔ ان دنوں گھروں میں چراغ بھی نہیں ہوا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔382)(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔512)(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔515)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔511)(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔519)(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔514)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔513) (صحیح بخاری، حدیث نمبر۔997) (صحیح بخاری، حدیث نمبر۔6276)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔508) (صحیح بخاری، حدیث نمبر۔382) (صحیح بخاری، حدیث نمبر۔1209)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1735) (صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1141) (صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1140)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1143) (صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1144) (صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1142)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1145) (صحیح مسلم، حدیث نمبر۔1147) (سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔370)

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔710) (سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔711) (سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔712)

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔713) (سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔714) (سنن نسائی الصغریٰ، حدیث نمبر۔167)

(سنن نسائی الصغریٰ، حدیث نمبر۔168) (سنن نسائی الصغریٰ، حدیث نمبر۔769) (سنن نسائی الصغریٰ، حدیث نمبر۔760)

(سنن نسائی الصغریٰ، حدیث نمبر۔166) (سنن نسائی الصغریٰ، حدیث نمبر۔756) (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔956)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔652) (مسند حمیدی، حدیث نمبر۔171)

باب نمبر۔80

حالت روزہ میں پچھنے لگوانا درست ہے

حالت روزہ میں پچھنے لگوانا درست ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ. ح وَثنا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّازُ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: "رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ". كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ أَيْضًا، وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ دار کو پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے۔اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اس روایت کو اشجعی نے بھی نقل کیا ہے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2262)

مزید حوالہ جات:

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2269)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2512)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2513)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2261)

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث :

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِي عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ: الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِّ الملازم

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جب کہ وہ پچھنے لگوا رہا تھا،آپ میرا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔'' ابوداؤد،ابن ماجہ،دارمی۔الشیخ الامام محی السنہ نے فرمایا:اور جن بعض حضرات نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے،انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پچھنے لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب پہنچ جاتا ہے،جب کہ پچھنے لگانے والا اس چوسنے کی وجہ سے پیٹ میں کوئی چیز پہنچنے سے بچ نہیں سکتا۔ صحیح،رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوٰۃ المصابیح،حدیث نمبر:2012)

مزید حوالہ جات :

(سنن دارمی،حدیث نمبر:1768)

(مسند امام شافعی،حدیث نمبر۔654)

(سنن ترمذی،حدیث نمبر: 774)

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر595 صفحہ نمبر232}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر597 صفحہ نمبر232}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر598 صفحہ نمبر233}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر599 صفحہ نمبر233}

باب نمبر۔81

عورت بغیر محرم تین دن کا سفر نہیں کر سکتی

عورت بغیر محرم تین دن کا سفر نہیں کر سکتی

حدیث :

نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ سَفَرًا ثَلاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَحُجَّ إِلا وَمَعَهَا زَوْجُهَا".

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "کوئی بھی عورت تین دن کا سفر نہ کرے یا حج کے لیے نہ جائے' جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر موجود نہ ہو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2442)

عورت بغیر محرم کے دو دن سے زائد کا سفر نہ کرے

حدیث :

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جميعا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حدثنا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى"، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ زَوْجُهَا".

قزعہ نے کہا میں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی اور میں نے ان سے کہا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو میں نے ان سے نہ سنی ہوتی تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتا ایسی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی؟ اب سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ باندھو تم کجاووں کو (یعنی سفر نہ کرو مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری المسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصیٰ۔" (یعنی بیت المقدس کی) اور سنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ "کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ میں سے مگر اس کے ساتھ ذو محرم ہو یا اس کا شوہر ہو۔"

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3261)

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3262)

عورت بغیر محرم ایک دن ایک رات کا سفر نہ کرے

حدیث :

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر کرے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔851)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر:1170)

عورت بغیر محرم کے ایک رات سے زائد کا سفر نہ کرے

حدیث :

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حدثنا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ، إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ کسی مسلمان عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایک رات کی مسافت طے کرے سوائے اس کے کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو۔“

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر:3266)

عورت بغیر محرم کے ایک دن سے زائد کا سفر نہ کرے

حدیث :

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حدثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، حدثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کی مسافت طے کرنا جائز نہیں سوائے اپنے محرم کے ساتھ۔“

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3267)

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے

حدیث :

حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حدثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حدثنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ: "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ "، فَقَامَ رَجُلٌ، فقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ: " انْطَلِقْ، فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ "،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا: ”کوئی مرد کسی عورت سے ساتھ اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ۔“ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور میں فلاں لشکر میں لکھا گیا ہوں جو فلاں طرف جانا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ تو جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔“

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3272)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔852)

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر: 473)

{سنن ابو داؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1710 صفحہ نمبر 632}

{سنن ابو داؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1711 صفحہ نمبر 632}

{سنن ابو داؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1713 صفحہ نمبر 633}

{سنن ابو داؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1714 صفحہ نمبر 633}

باب نمبر۔82

رفع یدین

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین سنت ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ. ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مثل ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ "

.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے، جب آپ اپنی قراءت مکمل کر لیتے اور رکوع میں جانے لگتے پھر ایسا ہی کرتے، جب آپ رکوع سے اٹھتے پھر ایسا ہی کرتے، اس کے بعد آپ نماز کے دوران رفع یدین نہیں کرتے تھے، اس وقت جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے جب آپ دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تو پھر اس وقت اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے۔

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1109)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1110)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1111)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1112)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1113)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1114)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1115)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1116)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1117)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1118)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1119)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1120)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1121)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1122)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1123)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1124)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1125)

(سنن دار قطنی حدیث نمبر:1128)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1134)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1135)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1136)

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین سنت نہیں ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، "أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ".

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیے پھر اس کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1129)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1130)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1131)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1132)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1133)

باب نمبر-83

نماز میں بسم اللہ پڑھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي صَلاتِهِ ".

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1155)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1156)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1157)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1158)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1159)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1160)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1161)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1162)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1163)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1164)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1166)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1168)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1169)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1170)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1171)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1172)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1173)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1174)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1175)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1176)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1177)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1178)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1179)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1180)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1181)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1182)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1183)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1184)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1185)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1186)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1187)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1188)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1189)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1190)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1191)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1194)

حضور ﷺ دوران نماز بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سورة الفاتحة آية 2، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً ". لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ مِنْ فِعْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے آغاز میں الحمد للہ رب العالمین پڑھتے تھے، پھر اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرتے تھے۔ اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر شعبہ کے حوالے سے صرف ابوداؤد نامی راوی نے نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر نقل کیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1192)

دوران نماز بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا سنت نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أنا شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: " صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ".

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1199)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1200)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1201)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1202)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1203)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1204)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1205)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1206)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1207)

باب نمبر۔84

اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کرو

درج ذیل حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اسے صاحب اقتدار اور معاشرے کے صاحب حیثیت لوگوں نے آڑ پر وضع کروایا ہے:
اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کرو

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو بِشْرٍ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: "أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَئِمَّتِنَا وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ".

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا: ہم اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کریں اور ایک دوسرے پر بھی سلام بھیجا کریں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1357)

مزید حوالہ جات:

معزز لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3569)

شریف لوگوں کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے در گزر کرو

(الادب المفرد، حدیث نمبر:465)

باعزت لوگوں کی لغزشوں سے در گزر کیا کرو

{سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر970 صفحہ نمبر342}

باب نمبر-85

جنازے میں نبی اکرم ﷺ آگے چلتے تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہم کے آگے چلا کرتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَائِزِ ".

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہم کے آگے چلا کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1809)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1810)

جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے، یہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہے

حدیث :

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَلَيْسَ مِنْهَا مَنْ يَقْدُمُهَا، وَقُرِءَ عَلَى سُفْيَانَ: سَمِعْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ، عَنْ أَبِي) مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، يَقُولُ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ، فَقَالَ: " مَتْبُوعَةٌ، وَلَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ ".

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنازہ کو متبوع ہونا چاہئے نہ کہ تابع“ (جنازے کو آگے اور چلنے والوں کو اس کے پیچھے ہونا چاہئے)۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:3585)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3978)

جنازے کے آگے چلنا مناسب نہیں

حدیث :

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْجَابِرُ أَبُو الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، أَنَّ أَبَا مَاجِدٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: سَأَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ؟ فَقَالَ: "السَّيْرُ مَا دُونَ الْخَبَبِ، فَإِنْ يَكُ خَيْرًا تُعَجَّلْ إِلَيْهِ أَوْ قَالَ: لِتُعَجَّلْ إِلَيْهِ، وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَاكَ، فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ، الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ، وَلَا تَتْبَعُ، لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَقَدَّمَهَا".

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ رفتار جو دوڑنے کے زمرے میں نہ آتی ہو، اگر وہ نیکو کار رہا ہو گا تو اس کے اچھے انجام کی طرف اسے جلد لے جایا جا رہا ہو گا، اور اگر وہ ایسا نہ ہوا تو اہل جہنم کو دور ہی ہونا چاہئے، اور جنازہ کو متبوع ہونا چاہئے نہ کہ تابع (جنازے کو آگے اور چلنے والوں کو اس کے پیچھے ہونا چاہئے)۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر: 3734)

(مسند احمد، حدیث نمبر: 3939)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔ 1484)

جنازے کے پیچھے چلو

حدیث :

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: "أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ السَّلَامِ".

براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا: ”آپ نے ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے اور سلام کا جواب دینے کا حکم دیا“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3809)

جو جنازہ کے آگے چلے وہ جنازہ میں شامل ہونے والوں میں سے نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى إِمَامِ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، قَالَ: "مَا دُونَ الْخَبَبِ فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوهُ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ وَلَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيل يُضَعِّفُ حَدِيثَ أَبِي مَاجِدٍ لِهَذَا، وقَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: قِيلَ لِيَحْيَى: مَنْ أَبُو مَاجِدٍ هَذَا، قَالَ: طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

إِلَى هَذَا، رَأَوْا أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ، وَبِهِ يَقُولُ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَإِسْحَاق. قَالَ: إِنَّ أَبَا مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ، إِنَّمَا يُرْوَى عَنْهُ حَدِيثَانِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَيَحْيَى إِمَامُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ ثِقَةٌ، يُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ، وَيُقَالُ لَهُ: يَحْيَى الْجَابِرُ، وَيُقَالُ لَهُ: يَحْيَى الْمُجْبِرُ أَيْضًا، وَهُوَ كُوفِيٌّ، رَوَى لَهُ شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”ایسی چال چلے جو دلکی چال سے دھیمی ہو۔ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے جلدی قبر میں پہنچا دو گے اور اگر برا ہے تو جہنمیوں ہی کو دور ہٹایا جاتا ہے۔ جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیئے، اس سے آگے نہیں ہونا چاہیئے، جو جنازہ کے آگے چلے وہ اس کے ساتھ جانے والوں میں سے نہیں“۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1011)

باب نمبر۔86

حالت روزہ میں صحبت کا فتویٰ

صحابہؓ کی سیرت داغدار کرنے کیلئے کیسی کیسی روایتیں بنائی گئیں، ملاحظہ کریں:

حالت روزہ میں صحبت کا فتویٰ

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُ الْيَوْمَ؟ أَصْبَحْتُ صَائِمًا، فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَأَعْجَبَتْنِي، فَأَصَبْتُ مِنْهَا، فَعَظَّمَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ مَا صَنَعَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَاكِتٌ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: "أَتَيْتَ حَلالا، وَيَوْمٌ مَكَانَ يَوْمٍ"، قَالَ: أَنْتَ خَيْرُهُمْ فُتْيَا.

داؤد بن ابو عاصم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: میں نے آج جو حرکت کی ہے، اس کے بارے میں لوگوں کی کیا رائے ہے؟ صبح میں نے روزہ رکھا تھا، پھر میرے پاس سے کنیز گزری، مجھے وہ اچھی لگی، تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کرلی، لوگوں کو ان کی یہ حرکت بہت غلط محسوس ہوئی، جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک حلال کام کا ارتکاب کیا ہے اور اس دن کے بدلے میں دوسرے دن روزہ رکھ لیں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان سب سے بہتر فتویٰ دیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2257)

باب نمبر۔87

کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟

کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ قَالَتْ: "إِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ".

عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' ان کے پاس ایک صاحب موجود تھے' انہوں نے عرض کی اے امی جان! کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2295)

سوال یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیاتِ مبارکہ میں کیا پورے عرب میں ایک بھی صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم زندہ موجود نہ تھے؟

کیا کوئی اپنی ماں سے یہ سوال پوچھ سکتا ہے؟

باب نمبر-88

اب کیا کیا جائے؟؟؟

اب کیا کیا جائے؟؟؟

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، ثنا خَلادُ بْنُ أَسْلَمَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمِ أَرْبِعَاءَ فَأَتَى ذَلِكَ عَلَى يَوْمِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: "أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں مجھے یاد ہے' ایک شخص سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا کہ وہ شخص بولا: کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا' تو یہ دن عید الفطر اور عید الاضحی کے دن آ گیا ' تو اب (اسے کیا کرنا چاہیے)؟ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے اس کی سند مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 2349)

گدھا حلال

گدھا حلال

حدیث :

ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمْ، فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ، فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَأَنِّي لِذَا اصْطَدْتُهُ لَكَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ". قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَوْلُهُ: اصْطَدْتُهُ لَكَ، وَقَوْلُهُ: وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ، لا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ مَعْمَرٍ، وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ.

عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد (سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں حدیبیہ کے موقعہ پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوا میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا میں نے ایک گدھے کو دیکھا اور اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا، پھر میں نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اس وقت احرام نہیں باندھا ہوا تھا اور میں نے اسے آپ کے لیے شکار کیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ان حضرات نے وہ گوشت کھا لیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہیں کھایا کیونکہ میں نے آپ کو یہ بات بتا دی گئی تھی کہ میں نے اسے آپ کے لیے شکار کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ہیں یہ میں نے آپ کے لیے شکار کیا ہے اور یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہیں کھایا، اس کا تذکرہ صرف معمر نامی راوی نے کیا ہے تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں اللہ کا یہ فرمان ایک محکم آیت ہے۔ "ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو اس وقت شکار کو قتل نہ کرو"۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2749)

باب نمبر-90

تیس یا چھتیس؟

چھتیس بار زنا

حدیث :

ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ يَزْدَادَ أَبُو الصَّقْرِ الْوَرَّاقُ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ "غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ" قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دِرْهَمٌ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً "، رَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، فَجَعَلَهُ عَنْ كَعْبٍ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے سود کا ایک درہم جو ایک انسان کھاتا ہے اور جان بوجھ کر کھاتا ہے یہ اس کے لیے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید ہے (یعنی زیادہ برا ہے)۔یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2843)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2845)

تیس بار زنا

حدیث :

ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نَا الْفِرْيَابِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: "لَأَنْ أَزْنِيَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا، يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنِّي أَكَلْتُهُ أَوْ أَخَذْتُهُ وَهُوَ رِبًا"، هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوعِ.

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں تیس مرتبہ زنا کرلوں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے میں سود کا ایک درہم کھالوں جس کے بارے میں اللہ کو یہ علم ہو کہ میں نے اسے کھالیا ہے میں نے اسے لیا ہے وہ سود تھا۔امام دار قطنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مرفوع روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:2844)

پچھنے لگانے کا معاوضہ حرام ہے

پچھنے لگانے کا معاوضہ حرام ہے

حدیث :

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيُّ، نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثَلاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ: كَسْبُ الْحَجَّامِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلا الْكَلْبُ الضَّارِي". الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، ضَعِيفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں تین چیزیں حرام ہیں، پچھنے لگانے والے کی آمدن، فاحشہ عورت کی آمدن اور کتے کی قمت، البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔اس روایت کا ایک راوی) ولید بن عبید اللہ، ضعیف ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3064)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3066)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگانے کا معاوضہ دیا

حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: "احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ أَهْلَهُ، فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ، وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ".

حمید سے روایت ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا: پچھنے لگانے والے کی کمائی کو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے ابوطیبہ کے ہاتھ سے، پھر حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صاع اناج اس کو دینے کا، اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تو انہوں نے ہلکا کر دیا اس کے محصول کو (یعنی اس خراج کو جو اس سے لیتے تھے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”افضل دواؤں کی جن سے تم علاج کرتے ہو پچھنے لگانا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر4038)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر4040)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4042)

(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث نمبر 5749)

(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث نمبر 5750)

مزید حوالہ جات:

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔2163)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔2164)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔2162)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2769)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2982)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:680)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:681)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔1516)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔1517)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔1518)

(موطا امام محمد، حدیث نمبر۔988، صفحہ نمبر۔897، ناشر شبیر برادرز، 40 اُردو بازار، لاہور)

مسند امام احمد- حضرت علی (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 654

مسند امام احمد- حضرت علی (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 1074

مسند امام احمد- حضرت علی (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 1075

مسند امام احمد- حضرت علی (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 1081

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر:1251)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر:1278)

{سنن ابو داؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 29 صفحہ نمبر 28}

{سنن ابو داؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 30 صفحہ نمبر 28}

باب نمبر۔92

تلوار کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتل خطاء شمار ہو گا

تلوار کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتل خطاء شمار ہو گا

حدیث :

نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نَا جَدِّي، نَا وَكِيعٌ، وَأَبُو قُتَيْبَةَ، وَابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلا السَّيْفَ، وَفِي كُلِّ شَيْءٍ خَطَأٌ أَرْشٌ " عَنِ تَابَعَهُ زُهَيْرٌ وَقَيْسٌ وَغَيْرُهُمَا، عَنْ جَابِرٍ .وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَرَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، فَإِنْ كَانَ حَفِظَ فَهُوَ اسْمُ أَبِي عَازِبٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تلوار کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتل خطاء شمار ہو گا، اور قتل خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہو گی۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3176)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3177)

لوہے کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتل خطاء شمار ہو گا

حدیث :

نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نَا زُهَيْرٌ، وَقَيْسٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كُلُّ شَيْءٍ سِوَى الْحَدِيدَةِ فَهُوَ خَطَأٌ، وَفِي كُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ ".

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوہے (کے ہتھیار کے) علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ قتل کیا جانے والا قتل) قتل خطاء شمار ہو گا اور قتل خطا میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہو گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3178)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3179)

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:3180)

باب نمبر-93

متفرق

نیل اور فرات کی نہریں ساتویں آسمان سے نکلتی ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَمَّا رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ نَبْقُهَا مثل قِلالِ هَجَرَ، وَوَرَقُهَا مثل آذَانِ الْفِيَلَةِ، يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مجھے ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہٰی کی طرف بلند کیا گیا، تو اس کے پھل ''ہجر'' کے مٹکوں کی طرح بڑے، بڑے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، اس کی جڑ میں سے دو نہریں نکل رہی تھیں، جو ظاہری تھیں اور دو نہریں تھیں جو باطنی تھیں، میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: باطنی نہریں جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔''

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 33)

میاں بیوی کا جائنٹ باتھ جائز ہے

حدیث :

نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ. ح وَثنا الْحُسَيْنُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ثنا عَبْدَةُ. ح وَنا الْحُسَيْنُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالُوا: نا حَارِثَةُ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَطَهَّرُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: ہم ایک ہی برتن سے طہارت حاصل کر لیا کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 135)

بلغم، آنسو اور پانی، ان کی حیثیت ایک جیسی ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الطُّوسِيُّ، نا أَبُو إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا ثَابِتُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى بِئْرٍ أَدْلُو مَاءً فِي رَكْوَةٍ لِي، فَقَالَ: "يَا عَمَّارُ مَا تَصْنَعُ؟". قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي، أَغْسِلُ ثَوْبِي مِنْ نُخَامَةٍ أَصَابَتْهُ، فَقَالَ: "يَا عَمَّارُ إِنَّمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْقَيْءِ وَالدَّمِ وَالْمَنِيِّ، يَا عَمَّارُ، مَا نُخَامَتُكَ وَدُمُوعُ عَيْنَيْكَ وَالْمَاءُ الَّذِي فِي رَكْوَتِكَ إِلَّا سَوَاءٌ". لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ ثَابِتِ بْنِ حَمَّادٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا، وَإِبْرَاهِيمُ، وَثَابِتٌ ضَعِيفَانِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت ایک کنویں کے کنارے ایک ڈول سے پانی نکال رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''اے عمار! کیا کر رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں اپنے کپڑے پر لگی ہوئی بلغم کو دھونا چاہ رہا ہوں۔'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمار! کپڑے کو پانچ وجہ سے دھویا جاتا ہے: پاخانہ لگا ہو، پیشاب لگا ہو، قے لگی ہو، خون لگا ہو یا منی لگی ہو۔ اے عمار! تمہاری بلغم، تمہارے آنسو اور تمہاری چھاگل میں موجود پانی ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں۔'' اس روایت کو صرف ثابت بن حماد نے نقل کیا ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔ اس روایت کے دو راوی ابراہیم اور ثابت دونوں ضعیف ہیں۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 458)

سو کر اٹھنے پر وضو کرنا ضروری نہیں

حدیث :

قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ، نا أَبُو هِلَالٍ، نا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "كُنَّا نَأْتِي مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَنَامُ فَلَا نُحْدِثُ لِذَلِكَ وُضُوءًا". صَحِيحٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں آجاتے تھے، اور سو جایا کرتے تھے تو ہم لوگ (سو جانے کی وجہ سے) دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 473)

سو کر اٹھنے پر وضو کرنا ضروری نہیں

حدیث :

أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقَظُونَ لِلصَّلاةِ، حَتَّى إِنِّي لأَسْمَعُ لأَحَدِهِمْ غَطِيطًا ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلا يَتَوَضَّئُونَ". قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: هَذَا عِنْدَنَا وَهُمْ جُلُوسٌ صَحِيحٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے، انہیں نماز پڑھنے کے لیے اٹھایا جاتا تھا، یہاں تک کہ بعض اوقات میں ان میں سے کسی کے خراٹے بھی سن لیتا تھا، لیکن وہ پھر اٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔ ابن مبارک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: "ہمارے نزدیک یہ حکم اس وقت ہے جب یہ لوگ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے۔" یہ حدیث مستند ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 474)

سو کر اٹھنے پر وضو کرنا ضروری نہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى يُخْفِقُوا بِرُءُوسِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُونَ يُصَلُّونَ وَلا يَتَوَضَّئُونَ". صَحِيحٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم عشاء کی اذان کے انتظار میں ہوتے تھے، یہاں تک کہ ان کے سر جھک جایا کرتے تھے (یعنی وہ سو جاتے تھے)، پھر وہ اٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت مستند طور پر منقول ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 475)

فرشتوں کے وضو کا پانی

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا حَامِدٌ، نا سُرَيْجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الضَّمْضَمِ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "الْبَحْرُ مَاءٌ طَهُورٌ لِلْمَلائِكَةِ، إِذَا نَزَلُوا تَوَضَّئُوا وَإِذَا صَعِدُوا تَوَضَّئُوا".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: "سمندر کا پانی فرشتوں کے وضو کا پانی ہے، جب وہ نیچے اترتے ہیں، تو اس سے وضو کرتے ہیں، جب وہ اوپر چڑھتے ہیں، تو اس سے وضو کرتے ہیں۔"

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 561)

پہلی صف میں کوئی دیہاتی کوئی عجمی اور کوئی نابالغ لڑکا کھڑا نہ ہو

حدیث :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُوزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يَتَقَدَّمِ الصَّفَّ الأَوَّلَ أَعْرَابِيٌّ وَلا أَعْجَمِيٌّ وَلا غُلامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پہلی صف میں کوئی دیہاتی کوئی عجمی اور کوئی نابالغ لڑکا کھڑا نہ ہو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1089)

نماز کے دوران یہ بات سنت ہے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے

حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ. ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ السُّوَائِيُّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلاةِ وَضْعَ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کے دوران یہ بات سنت ہے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1102)

ہاتھ ناف کے نیچے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاةِ وَضْعَ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”نماز کی سنتوں میں یہ بات بھی شامل ہے، دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔“

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1103)

ابن عمرؓ نمازیوں کو دوران نماز کنکریاں مارتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: " كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى رَجُلا يُصَلِّي لا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتَّى يَرْفَعَ ".

نافع بیان کرتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے جو نماز ادا کرتے ہوئے جھکتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتا تو وہ اسے کنکریاں مارنے کے لیے اٹھا لیتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص رفع یدین کرنے لگتا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1118)

حضور ﷺ نے شیطان کو گردن سے پکڑ لیا

حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةً مَكْتُوبَةً، فَضَمَّ يَدَهُ فِي الصَّلاةِ فَلَمَّا صَلَّى قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: " لا، إِلا أَنَّ الشَّيْطَانَ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَخَنَقْتُهُ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهِ عَلَى يَدَيَّ، وَأَيْمُ اللَّهِ لَوْلا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَخِي سُلَيْمَانُ لارْتُبِطَ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَطُوفَ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ".

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں ایک فرض نماز ادا کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے دوران اپنے ہاتھوں کو ملا لیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ: آپ نے نماز کے دوران ایک نیا کام کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں شیطان یہ چاہتا تھا کہ وہ میرے آگے سے گزرے تو میں نے اسے گردن سے پکڑ لیا یہاں تک کہ میں اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھوں پر محسوس کی، اللہ کی قسم اگر مجھ سے پہلے میرے بھائی سلیمان (علیہ السلام) یہ دعا نہ کر چکے ہوتے تو میں اس شیطان کو اس مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے گرد گھومتے (اور اس کا مذاق اڑاتے)۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1375)

حضور ﷺ نے شیطان کو گردن سے پکڑ لیا

حديث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: " إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي يُفْسِدُ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ: "رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي سورة ص آية 35، فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِئًا ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ نے نماز ادا کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا شیطان میرے سامنے آیا تھا کہ میری نماز خراب کرے تو اللہ نے مجھے اس پر قابو دے دیا، میں نے اسے پکڑ لیا میں نے یہ ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم لوگ اسے دیکھ لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر مجھے سیدنا سلیمان (علیہ السلام) کی یہ دعا یاد آگئی:۔"اے میرے پروردگار: مجھے ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے"۔(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) تو اللہ نے اس شیطان کو رسوا کر کے واپس کر دیا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1376)

شیطان کی آنیاں جانیاں (شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے)

حديث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ،، قَالُوا: ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . ح وحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُصَاصٌ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ رَجَعَ، فَإِذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ فِي صَلَاتِهِ فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ لَا يَدْرِي أَزَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان مسجد سے نکلتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے، جب موذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آجاتا ہے، پھر جب موذن اقامت کہتا ہے تو شیطان پھر مسجد سے نکل جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے پھر جب موذن خاموش ہو جاتا ہے تو وہ واپس آجاتا ہے، وہ مسلمان شخص کے پاس اس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے جس کے بعد اسے یہ یاد نہیں رہتا

کہ اس نے نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی کر دی ہے جب کسی شخص کو اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھنے کے دوران) وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کرے ایسا وہ سلام پھیرنے سے پہلے کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1404)

وضو ٹوٹ جانے کے باوجود نماز مکمل ہو گی

حديث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ الْأَفْرِيقِيُّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ أَحْدَثَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الإِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاتُهُ". عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ ضَعِيفٌ لا يُحْتَجُّ بِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام آخری رکعت پڑھنے کے بعد تشہد میں بیٹھا ہوا ہو اور اس کی اقتداء میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس شخص کی نماز مکمل شمار ہو گی۔اس روایت کا راوی عبدالرحمن بن زیاد ضعیف ہے،اس کو مستند تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1422)

وضو ٹوٹ جانے کے باوجود نماز مکمل ہو گی

حديث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قَضَى الإِمَامُ الصَّلاةَ وَقَعَدَ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلاةَ".

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب امام نماز مکمل کر لے اور وہ بیٹھا ہوا ہو اسی دوران سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گی اور جو شخص اس کی اقتداء میں ہو اس کی نماز پوری ہو گی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1423)

وضو ٹوٹ جانے کے باوجود نماز مکمل ہو گی

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، ثنا يُوسُفُ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَحْدَثَ الإِمَامُ بَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ وَاسْتَوَى جَالِسًا تَمَّتْ صَلاتُهُ وَصَلاةُ مَنْ خَلْفَهُ مِمَّنِ ائْتَمَّ بِهِ مِمَّنْ أَدْرَكَ أَوَّلَ الصَّلاةِ".

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آخری سجدے سے سر اٹھانے اور سیدھے بیٹھ جانے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی، اور اس شخص کی بھی نماز مکمل شمار ہوگی جو اس کی اقتداء میں نماز کے آغاز سے شریک ہوا تھا۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1424)

جوتے پہن کر نماز پڑھنا زینت اختیار کرنا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ، ثنا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ، ثنا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ سورة الأعراف آية 31، قَالَ: الصَّلاةُ فِي النَّعْلَيْنِ، وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا فَخَلَعَ النَّاسُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاةَ، قَالَ: "لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟"، قَالُوا: رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: "إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلامُ أَتَانِي، فَقَالَ: إِنَّ فِيهِمَا دَمَ حَلَمَةٍ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ۔"ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو"۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوتے پہن کر نماز ادا کی پھر آپ نے انہیں اتارا تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کرلی تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اتار دیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل (علیہ الصلوۃ والسلام) میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ان پر خون لگا ہوا ہے۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1487)

تین وتر مت پڑھو

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ، وَأَوْتِرُوا بِخَمْسٍ، أَوْ بِسَبْعٍ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ رکعت یا سات رکعت ادا کرو، اسے مغرب کی نماز کے مشابہہ نہ کرو۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر: 1651)

جس کے چہرے پر شیطان کا نشان ہو اسے قتل کر دو

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، أنا هُودُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ، فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْمِهِ، وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا: هُوَ هَذَا، فَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَ عَنْ رَجُلٍ عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ". فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَشَدْتُكَ اللَّهَ، هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي؟". فَقَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي، وَقَدْ "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ". فَخَرَجَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت پسند تھی، ہم نے اس شخص کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا، ہم نے اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پہچان نہیں سکے، جب ہم نے اس کا حلیہ بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بھی اسے نہیں پہچان سکے، ابھی ہم اس شخص کا تذکرہ ہی کر رہے تھے کہ اسی دوران وہ شخص سامنے آگیا، ہم نے عرض کی یہ وہ شخص ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہو جس کے چہرے پر شیطان کا نشان ہے، پھر وہ شخص آگے آیا اور ان لوگوں کے پاس آکر ٹھہر گیا اس نے سلام نہیں کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم نے ابھی، جب تم اس محفل کے پاس آکر ٹھہرے ہو، یہ سوچا ہے، اس وقت ان حاضرین میں کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ فضیلت والا اور مجھ سے بہتر نہیں ہے، اس شخص نے جواب دیا اللہ جانتا ہے، ایسا ہی ہے، پھر وہ شخص نماز پڑھنے لگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا اسے کون قتل کرے گا؟ سیدنا ابو بکر نے عرض کی

میں ! سیدنا ابو بکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہا تھا' سیدنا ابو بکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوچا سبحان اللہ ! کیا میں ایسے شخص کو قتل کروں گا جو نماز ادا کر رہا ہے' حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے' پھر سیدنا ابو بکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آ گئے (اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی ہے)۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1756)

ہیجڑے نے مہندی لگائی، اس کی سزا یہ ہے کہ اسے شہر سے باہر نکال دیا جائے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مَخْضُوبِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَقَالَ: "مَا هَذَا؟". فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ عَنِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: النَّقِيعُ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ، فَقَالَ: "لَا، إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ". وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگی ہوئی تھی ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے' تو اس کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اسے مدینہ منورہ سے نکال کر نقیع نامی جگہ پر بھیج دیا جائے' عرض کی گئی یا رسول اللہ ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ایک ہیجڑے کو لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1758)

مہدی کی دو نشانیاں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: "إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ،

يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ، وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ".

محمد بن علی (اس سے مراد امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ ہو سکتے ہیں) فرماتے ہیں ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو آسمان وزمین کی تخلیق کے بعد کبھی رونما نہیں ہوئیں ، وہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن ہونا اور پندرھویں تاریخ کو سورج گرہن ہونا آسمان وزمین کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ، تو اس وقت سے لے کر اب تک (اس تاریخ میں یہ دونوں گرہن نہیں ہوئے)۔

(سنن دار قطنی، حدیث نمبر:1795)